مُناجاتِ مقبُول مع شرح

حکیم الامت مجدّدِ ملّت علّامہ اشرف علی تھانویؒ کا

انتخاب کیا ہوا

دو سو سے اُوپر قرآنی اور حدیثی دُعاؤں کا مجموعہ

مع

ترجمہ و شرح

از

عبدالماجد دریابادی

صاحبِ تفسیر القرآن" (اردو و انگریزی) و مدیر "صدق" لکھنؤ

دیباچہ

دعا کی اہمیت قرآن مجید کی سطوراور بین السطور دونوں سے بالکل ظاہر ہے،
اور احادیث رسولؐ تو اس کی فضیلتوں سے بھری پڑی ہیں۔ سب کا خلاصہ
الدعاء مخ العبادۃ دعا تو ساری عبادتوں کا لب لباب ہے
اور کیا خوب فرمایا ہے ایک نامور عارف نے، کہ دعا سے اہلِ حق کا اصل مقصد تو
خود حضرت حق سے ہمکلام ہونا اور ہمکلامی کی لذّت حاصل کرنا ہے۔ دعا اگر قبول ہوگئی تو
اس کا کیا کہنا، مراد حاصل ہی ہوگئی۔ لیکن اگر نہیں قبول ہوئی، تو بھی مقام رنج کا نہیں،
خوشی کا ہے، کہ ہمکلامی کی تقریب پھر بدستور باقی رہی!

از دعا نیست بس مقصودِ شاں جز سخن گفتن بہ آں شیریں دہاں
گر قبول افتاد بس فہوالمراد بادل و بادیدہ نقد آیند و شاد
گر کند رد لذّت آں بیشتر بہرِ تقریب سخن بارِ دگر

اور جب قبولیت کا سوال تو بعد کا ہے۔ یوں ہی ذرا دعا کرکے تجربہ تو کیا جائے، مگر شرط یہ ہے کہ
دعا ذرا جی لگا کر کی جائے۔ دیکھئے دعا کرکے قلب کو کتنا سکون، کیسی فرحت حاصل ہوتی ہے ——

کچھ ایسی ہی، جیسی گرمی میں روزہ دار کو افطار کے بعد ملتی ہے۔

حکیم الامت علامہ اشرف علی تھانویؒ دین کی خدمت بیشمار ٹھوس طریقوں سے کر گئے۔ انھیں کے افادات عالی میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ حصن حصین وغیرہ سے انتخاب کر کے قرآنی اور اس سے کہیں زیادہ حدیثی دعاؤں کا ایک نادر ذخیرہ انتخاب کر کے اُمت کے ہاتھ میں دے گئے —— ذخیرہ ہر اعتبار سے نہایت بیش بہا و قابل قدر —— بہ فرض حضرتؒ کی دوسری خدمات دین کا صفحہ بالکل سادہ ہوتا، جب بھی تنہا یہی ایک خدمت دین اُن کا نام نامی، اہل اللہ کے حلقہ میں، رہتی دنیا تک رکھنے کے لئے کافی تھی۔

اصل عربی نام، قربات عند اللہ وصلوات الرسول۔ عام فہم اُردو نام مناجات مقبول، اسم بامسمیٰ۔ اُردو ترجمہ حضرتؒ ہی کے ایک خلیفۂ خاص و مقبول حکیم محمد مصطفےٰ بجنوری مرحوم کا کیا ہوا ہے۔

کتاب ماشاء اللہ مقبول بھی خوب ہوئی، گھر گھر پھیل گئی، اور بار بار چھپی میرے پیش نظر نسخہ مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی کا شائع کیا ہوا ہے۔ لیکن ایک بڑی اور اہم ضرورت متن کی شرح کی تھی۔ بغیر عام فہم اور سلیس شرح و تحشیہ کے، کتاب بیسوی صدی عیسوی کے ناظرین کے لئے بڑی حد تک بیکار ہی سی تھی۔ بُری بھلی خدمت اس سلسلہ میں اس نامۂ سیاہ سے جو بن پڑی، وہ اگلے صفحات میں حاضر ہے۔ ان تشریحی حاشیوں میں جو عبارتیں قوسین کے اندر ہیں، وہ گو بانفس ترجمہ ہی کا تکملہ ہیں، انھیں ترجمہ سے ملحق ہی پڑھنا چاہئے۔

موجودہ ایڈیشن اپنے عربی متن کے لحاظ سے اسی دیوبندی نسخہ کی تقریباً نقل ہے۔

اُردو ترجمہ اس خاکسار کا نظرثانی کیا ہوا ہے۔ کہیں کہیں بالکل بدلا ہوا۔ ترجمۂ منظوم وغیرہ جو اُس نسخہ میں شامل تھے، اس میں حذف کر دیئے گئے ہیں۔

البتہ جو مجموعۂ ابیات مثنوی معنوی کا اُس میں بطور ضمیمہ شامل تھا، وہ اس میں برقرار رکھا گیا ہے۔ اور ایک چھوٹا سا چند سطری تتمہ ایک اور موجودہ مقبول بزرگ کی زباں سے منقول اس میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

شروع میں خیال تھا کہ ہر حدیثی دعا کی تخریج اصل کتب احادیث سے درج کر دیجائے۔ اس کوشش میں پوری کامیابی تو نہ ہو پائی، پھر بھی جس بڑی حد تک حوالے آپ ملاحظہ فرمائینگے، یہ کچھ تھوڑے سے تو کتاب کے اُسی قدیم نسخہ کے حاشیے سے منقول ہیں، اور زیادہ کے لئے یہ خاکسار مولانا ظہور احمد صاحب سابق مدرس دارالعلوم دیوبند کا شکر گزار ہے، جنھوں نے مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی کے واسطے سے میری استدعا پر اس حد تک تخریج کی مشقت گوارا فرمائی۔ اور اس طرح علاوہ شرح کے ایک یہ بھی جدید اور مفید اضافہ کتاب میں ہو گیا۔

ناظرین سے آخری التماس یہ ہے کہ ازراہِ کرم اگر وہ اپنی دعاؤں میں اس نامۂ سیاہ اور اس کے عزیزوں، قریبوں، رفیقوں، اس کتاب کے ناشرین اور جملہ مومنین کو شامل کرلیں، تو انشاءاللہ اپنے ہی اجر میں اضافہ پائینگے! اور دعاؤں میں سب سے زیادہ یاد رکھنے کے قابل تو بمبئی کی وہ مخلص اور گمنام ہستی ہے جس نے اس مناجات کے سارے مصارفِ طبع کی کفالت کی ہے۔

عبدالماجد

دریاباد۔ بارہ بنکی (یُو پی)
فروری ۴۸ء
ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجاتِ مقبول

خطبہ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُولٍ + وَأَكْرَمَ مَسْئُولٍ + عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُولِ + مِنْ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ + وَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَالْقَبُوْلُ + وَانْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْأُصُوْلِ + ثُمَّ نَسْأَلُكَ بِمَا سَنَقُوْلُ + فَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ +

دیباچہ

اے اُن سب سے بہتر جن سے اُمید قائم کیجا سکتی ہے اور اے اُن سب سے کریم تر جن سے کچھ طلب کیا جا سکے، ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تونے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجب قربت ہے اور رسول اللہ صلعم کی دعائیں سکھائیں۔ تو (اے اللہ) اُن (رسول) پر رحمت کاملہ نازل فرما جبتک کہ پچھوا اور پُروا ہوائیں چلتی رہیں، اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں۔ اسکے بعد ہم تجھ سے

وہ طلب کرتے ہیں، جو ابھی (آگے)
عرض کرتے ہیں - ہمارا کام طلب کرنا ہے
اور تیرا کام عطا کرنا ہے[1]

---

[1] دعائیں جس جامعیت اور تاثیر کی ہیں، وہ تو اگلے صفحات سے ظاہر ہی ہوتی رہینگی - خود یہ دیباچہ بھی اسی شان کا ہے - دعائیں تو خیر اللہ اور رسول ؐ کی تبلائی ہوئی ہیں، لیکن یہ دیباچہ تو محض ایک محبوب اُمتی یا مقبول بندہ کے قلم سے ہے۔

عمل ک - - الوسول - دیباچہ میں سحر اس کے اور ہے کیا، اور ہونا چاہیئے بھی کیا، کہ پہلے سب سے بڑے دینے والے اور دلوانے والے کی مدح و توصیف -

وصل - - الاصول - پھر اُن بزرگ ؐ کا ذکرِ خیر اور اُن کے حق میں رحمتِ ابدی کی دعا، جو اس دینے اور دلوانے کے کاروبار میں سب سے بڑا ذریعہ اور واسطہ ہیں -

تم - - القبول - اور اسکے مابعد عرض مُدعا کہ اے کریم وسخی داتا! بس اب تیرے در پر یہ گدا سوال کرنے اور صدا لگانے ہی کو ہے -
دینے والے اور بخشنے والے کو تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں، وہ تو ہمہ وقت اور ہر جہتی تیاری رکھتا ہی ہے - لیکن اس مختصر سے بلیغ دیباچہ نے مانگنے والے اور لینے والے کی رُوح کو کیسا تر و تازہ کر دیا، اور اسکے قالب میں ہمت و مستعدی کی کیسی رُوح پھونک دی!۔

ما اختلف الدَّبُورُ - الاُصُولُ - یعنی جبتک یہ دنیا اور کارخانۂ کائنات قائم ہے -
عربی محاورہ میں ان فقروں سے مراد ہمیشہ ہمیش ہے -

المنزل الاوّل — پہلی منزل

یوم السبت — روز شنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱﴾ (البقرہ۔ ع ۲۵۔ پ ۲)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی دے، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائے۔[۲]

---

[۱] قرآن مجید کی ہر دعا بجائے خود ایک پہلو جامعیت کا رکھتی ہے، لیکن یہ اُن جامع دعاؤں میں بھی شاید جامع ترین دعا ہے۔ اور اسکے بعد، درجۂ اجمال میں تو اور کسی دعا کی ضرورت ہی نہیں باقی رہ جاتی۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا۔ بجائے واحد متکلم کے صیغہ جمع متکلم کا ملحوظ ہے۔ بندہ دعا صرف اپنی ذات کیلئے نہیں مانگتا۔ اپنے بیوی، بچوں، خاندان والوں پر بھی اکتفا نہیں کرتا، بلکہ دعا میں ہم سب کو، سارے مسلم بندوں کو شریک کر رہا ہے ——— یہ آفاقیت اور ہمہ گیری اسلام سے باہر کمتر ہی کہیں نظر آئے گی۔

حَسَنَۃً۔ بندہ کو طلب بجز اپنی بھلائی کے اور کس چیز کی ہو سکتی ہے؟ اور یہی قرآن مجید نے اسکی زبان سے ادا کرادیا۔ وہ اپنی بھلائی کی ہی طلب کر رہا ہے، بھلائی فوری اور عاجل، اس دنیا میں بھی، اور بھلائی مستقل وغیر فانی، عالم آخرت میں بھی۔

---

[۲] بعض کج فہموں نے آیت سے طلب دنیا کی مشروعیت نکالنی چاہی ہے، جو سرتا سر جہل ہے۔ فی الدنیا اور فی الآخرہ یہ دونوں تو صرف محل یا مقام ہیں، مقصود و مطلوب صرف حَسَنَۃ (بھلائی) ہے، یہاں بھی اور وہاں بھی۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
(البقرہ - ع ۳۲ - پ ۲)

اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں کافر لوگوں پر غالب کردے۔[۳]

آج بھی اور کل بھی۔
حسنۃ کا لفظ خود اسقدر وسیع اور جامع ہے کہ دنیا و آخرت کے سارے ہی مرغوبات و محبوبات اسکے اندر آگئے۔

وقنا عذاب النار۔ سب سے بڑی اور اصلی پناہ مانگنے کی چیز تو یہی عذاب آخرت ہے، اور جب اس سے نجات طلب کرلی گئی، تو اب آگے کچھ کھٹکا نہ رہا ـــــ طلب نجات کے صیغہ (قنا) کا جمع ہونا ملحوظ رہے۔ بندہ نجات اپنی ذات واحد کے لئے نہیں، سب ہی کے لئے چاہ رہا ہے۔

۳ افرغ علینا صبرا۔ صبر تو ایسی چیز ہے، جس کی ضرورت ہر مومن کو کشمکش حیات میں قدم قدم پر پڑتی ہے۔ دوسرے اس کے پڑوس میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں، اور یہ فاقہ یا نیم فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ ایسے موقع پر قناعت قائم رکھنا اور طمع و رشک و حسد کے جذبات سے بچے رہنا صبر ہی کی ایک قسم ہے ـــــ پھر گرمیوں میں روزے رکھنا، سردی میں عشا اور فجر کی نمازوں کے لیے وضو کرنا، طرح طرح کی زحمتیں اٹھا کر حج کے لئے جانا، یہ سب موقع صبر ہی کے ہیں ـــــ تبلیغ حق اور اقامت دین میں غیروں کی شدید مزاحمت کے وقت بددل نہ ہونا اور ثابت قدم رہنا یہ بھی صبر ہی کی ایک شاخ ہے۔ اور جس نے صبر کی دعا کی، اس نے ان سب موقعوں کے لئے تیاری طلب کرلی۔ افرغ علینا میں اشارہ اس طرح کہ خوب ہی ہمیں اس دولت سے مالامال کردے۔ اسکے مشکیزے کے مشکیزے ہمارے اوپر لنڈھا دے۔

ثبت اقدامنا۔ ہمارے قدم اس طرح جمادے کہ ہم راہ حق پر استوار رہیں، حق و باطل کے کسی معرکہ میں بھی پیچھے نہ ہٹیں۔ اور اندرونی اور بیرونی ہر قسم کے دشمنوں کے مقابلہ میں ہم ثابت قدم ہی رہیں۔

وانصرنا علی القوم الکفرین۔ آیت خاص اس موقع کی ہے، جب بنی اسرائیل اپنے پیمبر صموئیل کے

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقف وَاغْفِرْ لَنَا وقف وَارْحَمْنَا وقف أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۞

(البقرہ ع ۴۰ - پ ۳)

اے ہمارے پروردگار! ہماری پکڑ نہ کر، اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں[۳] اور ہمارے اوپر بھاری بوجھ نہ رکھ، جیساکہ تونے ہم سے پیشتر کے لوگوں پر رکھا تھا[۴]۔ اے ہمارے پروردگار! ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جسے ہم آسانی سے نہ اُٹھا سکتے ہوں[۵]۔ اور ہم سے درگزر کر۔ اور ہمیں بخش دے۔ اور ہمارے اوپر رحم کر۔ تو ہی تو ہمارا مالک ہے۔ تو ہم کو کافر لوگوں پر غالب کر دے[۶]۔

زمانہ میں، اور طالوت کی زیر سیادت، عہدِ داؤدی سے دراصل، ارض کنعان میں ایک بڑے طاقتور عظیم کفار عمالقہ کا مقابلہ کر رہے تھے۔ کافر قوم کی تصریح اسی لئے ہے لیکن یوں بھی مومن کو زندگی بھر کفر و اہل کفر کا مقابلہ کرتے تو رہنا ہی ہوتا ہے۔

[۳] بھول یا نسیان اور غیر ارادی خطا و لغزش پر مواخذہ تو نسل عداوہ مدی نے خود ہی معاف کر رکھا ہے پھر بھی شان عبدیت کا تقاضہ یہی ہے کہ بندہ خود بھی اپنی زبان سے برابر اسکی طلب و درخواست کرتا رہے۔

[۴] (وہ قومیں ہم سے قوی رہیں، وہ سہار لے گئی ہونگی۔ ہم ہر طرح کمزور ہیں، بار کا تحمل ذرا بھی نہ کر سکیں گے)۔

[۵] عربی میں طاقۃ کا مفہوم اردو کی 'طاقت' سے ذرا مختلف ہے۔ اردو میں طاقت 'وسعت' کے مرادف ہے۔ اور اسکا تو قرآن مجید میں وعدہ موجود ہے کہ حق تعالیٰ کسی انسان پر ذمہ داری اسکی قدر وسعت سے زیادہ نہیں ڈالتے۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ طاقۃ کا استعمال عربی میں ایسے موقع پر آتا ہے کہ کوئی بار اُٹھایا جاسکتا تو ہو لیکن دقت و دشواری کیساتھ ــــــ دعا بندہ کی زبان سے یہ کرائی جا رہی ہے کہ ہم پر بار ایسا بھی نہ ڈالئے جسکے اٹھانے میں ہمیں تکلف و اہتمام کرنا پڑے۔ بس ہم سے تو وہی کام لیجیے جو ہم آسانی اور سہولت سے انجام دے سکیں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ⑧

(آلِ عمران [illegible])

اے ہمارے پروردگار! ہمارے دل کو ہدایت کرنے کے بعد کہیں پھیر نہ دینا اور ہمیں اپنے حضور سے (بڑی) رحمت عطا کر بیشک تو تو بڑا عطا کرنے والا ہےؒ۔

ف (اگر ہم تو تیرے ہی دین کے سپاہی ہیں۔ تو ہمیں اُن لوگوں پر فتح و نصرت کیوں نہ دیگا، جو تیرے نبی اور تیرے دین کے دشمن ہیں۔ تو ہر طرح مالک و مختار ہو کر اپنے بندوں کی کیسے نہ مدد کریگا)

واعف عنا۔ یعنی ہماری خطاؤں سے درگزر کر، اُن کی سزا ہمیں نہ دے ——— یہ پہلی منزل ہوئی۔

واغفر لنا۔ یعنی ہم کو عذاب سے محفوظ رکھنے کے درجۂ سلبی پر اکتفا نہ کر، بلکہ مرتبۂ ایجابی میں ہماری مغفرت بھی کر دے۔ ہمیں داخلِ جنت کر دے ——— یہ دوسرا قدم ہوا۔

وارحمنا۔ ضابطہ سے پروانۂ نجات تو مل گیا، لیکن یہ بھی کافی نہیں۔ ہمیں اپنی مزید شفقت و رحمت سے بھی نہال کر دے۔ ہمارے مراتب لحد سے بلند تر کرتا جا ——— یہ درخواستِ مومن کی آخری منزل ہوئی۔

ف (تو جو رحمت عطا کریگا وہ تیری ہی شانِ عطا کے مطابق ہوگی)

رحمۃ کا اجمال اشارہ کر رہا ہے کہ وہ کوئی رحمتِ عظیم یا رحمتِ خاص ہی ہوگی۔ عربی میں صیغۂ نکرہ کی ایک یہ بھی حیثیت ہوتی ہے۔

لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا۔ یہ بالکل اس طرح کی دعا ہے جیسے یہ کہا جائے کہ اے پروردگار ہمیں صحت کے بعد بیمار نہ ڈالنا ——— بیماری اور گمراہی سب کے اسباب کو بھی حیثیت سے رکھتے کر دینا بہ حیثیت مسبب الاسباب کے حق تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اور ہدایت کے بعد گمراہی ایک شدید ترین مصیبت ہے۔

وہب لنا من لدنک رحمۃ۔ پہلی درخواست صرف سلبی تھی کہ ہمیں روح کی بیماریوں سے بچا۔ اب ایجابی پیش ہو رہی ہے کہ ہمیں خوب روحانی صحت و توانائی عطا فرما۔

من لدنک رحمۃ۔ یعنی یہ رحمتِ خصوصی ہمارے اکتساب و استحقاق پر نظر کر کے نہیں بلکہ خاص اپنی ہی طرف سے عنایت کر۔ کتنی زبردست اور جاذبِ رحمت ادا ہے بندہ کی زبان سے اپنے مالک و مولیٰ کے حضور میں ہے!

رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(آل عمران ۔ ع ۱۲ ۔ پ ۳)

اے ہمارے پروردگار! ہم وہ لوگ ہیں جو ایمان لا چکے ہیں سو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا دے۔[9]

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(آل عمران ۔ ع ۲ ۔ پ ۴)

اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ (سارا کارخانۂ قدرت) یوں ہی بیکار نہیں پیدا کر دیا ہے، تو پاک ہے اس سے، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔[10]

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝

(آل عمران ۔ ع ۲ ۔ پ ۴)

اے ہمارے پروردگار! تو نے جسے دوزخ میں ڈالا بس اسے رسوا ہی کر ڈالا، سیاہ کاروں کا ہمدرد کوئی بھی نہیں۔[11]

---

[9] اس دعا میں طلب رحمت کا ذریعہ اور اصل شفیع صرف اپنے ایمان لے آنے کو بتایا ہے کہ ہم ایمان تو لا چکے، تصدیق تو آپ کی اور آپ کے سچے رسولؐ کی اپنی طرف سے کر چکے۔ اب آپ اسی پر اپنے عفو کو مرتب کر دیجئے۔ ہماری کوتاہیوں، لغزشوں پر نظر نہ کیجئے۔ بس آپ مغفرت ہی سے کام لیجئے، اور اس برے اور آخری عذاب سے ہم سب کو بچا دیجئے۔

[10] بندۂ مومن عرض کر رہا ہے کہ ہم مشرکوں اور جاہلی مذہب والوں کی طرح نہیں جو آپ کی صفات کمالیہ میں سے کسی کا بھی انکار کریں۔ ہم اس کی پوری تصدیق کرتے ہیں کہ آپ نے اس عظیم الشان کارخانۂ کائنات کا کوئی ادنیٰ سا ادنیٰ جزو بھی بے حسی، بے مقصد و حکمتوں سے خالی نہیں پیدا کیا۔ آپ کی شان ایسے مفروضہ سے بھی پاک ہے۔ آپ کے ہر عمل کا ایک ایک جزئیہ حکمتوں سے لبریز ہے۔ آپ اس تصدیق کے صلہ میں ہمیں اس بڑے اور سخت عذاب سے، جو ثمرۂ انکار کا ہوتا ہے، نجات دے دیجئے۔

[11] دنیا میں حق پرستی کی راہ میں ایک بہت بڑا مانع جاہ طلبی کا رہا کرتا ہے۔ انسان سینکڑوں نیکیوں کی طرف بڑھنے اور برائیوں سے بچنے سے اسلئے رکا رہتا ہے کہ اس سے اسکے جذبات جاہ و ناموری میں فرق پڑتا ہے۔ ایسوں کیلئے آخرت میں عذاب محض سخت و مولم ہونا کافی نہ ہوگا، بلکہ انکو خلائق کے سامنے رسوا بھی کیا جائیگا، کہ جس رسوائی کے خوف سے وہ

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

(آل عمران ع ۲۰ - پ ۴)

اے ہمارے پروردگار! ہم نے تو ایک پکارنے والے کو ایمان کیلئے پکارتے ہوئے سنا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ، اور ہم ایمان لے آئے[۱۲] اے ہمارے پروردگار! اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیوں کو اُتار دے، اور ہمارا خاتمہ نیکوں کے ساتھ کر[۱۳]

دنیا میں خدا اور رسول سے دور رہا کرتے تھے، آج اسی کا مزہ سب سے زیادہ چکھنا پڑیگا۔

وما للظّٰلمین من انصار۔ جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کرتے رہے ہیں (اور سب سے بڑا ظلم یہی ہے کہ خدا کی خدائی میں کسی کو شریک سمجھا جائے) انھیں کوئی اتنا سہارا دینے والا بھی تو نہ ہوگا، جو اُن کی سزا کچھ ہلکی ہی کرا سکے، بیرے لئے اُن سے چھڑا لانے کا تو خیر کوئی ذکر ہی نہیں۔

۱۲ (پس ہمیں ہمارے ایمان کا صلہ عنایت ہو)۔

منادیا۔ مراد خود پیمبر بھی ہو سکتے ہیں اور اُنکے نائب بھی۔

شریعت میں مطلق ایمان بھی بہت بڑے مرتبہ کی نعمت ہے۔

۱۳ (کہ نیکوں کیساتھ انکی خوش انجامی میں شریک ہونا بجائے خود ایک نعمت ہے)۔

فاغفرلنا۔ ف تعقیب کیلئے ہے یعنی ہمارے اس ایمان لانے پر ہمارے لئے یہ جزا مرتب کر کہ ہمارے گناہوں کی مغفرت کردے۔ ایمان لے آنے سے یہ نہیں ہوتا کہ گناہ خود بخود سب کے سب چھوٹ جائیں۔ کچھ نہ کچھ گناہ تو متقی ترین غیر معصوم سے بھی بہرحال سرزد ہونگے۔

وکفر عنا سیاٰتنا۔ مومن ہو جانا معصوم بن جانے کے مرادف نہیں۔ مومن کی شان بس یہی ہے کہ وہ برابر اُن سیّات کے تلافی وکفارہ کی کوشش اور دعاؤں میں لگا رہے۔ (صدق دل سے دعا کرتے رہنا خود ہی اس کوشش کی ایک بہترین شکل ہے)۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ⑨

(آل عمران - ع ۲ - پ۴)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ عطا کر جو تو نے اپنے پیمبروں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو (ہرگز) وعدہ خلافی نہیں کرتا[14]

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ①

(الاعراف - ع۲ - پ۸)

اے ہمارے پروردگار! ہم نے خود اپنے اوپر ظلم کئے ہیں، اور اگر تو ہی ہمیں نہ بخشے گا، اور ہم پر رحمت نہ کرے گا، تو ہم تو یقیناً نامرادوں میں سے ہو جائیں گے[15]۔

---

[14] (تو اس کا امکان ہی نہیں، کہ اُدھر سے کسی وعدہ خلافی کا ظہور ہوگا، یہ جو درخواست ہم بار بار الحاح سے پیش کر رہے ہیں یہ تو محض ہمارے اضطرار و اضطراب کا نتیجہ ہے۔ اور پھر اسکی بھی کیا خبر کہ ہم مستحق بھی ان وعدوں کے ٹھہرتے ہیں یا نہیں)۔

اللہ کے وعدے اپنی جگہ پر سب بالکل صحیح و درست، لیکن اس کا اطمینان زید عمر بکر کو کیسے ہو سکتا ہے کہ زید و عمر و بکر کے اعمال انھیں ان وعدوں کا مستحق بھی ٹھہراتے ہیں؟۔

[15] (کہ تیرے سوا اور ہے کون جو ہمیں مراد تک پہونچا سکے؟)۔

ظلمنا انفسنا۔ اپنی جان پر ظلم کرنا یہ ہے کہ جو اعمال اپنے لئے صریحاً مضرت بخش ہیں، اُنکا ارتکاب بے کھٹکے جاری رہے جیسے مریض برابر بد پرہیزیاں کرتا رہے۔ حق تعالیٰ کو ناخوش کرنے والے جتنے بھی اعمال ہیں، سب کا شمار انھیں اپنے نفس پر ظلم کرنے والے اعمال میں ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ⑪ (اعراف ۔ ع ۱۴ ۔ پ ۹)

اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر اُنڈیل دے، اور ہمیں اسلام ہی کی حالت پر موت دے[۱۶]۔

اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ⑫ (اعراف ۔ ع ۱۹ ۔ پ ۹)

تو ہی ہمارا مددگار ہے بس تو ہمیں بخش دے اور تو ہم پر رحمت کر، اور تو ہی سب سے بہتر بخشنے والا ہے[۱۷]۔

---

[۱۶] کاش کافر اس لطف کے ایک شمہ سے واقف ہوتے، جو ہر مومن کو موت کے وقت نصیب ہوتا ہے!۔

مرزا غالب ایک رند مزاج شاعر ہوئے ہیں، اس پر بھی کہہ گئے ہیں۔ ؎

حیف کافر مُردن و آوخ مسلماں زیستن

یعنی مسلماں کی زندگی (ہر طرح کی قیدوں اور پابندیوں سے گھری ہوئی) بھی کوئی زندگی ہے، اور کافر کی موت بھی کوئی موت ہے، معاذ اللہ! ——— اس میں "مسلماں زیستن" والا ٹکڑا تو سرتاسر لغو ہے (مسلماں کی زندگی تو ظاہری و باطنی ستھرائی اور عافیت و سکون خاطر کی تصویر ہوتی ہے) باقی رہ "حیف کافر مردن" والا جز وہ حرف بحرف صحیح ہے۔

افرغ علینا صبرًا۔ صبر کی دعا دونوں حیثیتوں سے ہے۔ ایک تو احکام شریعت کی تعمیل میں نفس کو مشقت اور تعب کسی درجہ میں تو بہرحال برداشت کرنا ہوتا ہی ہے، اور اجر فوری ملتا نہیں۔ تو پہلا صبر ایک تو اس کیلئے ہوئی۔ پھر مخالفین و معاندین کی طرف سے جو ہجوم ایذا ہوتا ہے، جو اُسکی برداشت کیلئے بھی بڑی قوت صبر کی درکار ہے ——— ملاحظہ ہو حاشیہ ۳۔

افرغ علینا۔ یعنی خوب اچھی طرح ہمیں صبر کا خوگر کر دے۔ ہم پر صبر کی پکھال اُنڈیل دے!۔

[۱۷] (کہ اصلی اور یقینی بخشش تیری ہی ہے، نہ کہ تیری کسی مخلوق کی، جو خود ہی تیری بخشش کی محتاج ہے)۔

انت ولینا۔ یعنی سہارا تیری ہی مدد و نصرت، اور تیری ہی کارسازی کا ہے۔

وارحمنا۔ بکثرت دعاؤں میں طلب رحمت کی تکرار ملاحظہ طلب ہے۔ کیونکہ بندہ کو اپنے اعمال پر ذرہ بھر بھی نہیں ہو سکتا۔ آسرا سارے کا سارا اُسی کے رحم و کرم کا رہتا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

(یونس - ع ۱۴ - پ ۱۱)

اے ہمارے پروردگار، ہم کو ظالم لوگوں کا ہدف نہ بنائیو، اور ہمیں اپنے رحم وکرم سے کافر لوگوں سے چھڑا لیجیو۔[18]

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

(یوسف - ع ۱۱ - پ ۱۳)

اے زمین اور آسمان کے پیدا کرنیوالے، تو ہی میرا رفیق دنیا اور آخرت میں رہیو۔ مجھ کو اسلام پر موت دیجیو، اور مجھے نیکوں کیساتھ شامل کیجیو۔[19]

---

۱۸ قرآن اور حدیث دونوں میں دعائیں صرف حسنِ عاقبت ہی کیلئے نہیں، اس دنیا میں بھی حسن عافیت کیساتھ گزر کرنے کیلئے ضروری بتائی گئی ہیں بعض اہل حال صوفیہ اور اہل سکر سے جو کچھ اسکے خلاف مروی ہے، وہ ہرگز قابل سند نہیں ـــــ ظالم قوم کا محکوم یا خدا فراموش حکومت کی رعایا ہو کر کوئی دیکھے تو۔ کیسے کیسے دلآزار اور تکلیف دہ تجربے پیش آتے رہتے ہیں!۔

۱۹ (کہ نیکوں کی خوش انجامی میں شریک وشامل ہونا خود ایک بڑی دولت ہے)۔

دعاؤں میں صیغۂ جمع متکلم کی تکرار ملاحظہ میں رہے۔ یعنی بندہ ہر راحت ونعمت کی طلب فرد اپنی ذات کیلئے نہیں، بلکہ ساری جماعت اہل حق کی شرکت وشمول ہی میں کرتا ہے۔

فاطر السموات والارض۔ اس طرز خطاب میں پہلو یہ ہے کہ جس کیلئے زمین وآسمان کی خلقت آسان ہے، اس کیلئے اتنی سی درخواست قبول کر لینا کیا مشکل ہے ـــــ اللہ ایسی رحمت سے لبریز کرشمہ اکبر الہ آبادی کو کیا خوب ترا گئے ہیں

اک مرے دل کے وہ خوش کرنے پہ کیا قادر نہیں ایک کُن سے دو جہاں کو جس نے پیدا کر دیا!

انت ولی فی الدنیا والآخرۃ۔ حق تعالیٰ کی رفاقت ونصرت اور کارسازی کی ضرورت محض آخرت میں نہیں، اس دنیا میں بھی قدم قدم پر ہے۔ اور قرآن وحدیث دونوں کی دعاؤں میں اس جامعیت کو برابر ملحوظ رکھا ہے۔

توفنی مسلما۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۶۔ اعتبار تو اعمال میں خاتمہ ہی کا ہے، اور حسن خاتمہ سے بڑھ کر کون سی دولت بندہ کیلئے ہو سکتی ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﷺ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۱۵﴾

(ابراہیم۔ ع ۶۔ پ ۱۳)

اے میرے پروردگار مجھے اور میری نسل کو بھی نماز درست رکھنے والا کر دے۔ اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول کر لے۔[۲۰]

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۱۶﴾

(ابراہیم۔ ع ۶۔ پ ۱۳)

اے ہمارے پروردگار، مجھے اور میرے ماں باپ کو اور کل مومنین کو بخش دیجو، جس دن کہ حساب قائم ہو۔[۲۱]

---

۲۰ یہ دعا حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے ادا ہوئی ہے، اور قرآن نے اسے سند اور نظیر کے طور پر قیامت تک کیلئے اہل حق کیلئے نقل کر دیا ہے۔

رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ۔ نماز کو حق تعالیٰ کے ہاں جو اہمیت حاصل ہے، اسی سے ظاہر ہے کہ ابراہیم خلیل جیسی مقبول و محبوب ہستی اسکی پابندی کی تمنا کر رہی ہے!

مقیم الصلوٰۃ۔ لفظ مقیم سے ادھر اشارہ ہو گیا کہ نماز محض کسی نہ کسی طرح پڑھ ڈالنا نہیں، بلکہ اسکے جملہ ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرنا مقصود ہے۔

الصلوٰۃ۔ دعا سے ایک پہلو یہ بھی نمایاں ہو رہا ہے کہ جو نماز کا پابند ہو گا، وہ دوسرے حقوق اللہ کا بھی ادا کرنے والا ہو گا۔

ومن ذریتی۔ یہاں سے یہ بات نکلی کہ جو حق اپنے حق میں ضروری ہے، اسکی دعا و تمنا اپنی اولاد کے حق میں بھی کرنا عین سنت انبیاء ہے۔

۲۱ یعنی قیامت میں۔

ولوالدی۔ اوپر کی دعا میں ابراہیم خلیل نے جس طرح ادائے نماز میں اپنی اولاد کو بھی شامل رکھا تھا، اس دعائے مغفرت میں آپؑ اپنے والدین کو بھی شامل کر رہے ہیں۔

وللمومنین۔ انبیاء کرام دعائے رحمت و مغفرت اپنی ذات تک تو کیا محدود رکھتے، اسکے عموم میں اپنے خاندان ہی کو شامل نہیں رکھتے، بلکہ اُسے ساری اُمت تک کیلئے وسیع کر دیتے ہیں۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ﴿۱۷﴾

(بنی اسرائیل ع ۳- پ ۱۵)

اے میرے پروردگار، میرے والدین پر رحمت کیجیو، جیساکہ انھوں نے مجھ چھوٹے کو پالا۔[۲۲]

رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيرًا ﴿۱۸﴾

(بنی اسرائیل - ع ۹- پ ۱۵)

اے میرے پروردگار، مجھے اندر بھی صاف لیجا اور مجھے باہر بھی صاف نکال لا۔ اور میرے حق میں اپنے پاس سے ایک مدد دینے والی قوت تجویز کردے۔[۲۳]

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۹﴾

(کہف - ع ۱- پ ۱۵)

اے ہمارے پروردگار، ہمیں اپنے حضور سے رحمت (خاصہ) عنایت کر، اور ہمارے مقصد میں کامیابی کا سامان بہم پہونچادے۔[۲۴]

۲۲؎ یہ دعا خاص حضرت حق کی طرف سے تعلیم ہوئی ہے، اور اس سے والدین کے کمال درجہ عظمت و احترام پر روشنی پڑتی ہے۔ ربّ اور ربّٰنی کے درمیاں اشتراکِ لفظی ظاہر ہے۔ ناتواں اور بے بس بچوں کی پرورش و ربوبیت ایک ہلکی سی جھلک حق تعالیٰ کی ربوبیت مطلقہ کی رکھتی ہے۔

۲۳؎ اس دعا کی تعلیم رسول اللہ صلعم کو ہوئی ہے —— گویا آپ عرض یہ کر رہے ہیں کہ میرا ہجرت کرکے مدینہ میں داخلہ بھی باعثِ برکت ہو، اور میرا ہجرت کرکے مکہ سے کوچ کرنا بھی موجب سعادت ہو۔ صدق یعنی اخلاص و فلاح ہر حال میں میرے ہمرکاب رہے، اور تو مجھے اپنی رحمت خاصہ و دستگیری سے ہر حال میں منصور و ثابت قدم رکھ۔

۲۴؎ یہ اصحاب کہف کی دعا ہے۔

وہیّئ لنا من امرنا رشدا۔ ہر مقصد میں کامیابی کے ساماں بہم پہونچانا اللہ ہی کے قبضہ و قدرت میں ہے، اور عارفین مقبولین کی نگاہ اسی پر رہتی ہے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۙ وَیَسِّرْ لِیْ أَمْرِیْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۙ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲﴾ (طٰہٰ - ع ۱ - پ ۱۶)	اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے، اور مجھ پر میرا کام آسان کردے، اور میری زبان سے گنجلک کھول دے، کہ میری بات کو لوگ سمجھ لیں[۲۵]۔
رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ﴿۲۱﴾ (طٰہٰ - ع ۱۵ - پ ۱۶)	اے میرے پروردگار مجھے علم میں بڑھا[۲۶]۔
أَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ (انبیاء - ع ۶ - پ ۱۷)	مجھے دکھ نے ستایا ہے، اور تو تو سب بڑا مہربان ہے[۲۷]۔

رحمۃً - صیغۂ نکرہ اظہارِ عظمت و اہمیت کے لئے ہے - مراد رحمتِ خصوصی سے ہے۔

۲۵ یہ دعا حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی اسوقت کی ہے جب آپ نبوت سے سرفراز ہوئے ہیں، اور فرعون مصر کیطرف پیامِ ہدایت لے کر بھیجے جا رہے ہیں۔

اشرح لی صدری - شرح صدر سے مراد عربی محاورہ میں کسی معاملہ میں پورا اطمینان قلب و سکونِ خاطر نصیب ہو جانا ہوتا ہے۔

یسر لی امری - اسکے عموم میں ہر جائز و مشروع مقصد داخل ہے ــــــ ایسے حصول مقاصد میں آسانی و سہولت کی دعا پیمبر برحق تک کرتے ہیں تو پھر ہم دنیاداروں کی کیا بساط ہے، کہ اپنی عالی ہمتی کے جوش میں آکر سختیوں اور دشواریوں کی طلب کرنے لگیں۔

واحلل - - قولی - تقریر پر اس طرح قادر ہونا کہ مخاطبین پوری آسانی اور بے تکلفی کیساتھ معنی و مفہوم تک پہونچ جائیں، اہلِ تبلیغ کیلئے تو مقصود اور مطلوب کا حکم رکھتا ہے۔

۲۶ اس دعا کی تعلیم خود حضور اقدس صلعم کو دی گئی ہے، اور مرتبۂ علم کی رفعت اسی سے ظاہر ہے۔

البتہ یہ خوب سمجھ لیا جائے کہ خود علم سے مراد محاورۂ قرآنی میں صرف اُس علم سے ہوتی ہے جس سے معرفتِ الٰہی

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۲۳﴾ (انبیاء۔ ع ۶۔ پ ۱۷)

اے میرے پروردگار، مجھے اکیلا نہ چھوڑیو، اور سب سے اچھا وارث تو تو ہی ہے۔[۲۸]

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۴﴾

(مومنون۔ ع ۲۔ پ ۱۸)

اے میرے پروردگار، مجھے مبارک جگہ میں اُتار، اور تو ہی سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔[۲۹]

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۙ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۲۵﴾

(مومنون۔ ع ۶۔ پ ۱۸)

اے میرے پروردگار، میں شیطانوں کی چھیڑ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔[۳۰]

کی راہیں کھلیں۔ آج کل کے "علوم" و "فنون" اور "صنائع" سے اس "علم" قرآنی کو کوئی تعلق نہیں۔ جو "علوم" و "فنون" بجائے معرفت حق کے خدا فراموشی، آخرت فراموشی، اور غفلت کی جانب لے جائیں، ان پر شریعت کی زبان میں 'علم' کا نہیں 'جاہلیت' کا اطلاق ہوگا۔

۲۷ (تو مجھ پر بھی رحم فرما)

یہ دعا حضرت ایوبؑ پیمبر کی زبان سے ہے، جب آپ سخت جسمانی آزار میں مبتلا تھے۔ جسمانی آزار و علالت کے وقت حق تعالیٰ سے رحم اور شفا کی درخواست کرنا عین سنت انبیاء ہے، اور اسکے برخلاف راہِ عمل اختیار کرنا، ہرگز جوانمردی اور عالی ہمتی کی دلیل نہیں ـــ قدم قدم پر بندہ سے تذلل و تضرع و شکستگی ہی مطلوب ہے نہ کہ اسکے برعکس زعم و پندار۔

۲۸ حضرت زکریاؑ اشارۂ الٰہی سے یہ دعا اپنے لئے ضعیفی میں طلبِ اولاد کی کررہے ہیں، اور تقاضائے طبعی اور اسباب ظاہری کی رعایت سے یہاں تک کہتے ہیں کہ میں بے اولاد رہا جاتا ہوں لیکن ساتھ ہی اعتماد علی اللہ پر تامّ اور مبسوط ہو کر

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۲۶﴾ (مومنون - ع ۶ - پ ۱۸)

اے ہمارے پروردگار، ہم ایمان لے آئے، تو تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحمت کر، اور تو سب مہربانوں سے بہتر ہے۔[۳۱]

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ ﴿۲۷﴾ (فرقان - ع ۵ - پ ۱۹)

اے ہمارے پروردگار، عذاب دوزخ کو ہم سے پھیرے رکھ، کہ اس کا عذاب تو چمٹ جانے والا ہے۔[۳۲]

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۲۸﴾ (فرقان - ع ۵ - پ ۱۹)

اے ہمارے پروردگار، ہمیں ہماری ازواج و اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنادے۔[۳۳]

یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ اولاد سے جو مقصود ہوتا ہے اُسے اُس سے کہیں زیادہ اور احسن طریق پر تو حق تعالیٰ خود ہی پورا کرسکتا ہے۔

اولاد و ازواج کی خواہش طبعی کو جو لوگ اولیاء و متوسلین کے مرتبہ سے فروتر سمجھ رہے ہیں، وہ انبیاء و مرسلین کی ان دعاؤں پر غور فرمالیں۔

۲۹ حضرت نوحؑ کی زبان سے یہ دعا نقل ہوئی ہے —— ظاہر ہے کہ آپ کشتی پر حکم الٰہی ہی سے سوار ہوئے تھے، اور بہرحال کسی منزل مبارک ہی پر اُتارے جاتے، اس پر بھی تصریح کے ساتھ دعا بھی آپ اسی کی کرتے جاتے ہیں! یہ معنی ہیں کمالِ عبدیت و کمالِ اقربیت کے!۔

۳۰ اس دعا کی تلقین بھی حضرت حق سے ہو رہی ہے۔

۳۱ شیطانی چھیڑ چھاڑ سے محفوظ رہنے میں تمام تر بنیاد صرف بندگی ہی کا محتاج ہے —— صرف اسی پر نہیں

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۹﴾ (نمل - ع ۲ - پ ۱۹)	اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیرے اس احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا، اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جو تو پسند کرے اور تو مجھے اپنے رحم و کرم سے اپنے صالح بندوں میں داخل کر دے۔ [۳۴]
رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۳۰﴾ (قصص - ع ۳ - پ ۲۰)	اے میرے پروردگار! میں اس بھلائی کا جو تو میری طرف اُتارے محتاج ہوں۔ [۳۵]
رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ (عنکبوت - ع ۳ - پ ۲۱)	اے میرے پروردگار! مجھے مفسد لوگوں پر غالب کر دے۔ [۳۶]

بلکہ اس میں بھی کہ شیطان اسکے قریب نہ آنے پائیں۔

۳۱ (سو تو ہمیں بخش تو ضرور ہی دے گا، لیکن ہماری عبدیت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم تجھ سے التجا کرتے رہیں، کہ ہمارے مجرد ایمان لے آنے پر، مغفرت کا ثمرہ مُرتّب کر دے)۔

۳۲ (جو ہماری حد برداشت سے باہر ہے)۔

یہ دعا، دعائے ماقبل کی طرح مقبول بندوں کی زبان سے موقع بموقع قرآن مجید میں نقل ہوئی ہے۔ اب جن حضرات صوفیہ سے کسی حالتِ سرمستی میں دوزخ کی طرف سے بے پروائی روایتوں میں بیان ہوئی ہے اگر وہ روایتیں صحیح ہیں بھی، تو ہرگز وہ حالت قابلِ استناد نہیں۔

۳۳ اور پرہیزگاروں کی پیشوائی ظاہر ہے کہ اُسکے نصیب میں آسکتی ہے جسے خود تقویٰ کا انتہائی اعلیٰ درجہ نصیب ہوا

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۳۲﴾

(مومن-ع ۱-پ ۲۴)

اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم ہر شے پر محیط ہے، تو تو اُن لوگوں کو جنھوں نے توبہ کی اور جو تیری راہ پر چلے انھیں بخش دے[۳۷]، اور انھیں دوزخ کے عذاب سے بچا دے[۳۸]۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۳۳﴾

(مومن-ع ۱-پ ۲۴)

اور اے ہمارے پروردگار! انھیں ہمیشگی کی جنتوں میں داخل کر جن کا تونے اُن سے وعدہ کیا ہے[۳۹] اور اُن کو بھی جو کوئی اُنکے باپ دادوں میں سے اور اُنکی بیویوں میں سے اور اُنکی اولاد میں سے نیک ہو[۴۰]، بیشک تو ہی زبردست ہے، حکمت والا ہے[۴۱]۔ اور انھیں خرابیوں سے بچادے اور جسکو تونے اُس دن خرابیوں سے بچالیا، اس پر تونے (بڑا) رحم کیا، اور یہی بڑی کامیابی ہے[۴۲]۔

تو گویا اس دعا کے معنی یہ ہوئے کہ ہمیں تقویٰ کا وہ مرتبۂ اعلیٰ نصیب کر کہ دوسرے بھی ہمارے اقتدا میں متقی بن جائیں۔

من اٰباء اجداد ذریتنا۔ ازواج و اولاد کی طلب کی یہ ایک اور نظیر مقبولین حق کی دعاؤں اور پکاروں میں مل گئی۔

قرۃ اعین۔ آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد عربی محاورہ میں دل کا چین اور سکھ ہوتا ہے متقولین کے دلوں کی پوری مسرت

وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۴﴾	اور میری اولاد میں صلاحیت (نیکی کی) دے۔ میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔
(احقاف۔ ع ۲۔ پ ۲۶)	
اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۳۵﴾ (قمر ع ۲۔ پ ۲۷)	میں ہارا ہوا ہوں، پس تو میرا بدلہ لیلے۔
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾	اے ہمارے پروردگار، ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ایمان میں ہمارے پیش رو ہیں بخش دے، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کیساتھ کدورت نہ ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار، تو بڑا شفیق و مہربان ہے۔
(حشر۔ ع ۱۔ پ ۲۸)	

ظاہر ہے کہ اُسوقت حاصل ہوگی جب وہ اپنی بیویوں اور بچوں کو بھی اپنی ہی طرح دین میں کامل اور طاعت الٰہی میں مستعد دیکھ لیں گے۔

۳۴ یہ دعا حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبان سے نقل ہوئی ہے۔

ادخلنی برحمتک فی عبادک الصّٰلحین۔ سلیمان علیہ السلام انسانیت کے سب سے اونچے مقام یعنی پیمبری پر تو فائز ہیں ہی پھر بھی دعا یہ کئے جا رہے ہیں کہ اے پروردگار، میرا شمار محض اپنے فضل و کرم سے اپنے مقبول و صالح بندوں میں کر لیجئے!

کیا ٹھکانا ہے اس خشیت و عبدیت کا۔

نعمتک التی انعمت علیّ وعلٰی والدیّ۔ نعمت کا مفہوم عام ہے۔ نعمت نبوت، نعمت بادشاہت، نعمت صحت و عافیت، جملہ اقسام نعمت دنیوی و اخروی پر حاوی۔

حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا امیروں رئیسوں کیلئے مناسب حال خاص طور پر ہے۔

۳۵ حضرت موسیٰ حالتِ سفر میں بھوک سے مضطر ہو رہے ہیں، اور اُسوقت یہ دعا زبان پر آرہی ہے۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۳۷﴾

(ممتحنہ۔ع ۱۔پ ۲۸)

اے ہمارے پروردگار، ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا، اور تیری طرف ہم رجوع ہوئے، اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔[۴۷]

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۳۸﴾

(ممتحنہ۔ع ۱۔پ ۲۸)

اے ہمارے پروردگار، ہمیں کافر لوگوں کا ہدفِ ستم نہ بنا، اور ہمیں اے ہمارے پروردگار بخش دے، بیشک تو ہی زبردست ہے، حکمت والا ہے۔[۴۸]

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾

(تحریم۔ع ۲۔پ ۲۸)

اے ہمارے پروردگار، ہمارے لئے ہمارا نور کامل کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔[۴۹]

من خیر سے سیاق میں خاص اشارہ بھوک کی تکلیف دور ہونے اور غذا ملنے کی جانب ہے۔

فقیر۔ پیمبر بھی باایں مرتبۂ کمال بہرحال بشر ہی ہوتا ہے اور تمام بشری ضروریات کا محتاج —— حضرتِ حق کے حضور میں کاملین نے ہمیشہ اپنی ضرورتمندی اور احتیاج ہی پیش کی ہے، نہ کہ استغناء۔

[۳۶] حضرت لوط پیمبر کی دعا ہے۔ ہجوم اعداء و غلبۂ مخالفین کو دیکھ کر اپنے رب سے عرض کرتے ہیں، اور یہی ہر مومن کو ایسے موقع پر کرنا چاہئے۔

[۳۷] (انکی تو، اور پیروئ حق میرے علم سے باہر رہ ہی نہیں سکتی، اور جب اس علم محیط پر تیری رحمت عام مستزاد ہے، تو تو انکی معرفت تو یقینی کرکے رہیگا)۔

[۳۸] یہ رحمتِ الٰہی کا منفی یا سلبی پہلو ہے، اور آدابِ عبدیت میں سے یہ ہے کہ پہلے طلب اسی کی کی جائے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (۴۴)	اے میرے پروردگار بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو بھی جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور سارے مومن مردوں اور عورتوں کو بھی۔
(نوح۔ع ۲۔ پ ۲۹)	

---

۳۹ یہ رحمتِ الٰہی کا اثباتی یا ایجابی پہلو ہے، اور یہی مطلوب و مقصود ہے۔

جنتِ عدن۔ جنت ہر مومن کا مقصود و مطلوب ہے۔ ایسی شے ہرگز نہیں، جس سے شاعرانہ استکبار کے ساتھ اغماض و اعراض برتا جائے۔

۴۰ (انھیں کے ساتھ اور انھیں کے درجہ و مرتبہ میں)۔

من صلح۔ انسان کو پورا اور انتہائی لطف اسی وقت حاصل ہوتا ہے، جب اس لطف میں اپنے بڑے، اور اپنے چھوٹے اور اپنے ساتھ والے غرض سب اہلِ اخلاص شریک ہوں۔ یہاں دعا اسی کی کرائی جا رہی ہے کہ ان اعزہ و اقربا میں سے جو اصلاً مومن تو ہوں، لیکن بہ لحاظ اعمال اس مرتبہ کے نہ ہوں، کہ انھیں بھی ان جنتوں کا شریک اور ان کا ہم درجہ بنا دیا جائے!

۴۱ تیرے لئے اس درخواست کا پورا کر دینا مشکل کیا ہے، تو تو العزیز سب پر غالب ہے۔ اور تو یقیناً اس کا انتظام اس طرح بھی کر سکتا ہے کہ اس سے تیرے انتظاماتِ تکوینی میں کہیں بھی غلطی نہ پڑے۔ تو تو الحکیم ہے، سب سے بڑا حکمت والا ہے۔

۴۲ دنیا کی مادی، عارضی، کامیابیاں بھی کوئی کامیابیاں ہیں، اصلی کامیابی تو یہی دارِ آخرت کی حقیقی، مستقل، و پائدار کامیابی ہے۔ قرآن مجید نے کثرت کے ساتھ اس حقیقت کو مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔

۴۳ یہ دعا ایک بندۂ حق اپنی عمر کی پختگی پر پہونچ کر کرتا ہے۔

وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ۔ اپنے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی اصلاح دعا و فکر کرتے رہنا، مقبولین کاملین کی سنت ہے۔

۴۴ حضرت نوحؑ کی دعا ہے، جب اپنی قوم پر تبلیغ کرتے کرتے، اور اس کی بے اثری دیکھ، آپ عاجز آچکے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔

(بخاری ۔ عن عائشہؓ ۔ باب الاستعاذہ من ارذل العمر)

اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے (ایسا) پاک کر دے، جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے، اور مجھ میں اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا فاصلہ کر دے، جیسا کہ مشرق و مغرب میں تو نے فاصلہ رکھا ہے۔ ف۱۴۹

مقبولین و کاملین کس کس طرح حضرت حق کے حضور میں اپنی بستگی و تضرع کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

ف۱۴۵ ملی یکجہتی اور ساری امت کے درمیان اخوت کی روح دوڑا دینے کے لئے یہ کتنی موثر دعا ہے۔

الذین سبقونا بالایمان۔ اپنے پیشرووں کے حق میں دعائے خیر کی تصریح خاص طور پر قابلِ لحاظ ہے۔ آج سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ امت کی موجودہ نسل نے اپنے ہی اسلاف پر لعن طعن کرنا، زبان درازیاں کرنا سیکھ لیا ہے، بلکہ اس کو عین خدمتِ دین سمجھا جا رہا ہے۔

ف۱۴۶ (تو اپنی اسی رافت اور اسی رحمت کا ایک پرتو ہم سب پر بھی ڈال دے، تو ہمارے دل بھی سب ایک دوسرے سے جڑ جائیں۔ اور ایک دوسرے کے حق میں محبت اور ہوا خواہی سے لبریز ہو جائیں)۔

ف۱۴۷ (نہ کہ کسی اور کی طرف)

اگر انھیں عقائد کا استحضار رہنے لگے، کہ بھروسہ اور رجوع کے قابل اسی ایک کی ذات ہے، اور آخری ٹھکانا اسی ایک سے پڑ رہا ہے تو دنیا نمونۂ گلزارِ جنت بن جائے۔

ف۱۴۸ محض آزمائش بننے سے بچنے کی کوشش و تمنا ہی عین طاعت ہے، نہ کہ اسکے بالعکس اس میں پڑنے کی آرزو، جیسا کہ بعض نادانوں نے سمجھ رکھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ	اے اللہ میرے نفس کو اسکی پرہیزگاری عطا کر
مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا[۵۲]	اور اسے پاک کر دے تو ہی اس کو سب سے بہتر
(مسلم عن زید بن ارقم۔ باب الادعیة)	پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا مالک اور آقا ہے[۵۲]

انک انت العزیز الحکیم یعنی نہ تو ہماری مغفرت تیرے لئے کچھ بھی دشوار ہے، اور نہ تو اس سے اپنے کسی آئین حکمت میں خلل پڑنے دیگا۔

۴۹ (تو تو ایمان سے محروموں کو نور سے بہرہ ور کر سکتا ہے، تو ہم بہر حال صاحب ایمان تو ہیں ہی، اب تجھ سے التجا ہے کہ اس نور کو درجۂ کمال تک پہنچا دے)۔

۵۰ یہ دعا حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے ادا ہوئی ہے ——— پیمبر ہو کر بھی التجا اپنی مغفرت کیلئے کئے جاتے ہیں، کیا شان عبدیت ہے۔

والدین اور ساری امت اسلامی کے حق میں دعائے خیر کرتے رہنا سنت انبیاء ہے۔

قرآنی دعائیں اس مقام پر ختم ہو گئیں۔

۵۱ اس یہاں سے آخر کتاب تک حدیثی دعائیں ملیں گی۔

اغسل ... برد مراد اس طرح دھو دینا ہے جسکے بعد کوئی شائبہ بھی ظلمت معصیت ظلمانیت کا باقی نہ رہ جائے۔

نقّ ... الدنس } مقصود دونوں تمثیلوں سے جو عربی اسلوب بیان میں عام ہیں۔ گناہوں کی
وباعد المغرب } آلودگی سے کامل پاکیزگی ہے۔

مسلمان کو چاہئے کہ جب یہ الفاظ زبان سے نکالے، تو کچھ ان کی لاج بھی رکھے، اور عملاً بھی ہر گناہ سے بچنے کی ممکن حد تک کوشش کرے ——— اور اے اللہ اسکی توفیق سب سے پہلے اس نامۂ سیاہ راقم سطور کو دے۔

۵۲ یہ دعائیں خیر البشر اور سرور انبیاء اپنے حق میں کر رہے ہیں، اور معلوم ہے کہ پیمبر کی زبان کسی مبالغہ پسند شاعر کی زبان نہیں ہوتی۔ تو ظاہر ہے کہ ہم بندگان دنیا کو کس شد و مد اور کس اہتمام سے اپنے حق میں تقویٰ اور عمل تزکیہ کی ضرورت ہے۔

اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۲۳]	ہم تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں[۵۳]۔
(ترمذی عن ابی امامۃؓ - ابواب الادعیۃ)	
اِنَّا نَسْئَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ[۲۴]	ہم تجھ سے مانگتے ہیں مغفرت کے اسباب اور نجات دینے والے کام اور ہر گناہ سے بچاؤ، اور ہر نیکی کی لوٹ، اور بہشت میں اپنا پہنچنا، اور دوزخ سے نجات[۵۵] پانا۔

(مستدرک حاکم عن ابی مسعودؓ - باب الدعاء)

---

[۵۳] کتنی جامع وپُراثر دعا ہے! ——— کئی کئی پہلو اس سے روشنی میں آ گئے۔ مثلاً
(۱) ایک تو یہ کہ نبی صلعم نے جب طلب کی تو بھلائی ہی کی۔ جو چیز آپ نے طلب کی وہ کبھی بُری طلب ہی نہیں کی۔
(۲) نبی صلعم بھی با ایں جلالت قدر اور بندوں میں لاثانی ہونے کے بہرحال صاحبِ احتیاج تھے، اور اپنی حاجتیں برابر حضرتِ حق میں عرض کرتے رہتے تھے۔
(۳) دعا و درخواست میں بھی اتباعِ نبوی کرنے سے اتباعِ سنت کا اجر مزید حاصل ہوتا جائے گا۔
(۴) اپنی خواہشوں اور درخواستوں کو بھی رسولِ معصوم کی درخواستوں سے متحد کر دینا ہی صحیح مقام فنافی الرسول کا ہے۔

[۵۵] الجنۃ تو نام ہی ہے محلِ رضائے الٰہی کا، اور النار محلِ عتابِ الٰہی کا۔ ایک کے حصول اور دوسرے سے نجات کی طلب تو عینِ عشقِ الٰہی کا ثبوت دیتا ہے ——— خدا معلوم وہ کیسے عجیب وغریب مدعیانِ عشق و محبت ہیں جو جنت وجہنم یعنی محبوب کے محلِ رضا ومحلِ عتاب کو یکساں قرار دیتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں!۔

اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا[۵۵] — میں تجھ سے طلب کرتا ہوں علم کارآمد۔[۵۵]

(کنز العمال۔ عن جابرؓ و عائشہؓ، جلد اول ص۲)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ[۵۶] — اے اللہ بخش دے میرے گناہ نادانستہ اور دانستہ۔[۵۶]

(بیہقی و طبرانی۔ عن ابن عباسؓ)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَ اِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ[۵۷] — اے اللہ بخش دے میری خطا اور نادانی اور میری زیادتی میرے بارہ میں، اور وہ بھی جو تو مجھ سے بڑھ کر جانتا ہے۔[۵۷]

(بخاری و مسلم۔ عن ابی موسی الاشعریؓ)

---

۵۵ اس حدیث نے تو جڑ ہی کاٹ دی مطلق علم کی مطلوبیت کی۔ مطلق علم ہرگز ہرگز مطلوب نہیں ہے۔ نافعیت کی قید نے ان تمام "علوم و فنون" کو دائرہ مطلوبیت سے خارج کر دیا جو معرفت الٰہی اور نجاتِ اُخروی میں معین و معاون نہیں۔ اور دنیوی حیثیت سے بھی ان "علوم و فنون" میں سے اکثر کی مضرتیں انکے نفع پر غالب ہی ہیں ——— ظلم اور جہل کی کوئی انتہا ہے کہ فضیلت علم کی آیتیں اور حدیثیں پیش کر کر کے حمایت اُن علوم و فنون کی اور اُس نظام تعلیم کی کیجاتی ہے جن کا حاصل تمامتر خدا فراموشی اور آخرت سے غفلت ہے۔

ایسی جامع اور حکیمانہ دعائیں وہی تعلیم دے سکتا تھا، جو دنیا کا بہترین معلم ہوا ہے۔

ملاحظہ ہو دعا ۵۴، انی اعوذ بک من علم لا ینفع۔

۵۶ اس میں اسکی تعلیم آگئی، کہ بندہ کو اپنے دانستہ اور بالقصد گناہ کیساتھ اپنے نادانستہ اور بلا قصد گناہوں کی بھی عذر خواہی کرتے رہنا چاہیئے ——— اور استغفار جب نبی معصوم نے کیا ہے، تو پھر کسی غیر معصوم کا کیا ذکر ہے۔

۵۷ اس اجمالی معذرت و توبہ کے اندر ہر ہر گناہ کی تفصیل آگئی۔

وما انت اعلم بہ منی۔ بعض گناہ ایسے خفی ہوتے ہیں جو انسان کے شعور میں پوری طرح آتے بھی نہیں،

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ ؎	اے اللہ بخش دے جو (گناہ) سب مجھے مقصود تھا اور جو غیر مقصود تھا۔[۵۸]
(بخاری و مسلم۔ عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)	
اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ ؎	اے اللہ دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنی طاعت کی طرف پھیر دے۔[۵۹]
(ابن ابی شیبہ۔ عن عائشہؓ)	
اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ ؎	اے اللہ مجھے ہدایت دے اور مجھے استوار رکھ۔[۶۰]
(مسلم عن علیؓ۔ باب الادعیۃ)	
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ؎	اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور سیر چشمی۔[۶۱]
(مسلم۔ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص)	

انساں انھیں قصداً بھلائے رکھنا چاہتا ہے۔ وہ سب اس دعا میں شامل ہو گئے۔

۵۸ بہت سے گناہ ایسے بھی ہوتے ہیں، خصوصاً زبان کے، جو انساں بغیر سنجیدگی سے سوچے ہوئے، یوں ہی ہنسی کھیل، تفریح میں کر گزرتا ہے۔ یہ استغفار ان سب کا بھی جامع ہے۔

۵۹ دلوں کا پھیرنا ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر بندہ صدق دل سے اسکی تمنا رکھتا ہے کہ وہ طاعتوں ہی کیطرف راغب ہو جائے، اور دعا بھی کرتا رہتا ہے، تو عجب کیا کہ اسکی برکت سے واقعۃً اس کا دل طاعتوں کیطرف پھر جائے۔

۶۰ مومن تو خود ہی ہدایت پر ہوتا ہے، لیکن ہدایت مزید کی ضرورت اُسے حال و مستقبل کے قدم قدم پر رہتی ہے اور اسی کے لئے وہ درخواست کرتا رہتا ہے

سددنی جو دولت مومن کو حاصل ہو چکی ہو، اسپر ثابت و مضبوط رہنا یہ خود بھی بہت بڑی دولت ہے۔

۶۱ ان چار مختصر لفظوں کے اندر ہر قسم کی اعتقادی عبادتی اخلاقی، معاشرتی خوبیوں کی طرف اشارہ آگیا، اور

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ ۵۲	اے اللہ میرا دین درست رکھ جو میرے حق میں بچاؤ ہے اور میری دنیا درست رکھ جس میں میری معاش ہے اور میری آخرت درست رکھ جہاں مجھے لوٹنا ہے۔ اور زندگی کو میرے حق میں ہر بھلائی میں ترقی، اور موت کو میرے حق میں ہر برائی سے امن بنا دے۔[۶۲]
(مسلم۔ عن ابی ھریرۃؓ۔ باب الادعیۃ)	
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۵۳	اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت کر اور مجھے چین دے اور مجھے رزق دے۔[۶۳]
(مسلم بن ابی مالک الاشجعی۔ باب فضل التھلیل والدعاء)	

یہ چار لفظ ایمان، عبادات، اخلاق و معاشرت سب کے مقتضیات کے جامع ہو گئے۔

۶۲ یعنی زندگی و موت دونوں میرے حق میں سرتاسر رحمت ہی بن جائیں ——— جب تک جیوں، ہر بھلائی میں ترقی ہی کرتا رہوں۔ ہر بھلائی کی دولت ہی جمع کرتا رہوں۔ اور جب دنیا سے اٹھوں تو ہر برائی سے نجات پا جاؤں ——— ایک مومن کا نصب العین اس سے بڑھ کر اور ممکن کیا ہے؟

معاش اور معاد کی ساری ممکن نعمتوں کی جامعیت اس دعا میں آ گئی۔

۶۳ آخرت کو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رحمت نے ہر دعا میں مقدم رکھا ہے کہ وہی تو اصل مقصود ہے لیکن ساتھ ہی رعایت ہم ضعیفوں کی مناسبت سے ہر موقع پر مصلحت دنیوی کی بھی رکھی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ	اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں
وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ	کم ہمتی سے اور سستی سے، اور
وَالْمَاثَمِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ	بزدلی سے اور انتہائی کبر سنی سے
وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ	اور قرضہ سے اور گناہ سے اور
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ	عذاب دوزخ سے اور دوزخ
الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ	کے فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے
شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ	اور قبر کے عذاب سے اور مالداری
فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنَ	کے برے فتنہ سے اور محتاجی کے
الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَیْلَةِ	برے فتنہ سے اور مسیح دجال
وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالْكُفْرِ	کے برے فتنہ سے اور زندگی
وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ	و موت کے فتنہ سے اور سخت دلی سے اور
وَالرِّیَاءِ وَمِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ	غفلت سے اور تنگدستی سے اور ذلت سے اور
وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ	بیچارگی سے اور کفر سے اور ضد اضدی سے
وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَمِنَ	اور (لوگوں کے) سنانے سے اور دکھاوے سے
الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْبُخْلِ وَ	اور بہرہ پن سے اور گونگے پن سے اور
وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَمِنْ اَنْ	بار قرضہ سے اور فکر سے اور غم سے اور
اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ	بخل سے اور لوگوں کے دباؤ سے اور

وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَمِنْ عِلْمٍ
لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ
وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ
دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا[۶۴]
(نسائی - کتاب الاستعاذۃ -
بخاری - کتاب الدعوات والاذکار -
مسلم - مستدرک - کنز العمال - جمع الفوائد)

اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہونچوں
اور دنیا کے فتنہ سے اور اس علم
سے جو نفع نہ دے، اور اس
دل سے جس میں خشوع نہ ہو
اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو
اور
اُس دعا سے جو قبول نہ ہو۔[۶۴]

---

[۶۴] تعوذات کا یہ سلسلہ حدیثی دعاؤں کی حیرت انگیز جامعیت کی ایک حیرت انگیز مثال ہے۔ غور کرنے کے بعد بھی اس فہرست میں اضافہ کی گنجائش نہ نکل سکے گی۔ کس حکیمانہ ایجاز و جامعیت کے ساتھ ایک ایک بشری ضرورت کو اس کے اندر سمیٹ لیا ہے۔

من العجز والکسل والجبن - یہ کاہلی اور بزدلی ہی انسان کو کتنی اُخروی سعادتوں اور دنیوی نعمتوں سے محروم رکھتی ہیں!۔

والھرم - پناہ مطلق کبرسنی سے نہیں، بلکہ پیر فرتوت بننے سے مانگی گئی ہے۔ مطلق بڑھاپا تو ایک نعمت ہے، البتہ اس میں زیادتی ایک بلا ہے۔

من عذاب النار و فتنۃ النار - دو لفظوں کے الگ الگ آنے سے معلوم ہوا کہ ایک تو دوزخ میں جا پڑنا اور اس کے عذاب میں مبتلا ہونا ہے، اور دوسری چیز ہے محض اس کیلئے آزمائش ہونا، اس کی طرف لے جانے والے سوال و جواب ہونا۔ اور پناہ مانگنے کے قابل دونوں ہی چیزیں ہیں۔

فتنۃ القبر و عذاب القبر۔ ایک شے تو ہے عذاب قبر، اور ایک شے ہے قبر میں دھڑکا سنے والا سوال و جواب ہونا۔ مومن کے لئے عافیت اسی میں ہے کہ نجات و معفرت بغیر کسی مواخذہ اور سوال و جواب ہی کے نصیب ہو جائے۔

شر فتنۃ الغنیٰ و شر فتنۃ الفقر۔ اسلوب بیاں کی بلاغت ملاحظہ ہو۔ بجائے خود بُری چیز نہ مالداری ہے نہ افلاس۔ دونوں اپنے اپنے ساتھ فتنے اور برائیاں رکھتی ہیں۔ اور پناہ مانگنے کے قابل بھی دونوں ہی کی خدا فراموشیاں، فتنہ سامانیاں اور معصیت کوشیاں ہیں۔

فتنۃ الحیاۃ والممات۔ زندگی اور موت دونوں بجائے خود تو اللہ کی رحمتیں ہیں۔ استعاذہ کے قابل دونوں کی محض فتنہ سامانیاں ہیں —— سانپ کے زہریلے دانت اگر توڑ دیئے جائیں تو پھر سانپ تو ایک خوشنما کھلونا رہ جاتا ہے۔

الشقاق۔ شقاق یہ کہ محض دوسروں کی ضد میں ضدا میں، نفسانیت سے کوئی فعل کیا جائے۔

السمعۃ والریاء۔ سمعہ و ریا یہ کہ راہِ اخلاص سے الگ ہو کر خلق میں نمائش کیلئے کوئی فعل کیا جائے۔

ومن الصمم ... الاسقام۔ یہ تمام جسمانی علالتیں اور آزار بھی صدورجہ پناہ مانگنے کے قابل ہیں۔ بندہ یہ ہرگز نہ سمجھے کہ شریعتِ اسلام جسمانی کلفتوں کی طرف سے بے پیاری کی تعلیم دیتی ہے۔

ومن ان اردّ الی ارذل العمر۔ یہ وہی چیز ہے جس کا ذکر ابھی الھرم کے تحت میں اوپر آچکا ہے۔

من علم لا ینفع۔ علم غیر نافع سے اللہ کی پناہ! ملاحظہ ہو حاشیہ ۵۵۔

من قلب لا یخشع۔ قلب کا تو اصل جوہر تو یہی خشوع ہے۔ یہ نہیں تو موتی بے آب کے، پھول بغیر خوشبو کے شکر بلا مٹھاس کے ہے۔

من نفس لا تشبع۔ ہر خواہش طبعی اگر اپنے حدود کے اندر ہے، تو ایک نعمت ہے۔ لیکن ان خواہشوں کا ہوس بن جانا ہی عین نفس پرستی ہے، اور بشریت کی نہیں ابلیسیت کی راہ ہے —— دولت پر دولت حاصل ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر دل نہیں بھرتا۔ دنیا ہی میں دوزخ کا مزہ آنے لگتا ہے۔

المنزل الثانی　　دوسری منزل

یوم الاحد　　یوم یکشنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ	اے میرے پروردگار میری مدد کر اور
وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ	میری مخالفت میں کسی کی مدد مت کر اور
وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ	مجھے فتح دے اور کسی کو میرے اوپر غالب کر
وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی	اور میرے حق میں تدبیر کر اور میرے مقابلہ
لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی	میں کسی کی تدبیر نہ چلا اور مجھے ہدایت کر
عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ	اور میرے لئے ہدایت کو آسان کر دے
ذَکَّارًا لَّکَ شَکَّارًا لَّکَ	اور اُسکے مقابلہ میں مجھے مدد دے جو مجھ پر
رَهَّابًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ	زیادتی کرے۔ اے میرے پروردگار مجھے
مُطِیْعًا اِلَیْکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ	ایسا کر دے کہ میں تجھے بہت یاد کیا کروں،
اَوَّاهًا مُّنِیْبًا ٭ رَبِّ تَقَبَّلْ	تیرا بہت شکر ادا کیا کروں، تجھ سے بہت
تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ	ڈرا کروں، تیری بہت فرمانبرداری کیا کروں
وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ	تیرا بہت مطیع رہوں، تجھی سے سکون

وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ ؁

(ترمذی۔عن ابن عباسؓ۔ ابن ماجہ۔ابواب الادعیۃ)

پانے والا رہوں، تیری ہی طرف متوجہ ہونے والا رہوں، رجوع ہونے والا رہوں۔ اے میرے پروردگار میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو دے اور میری دعا قبول کر اور میری حجت (دینی) قائم رکھ اور میری زبان درست رکھ اور میرے دل کو ہدایت پر رکھ، اور سینہ کی کدورت کو نکال دے۔؁۶۵

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ

اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور ہم سے راضی ہو جا، اور

؁۶۵ (جس سے دین کی پابندی اور خدا اور بندوں کے حقوق کی ادائی میرے اوپر آسان ہو جائے)۔
دعا دنیا و آخرت کی تمام حسنات کی جامع ہے۔

واهد لی۔ یعنی میں تو مسلسل ہدایت کا محتاج ہوں، مجھے ہر منزل اور ہر قدم پہ ہدایت حاصل ہوتی رہے۔

ویسر الهدیٰ لی۔ بندہ کو چاہیے کہ راہِ ہدایت پر قائم رہنے کی سہولت کی ہمیشہ طلب کرتا رہے۔

لك ذكارًا۔ کہ تجھے ہر حال میں اور زندگی کے ہر موقع و مقام میں یاد کرتا رہوں۔

رب تقبل توبتی۔ شانِ عبدیت و نیازمندی یہ ہے کہ توبہ بھی کیے جائے، اور پھر قبول توبہ کی دعا بھی کرتا رہے۔

وثبت حجتی۔ یعنی میں دین کی جس حجت پر قائم ہوں، اس میں ضعف و تزلزل نہ پیدا ہونے پائے۔

وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا
شَأْنَنَا كُلَّهٗ ۵۴ (ابن ماجہ عن ابی امامۃ)

باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَ
اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا
سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا
مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ
وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا
فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَ
قُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَ
ذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

ہمیں بہشت میں داخل کر اور ہمیں
دوزخ سے بچا دے اور ہمارے
حال سب درست کر دے۔[66]
اے اللہ ہمارے دلوں میں اُلفت دے
اور ہمارے آپس کے تعلقات کو درست کر دے
اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور
ہمیں اندھیریوں سے نور کی طرف
نکال لا۔ اور ہمیں بےحیائیوں سے جو
اُن میں سے ظاہری ہوں اور باطنی ہوں
(دونوں سے) الگ رکھ اور ہمیں برکت دے
ہماری سماعتوں میں اور ہماری بینائیوں
اور ہمارے دلوں میں اور ہماری بیویوں میں
اور ہماری اولادوں میں، اور ہماری توبہ

---

[66] (دنیوی اور اُخروی دونوں)

وادخلنا الجنۃ ونجنا من النار۔ جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات کی ساری قرآنی دعاؤں کی طرح
حدیثی دعاؤں کا بھی ایک جزوِ اعظم ہے۔
دعاؤں کے صیغہ کے جمع متکلم میں آنے پر حاشیے پہلے گذر چکے۔

وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ	قبول کر، بیشک تو ہی تو توبہ قبول کرنیوالا
مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَ	مہربان ہی، اور ہمیں اپنی نعمتوں کا
اَتِمَّهَا عَلَيْنَا ۝	شکر گذار اور ثنا خواں بنا، اور نعمتوں کے
(مستدرک۔ کنز العمال۔ عن ابن مسعودؓ)	قابل بنا اور انھیں ہم پر پورا کر۔[۵۶]
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ	اے اللہ میں تجھ سے ثابت قدمی
فِی الْاَمْرِ وَاَسْأَلُكَ	طلب کرتا ہوں امور (دین) میں
عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْأَلُكَ	اور تجھ سے اعلیٰ صلاحیت طلب کرتا ہوں
شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ	اور تجھ سے تیرے نعمتوں کے شکریہ کی

---

[۵۶] یعنی ایسی نعمتیں ہمیں تمام وکمال عنایت کر، اور ہمیں اس قابل کر کہ ہم انھیں قبول کرکے اُنکا حق ادا کرسکیں۔

الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا۔ آپس کا اتحاد اور امت میں میل ملاپ جس درجہ میں اہم ہے اسی سے ظاہر ہی کہ رسولؐ نے اُسے ایک مقصود قرار دیکر اس کیلئے دعا کی تعلیم کی ہی۔

نجنا من الظلمات الی النور۔ شہوات نفس اور عقلی گمراہیوں کی ظلمتیں تہہ بہ تہہ اور بیشمار ہوتی ہیں۔ اسی لئے قرآن کی طرح حدیث میں بھی ان کیلئے جمع کا صیغہ آیا ہی۔ بخلاف اسکے نور ہدایت خط مستقیم کیطرح مفرد ہی ہے۔

جنبنا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن۔ بچنے کے قابل صرف "پبلک" فضیحتے نہیں ہوتے (جیسا کہ بڑی بڑی مہذب جاہلی قوموں نے سمجھ رکھا ہی) بلکہ وہ مخفی گناہ بھی جنھیں کانوں کان کسی باہر والے کو خبر بھی نہیں ہوتی۔

بارک لنا فی اسماعنا ... وذریاتنا۔ آنکھ، کان، دل کی صحت اور بیوی بچوں کی خیر وعافیت بشر کے سکونِ قلب کیلئے جس قدر ضروری ہیں، اس کا تجربہ ہر صاحبِ تجربہ رکھتا ہے ——— ہمارے ہادیؐ وسردارؐ نے امت کے کمزور سے کمزور فرد کے جذبات کی بھی کتنی رعایت کرلی ہی۔

وَاَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا وَّاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ؁

(ترمذی ۔ عن شداد بن اوس ؓ ۔ نسائی، حاکم)

توفیق اور حُسنِ عبادت چاہتا ہوں اور تجھ سے مانگتا ہوں سچی زبان اور قلبِ سلیم اور اخلاق صحیح، اور تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے اور تجھ سے اس گناہ سے معافی چاہتا ہوں جس کو تو جانتا ہے ۔ بیشک تو ہی ہر غائب کا جاننے والا ہے ۔ ؁۶۸

؁۶۸ (تو تو اُن گناہوں سے بھی واقف ہے، جو خلق میں کسی دوسرے پر ظاہر نہیں)

فی الامر ۔ میں اَمر سے مراد امورِ دین ہیں ۔

اسألك شكر نعمتك ۔ نعمتوں پر ادائے شکر کی توفیق یہ بھی اللہ ہی سے طلب کرنے کی چیز ہے ۔

حسن عبادتك ۔ محض عبادت اپنی خشک صورت میں نہیں، بلکہ حُسنِ عبادت بھی ایک درجہ میں مطلوب و مقصود ہے ۔

اسألك من خير ما تعلم ۔ دنیا و آخرت کی بہت سی بھلائیاں بہت ہی لطیف وخفی قالب رکھتی ہیں، ان کا علم تو محض توفیقِ الٰہی ہی سے ہو سکتا ہے ۔

استغفرك مما تعلم ۔ ہر بشر کے کتنے ہی گناہ ایسے ہوتے ہیں، جنھیں وہ اس اہتمام استغفار کے ساتھ کرتا ہے، کہ بجز عالم الغیب کے کسی بشر کو اُن کی خبر نہیں ہونے پاتی ۔ یہاں ان سب سے استغفار مقصود ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ۚ (حاکم۔ عن ابن عمرؓ)	اے اللہ مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا، اور جو کچھ میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ علانیہ کیا اور اس کو بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔[۶۹]
اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ	اے اللہ ہمیں اپنی خشیت سے اتنا حصہ دے کہ ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی طاعت سے اتنا حصہ کہ تو ہمیں اسکے ذریعہ سے اپنی جنت میں پہونچا دے۔ اور یقین سے اتنا حصہ کہ اس سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور ہماری سماعتیں اور ہماری بینائیاں اور ہماری قوت کو کام کا رکھ

[۶۹] (میں ممکن ہے کہ ان کو بھول گیا ہوں، تو تو نہیں بھول سکتا۔ ممکن ہے وہ میرے محض شعور خفی میں ہوں، تیرے لئے خفی و جلی کا کوئی سوال ہی نہیں)۔

اغفرلی۔ اعلنت۔ اس مختصر سے فقرہ میں عمر کے ہر دور کی اور ہر قسم کے گناہوں کے ہر قسم سے معافی طلبی آگئی۔

مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ؕ

(ترمذی ۔ نسائی)

عن ابن عمرؓ

جبتک تو ہمیں زندہ رکھے اور اس کی خیر کو ہمارے بعد باقی رکھنا اور ہمارا انتقام اس سے لے جو ہم پر ظلم کرے اور ہمیں اُس پر غلبہ دے جو ہم سے دشمنی کرے اور ہمارے دین میں ہمارے لئے مصیبت نہ ڈال، اور دنیا کو نہ ہمارا مقصودِ اعظم بنا اور نہ ہمارے معلومات کی انتہا اور نہ ہماری رغبت کی منزلِ مقصود، اور ہم پر اُس کو حاکم نہ کر جو ہم پر نامہربان ہو[نکے]۔

نکے (خواہ وہ تسلط بہ طور ظالم زبردست حاکم کے ہو یا کسی اور طرح پر)

حدیث کی اعلیٰ دعاؤں میں یہ دعا خاص طور پر اعلیٰ ہے ۔ اور رسول اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان حکیمانہ پر ایک شاہد عادل ۔

اقسم لنا ۔ معاصیك ۔ خشیت الٰہی کا جو پورا حق ہے، اُسے کون پورا ادا کر سکتا ہے ۔ کس میں اتنی قوت و ہمت ہے ۔ طاعت کافی صرف اس درجہ تک ہے، جو بندہ کی رسائی جنت تک کرا دے ۔

من الیقین ۔ الدنیا ۔ یقین و ایمان باللہ کا وہ درجہ کافی ہے جو دنیا کے مصائب کی برداشت بندہ پر آسان کر دے ۔

اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُہِنَّا وَ اَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَ اٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَ اَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ؕ

(مستدرک - عن عمرؓ - کنز العمال)

اے اللہ ہمیں بڑھا، اور گھٹا مت، اور ہمیں آبرو دے، اور ہمیں خوار نہ کر، اور ہمیں عطا کر، اور ہمیں محروم نہ رکھ، اور ہمیں بڑھائے رکھ اور دوسروں کو ہم پر نہ بڑھا، اور ہمیں خوش رکھ اور ہم سے خوش رہ اے اللہ۔

معنا۔ احییتنا - زندگی بھر انسان سماعت کا اور بصارت کا اور جسمانی قوت کا جس درجہ محتاج رہتا ہے، زرا سے غور و تامل کے بعد ہر شخص پر ظاہر ہو سکتا ہے۔

واجعله الوارث منا - یعنی ان چیزوں کی اچھی یادگاریں میرے بعد بھی باقی رہ جائیں۔

ولا تجعل ۔ دیننا - مصیبت ہر قسم کی بری ہے، لیکن جس مصیبت کا تعلق دین سے ہو، وہ تو خاص طور پر بری ہے۔ اسی لئے اس سے بچنے کی دعا بھی مستقل کرائی گئی۔

ولا تجعل ۔ رغبتنا - دعا کا یہ جز اہم ترین ہے۔ اور آج جو بھی مصیبتیں بھی ہم پر چھائی ہوئی ہیں، اسی کے ملحوظ نہ رکھنے سے ہیں۔ کاش ہم یہ سمجھ لیتے اور سیکھ لیتے کہ دنیا نہ ہماری مقصود اصلی ہے اور نہ ہمارے علم اور شوق کی منتہا اور غایت! یہ دنیا تو ہمارے بڑے ہی طویل سفر زندگی کی صرف ایک مختصر سی منزل ہے اور بس۔

معاصیک - یعنی تیرے مقابلہ میں نافرمانیاں۔

اے اللہ کی خوشی جو طلب کی گئی ہے وہ تو یہ ہے کہ وہ اپنی نعمتوں سے بندہ کو سرفراز کرتا رہے، اور بندہ کی خوشی جس کی دعا کی گئی ہے، یہ ہے کہ اسکی دلی مرادیں پوری ہوتی رہیں۔

زدنا ولا تنقصنا - یہ بڑھاؤ گھٹاؤ غالباً مادی راحتوں اور نعمتوں کے لحاظ سے ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ [۶۲]	اے اللہ میرے دل میں ڈال دے
(ترمذی۔ عن عمران بن حصینؓ)	میری سعادت [۲ے]
اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ	اے اللہ مجھے میرے نفس کی برائی سے
لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ [۲] (ابوداؤد۔	محفوظ رکھ، اور مجھے میرے امور کی
عن ابن عمرؓ۔ مستدرک عن حصین بن عبداللہؓ)	اصلاح کی ہمت دے۔
اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا	میں اللہ سے دنیا و آخرت دونوں میں
وَالْاٰخِرَةِ [۶۴] (ابن ماجہ۔ عن ابی ہریرۃؓ)	عافیت مانگتا ہوں [۳ے]
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ	اے اللہ میں تجھ سے توفیق چاہتا ہوں
فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ	نیکیوں کے کرنے کی اور برائیوں کے
وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنَ وَاَنْ	چھوڑنے کی اور غریبوں کی محبت کی
تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا	اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کرے۔

---

۱ اترنا ولا تؤثر علینا۔ یہ بڑھا و گھٹا و غالباً روحانی مدارج کے اعتبار سے ہے۔
واعطنا ولا تحرمنا۔ اس میں مادی و روحانی ہر قسم کی بخششیں اور عطیے آ گئے۔

۲ے (جس سے خود بخود بلا کسی مانع کے راہ حق پر چلتا رہوں)
رشد و ہدایت کی دعا اگر اخلاص کے ساتھ جاری رہے تو یہ بجائے خود ایک بڑا عملی اقدام اصلاحی زندگی کے حق میں ثابت ہوگا۔

۳ے سبحان اللہ کتنی جامع دعا ہے سب کچھ اسکے اندر آگیا ایک میں ہے کہ جسکی جتنی چاہے تشریح کرتے جائیے۔

اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّكَ [۶۵]

(مستدرک - عن ثوبان رض)

اور جب تو کسی جماعت پر بلا نازل کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اُٹھا لینا بلا اسکے کہ میں اُس بلا میں پڑوں، اور میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں، اور اُس شخص کی محبت (بھی) جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اُس عمل کی (بھی) محبت جو تیری محبت سے قریب کر دے [۶۴]

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ [۶۶]

(ترمذی عن ابی الدرداء رض و عن معاذ رض)

اے اللہ اپنی محبت مجھے پیاری کر دے، میری جان سے اور میرے گھر والوں سے، اور سرد پانی سے بھی بڑھ کر [۶۵]

---

[۶۴] سبحان اللہ وبحمدہ کس حکیمانہ انداز سے یہاں اس حقیقت کا اظہار فرمایا گیا ہے کہ مقصود اصلی تو حبّ الٰہی ہے لیکن ساتھ ہی مقصودیت میں شریک وشامل وہ اعمال بھی ہیں جو حبّ الٰہی سے قریب کر دیں! ——— اللہ ہی محبوب نہیں، اللہ کی طاعات وفرائض بھی محبوب ہیں، کہ وہ سب اسی منزل تک پہونچانے والے ہیں۔ حب المساکین۔ دعا حب مساکین کی کرائی گئی ہے حب اغنیاء وامراء کی نہیں۔ اسی سے ظاہر ہے کہ شریعت اسلام میں فقراء ومساکین کا کیا درجہ ہے ——— صحیح سوشلزم اور حقیقی کمیونزم یہیں ہے، بغیر فساد وافساد کے۔ وحب من یحبك۔ یہ بھی صاف ہے اس بارہ میں کہ اللہ ہی نہیں، اللہ والے بھی محبوب ہونے چاہئیے۔

[۶۵] یعنی جو بڑی سے بڑی اور گہری سے گہری طبعی محبتیں ہیں، اُن پر بھی غالب اپنی عقلی ہی محبت کو رکھ! اور تیرے احکام پر عمل کے وقت کوئی بھی غیر الٰہی تعلق مانع نہ ثابت ہو! ——— بندہ کے بس میں اسکے سوا اور ہے بھی کیا۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰھُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ ؎

(ترمذی عن عبداللہ بن یزید الانصاری)

اے اللہ مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اُس شخص کی بھی محبت جسکی محبت تیرے نزدیک میرے حق میں نافع ہو۔ یا اللہ جس طرح تو نے مجھے وہ دیا ہی جو مجھے پسند ہی، اُسے میرا معین بھی اس کام میں بنادے جو تجھے پسند ہی۔ اے اللہ جو کچھ تو نے دور رکھا ہی مجھ سے اُن چیزوں میں سے جو مجھ کو پسند ہیں تو اسے میرے حق میں اُن چیزوں کیلئے موجب فراغ بنادے جو تجھے پسند ہیں ؎۔

؎ یعنی میرے محبوبات و مرغوبات نفس کو تو نے جو اپنی حکمت و ربوبیت سے مجھ سے دور ہی رکھا ہی اس دوری کا یہ اثر میرے اوپر ڈال کہ میں عین تیری ہی مرضیات کو پسند کرنے لگوں ا۔

اللھم ارزقنی ... عندك۔ یہ ایک اور نص اس حقیقت پر ہے کہ محبّت الٰہی کے ساتھ ساتھ اُن اہل اللہ کی محبّت بھی مطلوب ہی، جو محبّت الٰہی میں معین و معاون ہوتے ہیں۔

اللھم فکما ... تحب۔ یعنی میرے مرغوبات و مالوفات جو مجھے عطا ہوئے ہیں، اُن سب کو تو اپنی مرضیات ہی کے حصول کا ذریعہ بنادے۔

کتنی معتدل، آساں اور حکیمانہ تعلیم اسلام کی ہے۔ بعض دوسرے مذہبوں کی طرح یہاں یہ حکم نہیں کہ اپنی دلچسپی کی ساری چیزیں چھوڑ دو، لذات مادی کو بالکل ترک کر دو۔ بلکہ حکم صرف اسا ہی کہ اپنی دلچسپیوں اور لذتوں کو مرضیات الٰہی کے تابع و ماتحت بنادو، دین کے کام میں انھیں لگا دو۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ ٦٦ (مستدرک عن انسؓ)

اے دلوں کے پلٹنے والے میرا دل اپنے دین پر مضبوط رکھ۔ ٦٦

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ٦٧

(مستدرک۔ عن ابن مسعودؓ)

اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں کہ پھر نہ پھرے اور ایسی نعمتیں کہ ختم نہ ہوں اور اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کی رفاقت جنت کے برترین مقام یعنے جنت خلد میں ٦٧

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تندرستی ایمان کے ساتھ اور

---

٦٦ دلوں کا پلٹنا تکوینی طور پر سب اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ جس نے اپنا رشتہ عبودیت اس سے جوڑے رکھا، اس کیلئے فلاح ہی فلاح ہے ـــــ مومن کو بدگمانی سب سے زیادہ اپنے ہی نفس کیساتھ رہتی ہے، کہ اگر توفیق الٰہی مسلسل دستگیر نہ رہے، تو کہیں میں پھسل نہ جاؤں۔

٦٧ مومن کی زبان و قلم سے یہ تین کیسی کلیدی دعائیں نکل رہی ہیں۔

(۱) ایمان پر ثبات، دین کا استحکام۔

(۲) دینی و دنیوی نعمتوں کا سلسلہ غیر منقطع۔

(۳) جنت کے اعلیٰ ترین مقام میں سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی معیت و رفاقت ـــــ جس سے اونچی منزل خیال میں بھی نہیں آسکتی۔

حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تُتْبِعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا ؕ	ایمان حُسن اخلاق کے ساتھ اور کامیابی جس کے پیچھے تو مجھے فلاح بھی دے، اور رحمت تیری طرف سے اور عافیت اور مغفرت تیری طرف سے اور (تیری) خوشنودی۔ ﴿۴۹﴾
(مستدرک عن ابی ہریرہ رضؓ)	
اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ ؕ	اے اللہ تونے جو علم مجھے دیا ہے اس سے مجھے نفع دے اور مجھے وہ علم دے جو مجھے نفع دے۔
(مستدرک عن انس رضؓ۔ ابن ماجہ)	

---

۴۹ اس میں مانگنے والے نے وہ سب کچھ مانگ لیا، جو مانگا جا سکتا ہے، اور جو مانگا جانا چاہیے یعنی

۱۔ جسمانی تندرستی، روحانی تندرستی (یعنی ایمان)، کے ساتھ۔

۲۔ روحانی زندگی، اخلاقی پہلوؤں کی توانائی کے ساتھ۔

۳۔ پوری کامیابی اور مستقل فلاح۔

۴۔ رحمتِ الٰہی، اور

۵۔ عافیت (دنیا میں) اور

۶۔ مغفرت (آخرت میں) اور رضوان الٰہی۔

۵۰ یعنی جو علم مجھے مرحمت ہوا ہے، اس پر عمل کی توفیق بھی ہو، اور علم بھی وہی مرحمت ہو جو عمل میں معین ہو ـــــ کیسی نپی تلی بات ارشاد فرمادی گئی ہے۔

ملاحظہ ہو حاشیہ ۵۵

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَ	اے اللہ بہ وسیلہ اپنے عالم الغیب ہونے کے
قُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ	اور مخلوق پر قادر ہونے کے مجھے زندہ رکھ
مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ	جبتک تیرے علم میں زندگی میرے حق
وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ	میں بہتر ہو اور مجھے اُٹھا لینا جب
خَيْرًا لِّيْ وَاَسْأَلُكَ فِي الْغَيْبِ	تیرے علم میں موت میرے حق میں بہتر ہو۔[۸۱]
وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ	اور میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا ڈر
فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ	غائب و حاضر میں اور اخلاص کی بات
وَاَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ	حالت عیش و طیش میں[۸۲]۔ اور تجھ سے ایسی
وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا يَنْقَطِعُ وَ	نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ایسی
اَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ	آنکھوں کی ٹھنڈک جو جاتی نہ رہے اور
وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ	میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے حکم تکوینی پر

---

۸۱ گویا زندگی بھی سرتاسر رحمت کے سایہ میں گذرے، اور موت بھی تمامتر رحمت ہی کے آغوش میں لے جائے ——— بندہ بیچارہ تو بس راحت کا بھوکا رہتا ہے، یہ عالم ہو تو، اور وہ عالم ہو تو۔

۸۲ (کہ یہی دو وقت جذبات نفس کی رَو میں بہہ جانے کے ہوتے ہیں)۔ جس کسی نے ان دونوں موقعوں پر اپنے اوپر قابو رکھ لیا، اسکی مستقل زندگی متقیانہ بن گئی۔

اسألك۔ ۔ الشہادۃ ۔ یعنی خشیت الٰہی ہر حال میں قائم رہے، عام اس سے کہ نتائج عمل بالکل سامنے ہوں یا نظر سے مخفی۔

وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّ فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ۝

(مستدرک۔ عن عمار بن یاسرؓ)

رضامند رہنا اور موت کے بعد خوش عیشی اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری دید کا شوق۔ اور میں تیری ذات کے ذریعہ سے پناہ مانگتا ہوں آزار دینے والی مصیبت اور گمراہ کرنے والی بلا سے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں راہنما راہ یاب بنا دے[۸۳]۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ۝

مستدرک۔ عن عائشہؓ۔ ابن ماجہ)

اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں سب کی سب، فوری بھی اور دور کی بھی۔ اس میں سے بھی جس کا مجھے علم ہے اور اس میں سے بھی جس کا علم مجھے نہیں ہے[۸۴]۔

---

۸۳ (کہ ہم خود بھی راہ پر قائم رہیں، اور دوسروں کو بھی راہ دکھاتے رہیں)

ولذۃ - لقائك - مومنین اہل جنت کا جمال الٰہی اور لقاء حق سے سرفراز ہونا اہل سنت کا ایک مسلّم عقیدہ ہے۔ اور یہی دیدار حق اہل جنت کیلئے ساری دوسری نعمتوں سے بڑھ کر ہوگا۔

نعیما - منقطع - یعنی جن نعمتوں اور راحتوں سے سرفرازی ہو، انہیں دوام بھی نصیب ہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ نعمتیں اور بخششیں عارضی ثابت ہوں۔

اللھم زینا بزینۃ الایمان - ایمان کا نفس وجود کافی نہیں۔ اس کا اصلی مزہ تو جب ہے، جب اس کے ساتھ ساتھ زینت ایماں کے بھی اسباب موجود ہوں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِّیْ خَیْرًا وَّاَسْأَلُكَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا ؕ

(مستدرک عن عائشہؓ - ابن ماجہ)

اے اللہ میں تجھ سے وہ سب بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندہ اور تیرے نبی (صلعم) نے مانگی۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جو چیز بھی اس سے قریب کرنیوالی ہو، قول سے ہو یا عمل سے۔ اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ اپنے ہر حکم تکوینی کو میرے حق میں بہتر کردے۔ اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ جو کچھ تو میرے حق میں جاری کرے، اُسکے انجام کو سعادت بنادے[۸۵]۔

---

[۸۴] مقصود و مطلوب مومن کو ہر حال میں خیر ہی ہے۔ خیر عاجل بھی، اور خیر آجل بھی۔ اور وہ اپنا حصّہ ہر خیر سے چاہتا ہی، عام اس سے کہ وہ خیر اسکے محدود علم میں ہو یا نہ ہو۔

[۸۵] بڑی جامع اور بڑی بلیغ دعا ہی۔

ما سأ لك عبدك ونبیك۔ سب سے اچھے اور سب سے بڑھ کر مذاقِ سلیم رکھنے والے وہی تھے، اُنھوں نے جن جن چیزوں کو اپنے رب سے طلب کیا، لامحالہ وہی سب سے بہتر اور وہی قابلِ طلب یقیناً تھی۔ یہ ہیں صحیح معنی محبت رسولؐ کے

اسألك الجنة … عمل۔ جنت ایسی شے ہی جسکی طلب اس الحاح کے ساتھ خود رسول الثقلین کر رہے ہیں۔ اور محض جنت ہی کی نہیں، قول و عمل کے اُن سارے راستوں کی بھی جو جنت کی طرف لے جانے والے ہیں۔ کتنی قابلِ غور و قابلِ عبرت یہ حقیقت ہی اُن عاقلوں اور جاہلوں کیلئے جو "عشقِ رسولؐ" کے زعم میں اپنے کو جنت کی طرف سے بے پروا اور غیر ملتفت ظاہر کرتے ہیں!۔

كل قضاءٍ لی خیرًا۔ قضاء سے ظاہر ہی کہ حکم تکوینی مراد ہی۔ یعنی جتنے حالات طبعی اور غیر اختیاری طور پر

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ

اے اللہ ہمارا انجام تمام کاموں میں اچھا کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔[۵۳]

(کنز العمال عن بسر بن ارطاۃ)

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَیْرٍ خَزَائِنُہٗ بِیَدِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ هُوَ بِیَدِكَ كُلِّهٖ ؕ

اے اللہ مجھے اسلام کیساتھ قائم رکھ کھڑے ہوئے، اور اسلام کیساتھ قائم رکھ بیٹھے ہوئے اور اسلام کیساتھ قائم رکھ لیٹے ہوئے،[۵۴] اور مجھ پر طعنہ کا موقع نہ دے نہ کسی دشمن کو اور نہ کسی حاسد کو۔ اے اللہ میں تجھ سے سب بھلائیاں مانگتا ہوں جنکے خزانے تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ اور تجھ سے وہ بھلائی بھی مانگتا ہوں جو تمامتر تیرے ہی قبضہ میں ہے۔[۵۵]

(مستدرک عن ابن مسعودؓ)

مجھے پیش آتے رہیں، وہ سب بھی میرے حق میں بھلائی ہی رکھیں۔

اسألك۔ ۔ (مستدرک) ۔ یعنی مجھے جس حالت میں بھی رکھا جائے، انجام ہر حالت کا خیر و سعادت، رشد و ہدایت ہی کی شکل میں کر دیا جائے۔

[۵۳] اجرنا من خزی الدنیا۔ نے ظاہر کر دیا کہ دنیا میں اپنی تفضیح و رسوائی کے اسباب سے بچنا بھی صحیح و مناسب خودداری کی ایک قسم ہے، جو مومن کیلئے ناقابل التفات نہیں۔ اور اپنی عزت نفس کو گوارا کر کے بے غیرتی اختیار کر لینا جس کا نام جس لوگوں نے طریق ملامتیہ رکھ لیا ہے، اسلام میں کوئی وزن نہیں رکھتا۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ
(الطبرانی عن انسؓ)

اے اللہ ہمارا کوئی گناہ نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے اور نہ کوئی تشویش ایسی جسے تو دور نہ کردے اور نہ کوئی قرضہ ایسا جسے تو ادا نہ کردے اور نہ کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتوں میں سے ایسی جسے تو پوری نہ کردے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے[۸۹]۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ؕ
(ابو داؤد عن معاذؓ۔ مستدرک عن ابی ہریرۃؓ)

اے اللہ ہماری امداد کر اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنے حسن عبادت کے باب میں[۹۰]۔

---

۸۷ یعنی ہم کسی حال میں بھی ہوں، احکام اسلامی کی پابندی ہم سے جدا نہ ہونے پائے۔ یہ ہرگز نہ ہونے پائے کہ ہم اس سے چھٹے ہوئے رہیں اور وہ ہم سے چھٹی ہوئی رہے ا ـــــــ یہ ہے عاشقانہ مزاج کی صحیح رعایت! اور اللہ ہر کلمہ گو کو توفیق اسی کی دے!۔

۸۸ اس میں یہ تعلیم آگئی کہ ہر مومن کو طلب خیر پر ایسا ہی حریص ہونا چاہئے۔
من بین یدیک ۔ اس میں خیر کی وہ ساری قسمیں آگئیں، جن کے ظاہری اسباب و وسائل دوسرے ہوتے ہیں لیکن بہرحال بہ حیثیت مسبب الاسباب انکی اصلی کنجی تو حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔
وما سألك کلہ ۔ یہاں خیر کی وہ قسمیں مراد ہیں جو بلا توسط وسائط براہ راست حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔
عدوا ولا حاسدا ۔ اور انسان کا سب سے بڑا دشمن خود اس کا نفس، اور سب سے بڑا حاسد شیطان ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بندۂ مومن کوئی ایسی حرکت کر گزرے، جس سے اس بڑے دشمن یا بڑے حاسد کو خوش ہونے کا موقع ہاتھ آجائے۔

۸۹ یہ دعا بھی بڑی جامع ہے، اور جیسا کہ ظاہر ہے، دنیوی اور اُخروی تمام ضرورتوں پر حاوی۔ اور اس کے خاتمہ پر یا ارحم الراحمین کا خطاب بہت ہی بلیغ ہے اور نہایت موزوں۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ ؕ

(مستدرک۔ عن ابن عباسؓ)

اے اللہ مجھے قناعت دے، اسمیں جو تونے مجھے نصیب کیا ہے، اور اسمیں میرے لئے برکت دے[۹۱] اور ہر اُس چیز میں جو میری نظر سے غائب ہے میرا نگراں رہ خیریت کیساتھ[۹۲]۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِیْشَةً نَّقِیَّةً وَّمِیْتَةً سَوِیَّةً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ؕ

(مستدرک۔ عن ابن عمرؓ)

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں زندگی پاکیزہ اور موت ڈھنگ کی اور ایسی مراجعت جس میں میرے لئے رسوائی اور فضیحت نہ ہو[۹۳]۔

---

۹۰ کتنی سچی اور گہری بات ارشاد ہوئی ہے۔ نہ ذکرِ الٰہی نہ شکرِ الٰہی، نہ حُسنِ عبادت، کوئی سے بھی توفیقِ الٰہی اور امدادِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔ دعا میں یہ پہلو بھی ہے کہ انسان کو اپنی کسی عبادت و طاعت پر عجب نہ پیدا ہو جائے۔

۹۱ اضافۂ دولت اور ترقیٔ رزق کی دعائیں تو بے شمار ہیں، لیکن دولتِ قناعت و نعمت برکت کی نظر دیا کے اسی سب سے بڑے حکیم اور دقیق النظر انسانؐ ہی کی پہونچ سکتی ہے۔ اور حقیقۃً یہی دنیا کی الجھن اور علائق کی بےچینی کا سب سے بڑا اور موثر علاج ہے۔

ہر شخص اسی خبط میں مبتلا ہے کہ جتنا مل رہا ہے اُس سے اور زیادہ ملنے لگے۔ حالانکہ روزمرہ کا تجربہ ہے کہ زیادہ ملنے پر بھی ہوس نہیں بجھتی، اور جتنی آمدنی میں ترقی ہوتی جاتی ہے، خرچ بھی اسی نسبت سے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تو بجائے اس اضافہ کی تمنا کے، دعا یہی کیوں نہ کیجائے، کہ جو کچھ مل رہا ہے، بس اسی سے طبیعت کو آسودگی ہو جائے؟ ——

یہ نسخہ ایکبار بھی آزما کر دیکھا جائے، تو آج دنیا میں جو نفسی نفسی پڑی ہوئی ہے، وہ آدھی سے زیادہ تو ضرور ہی گھٹ جائے۔

۹۲ بندہ عرض کر رہا ہے کہ مجھ اندھے کو مغیبات کی کیا خبر، ہر چیز اپنے باریک اور دور رس نتائج کے لحاظ سے تو تجھی پر روشن ہے، تو ہی میری نگہبانی خیریت کیساتھ کر سکتا ہے۔

۹۳ یعنی زندگی پاکیزہ میسر رہے، موت مبارک نصیب ہو۔ اور آخرت میں ہر قسم کی رسوائی سے دامن محفوظ رہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضُعْفِیْ وَخُذْ اِلَى الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰى رِضَآئِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ ؕ

(مستدرک عن بریدۃ الاسلمیؓ)

اے اللہ میں کمزور ہوں، پس اپنی مرضیات میں میرا ضعف اپنی قوت سے بدل دے اور کشاں کشاں مجھے خیر کی طرف لے جا، اور اسلام کو میری پسند کا منتہا بنا دے، میں ذلیل ہوں سو مجھے عزت دے اور میں محتاج ہوں سو مجھے رزق دے۔[۹۴]

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَیْرَ الدُّعَآءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوةِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ

اے اللہ میں تجھ سے ہی مانگتا ہوں بہترین سوال اور بہترین دعا اور بہترین کامیابی اور بہترین عمل اور بہترین اجر، اور بہترین زندگی اور بہترین موت۔[۹۵]

---

[۹۴] خاص الخاص عبدیت کی ظاہر کرنے والی دعا اس سے بڑھ کر اور کن الفاظ میں ممکن ہے؟۔

[۹۵] ساری دعا آب زر سے لکھنے کے قابل ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ اللھم انی اسألك خیر المسألة - پہلی دعا تو یہی دعا ہے کہ خود بہترین سوال ہی کی توفیق ہمیں عطا ہو۔ ہمیں کیا خبر کہ کون سی دعا ہمارے حق میں بہتر ہے، اور کون سی چیزیں ہمارے مانگنے کی ہیں۔ سو پہلے تو ہمیں خود اسی کی رہبری فرما!۔

اسی مضمون کو عارف رومیؒ نے اپنے ہاں یوں کہا ہے کہ دعا کا قبول کرنا تو تیرے اختیار میں ہے ہی، خود دعا کی تعلیم بھی تو تیرے ہی بس میں ہے۔ سے

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو　　　ایمنی از تو مہابت ہم ز تو

وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ	مجھے ثابت قدم رکھ اور میری نیکیوں کا پلہ
اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ وَ	بھاری کر دے، اور میرے ایمان کو متحقق کر دے
تَقَبَّلْ صَلَاتِيْ وَ اَسْأَلُكَ	اور میرا درجہ بلند کر دے اور میری نماز کو
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ	قبول کر میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت کے
اٰمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ	بلند درجے۔ آمین[96]۔ اے اللہ میں تجھ سے
فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ	مانگتا ہوں خیر کی ابتدائیں بھی اور
وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ	انتہائیں بھی، اور خیر کی جامع چیزیں
وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ اَللّٰهُمَّ	اور خیر کا اول بھی اور خیر کا آخر بھی اور
اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِيْ	خیر کا ظاہر بھی اور خیر کا باطن بھی[97]۔
وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ	اے اللہ میں تجھ سے خیر مانگتا ہوں اپنے
مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ	ہر اُس کام میں جسے اعضاء سے کروں
وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ ۝	یا دل سے کروں اور اُسکی بھی خیر جو پوشیدہ
(مستدرک۔ عن ام سلمۃؓ)	ہے، اور اُسکی بھی خیر جو علانیہ ہے[98]۔

---

[96] دیکھئے کہ رسول ؐ بھی جنت ہی کی طلب کر رہے ہیں، اور جنت میں بھی درجات بلند کی ا ــــــ دلائے ہماری نادانی و کم فہمی کہ ہم اپنی "روحانیت و ولایت" کا کمال جنت کیطرف کے بے اعتنائی و بے التفاتی میں سمجھتے ہیں ا۔

[97] خلاصہ یہ کہ تکوینی حالت کوئی سی بھی ہو، بندہ ہر حال میں خیر و رحمت ہی سے گھرا رہا، اسی میں اپنے کو ملفوف دیکھنے کی تمنا رکھتا ہے۔ اور یہی اس کی صحیح ترین تمنا ہے

[98] انسان کا جو بھی عمل ہو گا، یا تو ظاہری اعضاء و جوارح سے ہو گا یا قلب سے، اور یا علانیہ ہو گا یا اخفاء کے ساتھ، الفاظ دعا کی جامعیت نے ان سب کو گھیر لیا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ [۹۹]
(مستدرک۔ عن عائشہؓ)

اے اللہ میرا رزق خوب فراخ کر دینا میرے بڑھاپے میں اور میری عمر کے ختم ہونے کے وقت [۹۹]۔

وَاجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ ثَبِّتْنِيْ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ [۱۰۰] اَسْأَلُكَ غِنَايَ وَغِنَا مَوْلَايَ [۱۰۱]
(الطبرانی عن انسؓ۔ کنز العمال)

اور میری عمر کا بہترین حصہ اس کا آخری حصہ کرنا اور میرا بہترین عمل میرا آخر ترین عمل کرنا اور میرا بہترین دن وہ کرنا جسمیں تجھ سے ملوں [۱۰۰]۔ اے اسلام اور اہلِ اسلام کے مددگار، مجھے ثابت قدم رکھ اسلام پر یہانتک کہ میں تجھ سے مل جاؤں [۱۰۱]۔ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں اپنی اور اپنے متعلقین کی سیر چشمی [۱۰۲]۔

---

۹۹ عموماً ضعیفی ہی میں، جب انسان کی جسمانی قوتیں جواب دے چکتی ہیں اور انسان فراہمی معاش کے زیادہ قابل نہیں رہتا، اُسے معاش کی تنگی کی جانب سے شکایت ہو جاتی ہے ـــــــ یہ دعا اُسوقت کیلئے کیسی تشفی بخش ہے اور ضعفاء است کے لئے کیسی کیسی رعایتیں اس حکیم اعظم کے کلام میں موجود ہیں۔

۱۰۰ سبحان اللہ وبحمدہ۔ ہر ہر فقرہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے، اور آخری فقرہ تو وجد میں لے آنے والا ہے!۔ بیشک ہر مومن کے دل کی عین آرزو یہی ہے کہ اُسکی آخر عمر بہترین عمر ہو، اور اسکے آخری اعمال بہترین اعمال ہوں، اور اسکی بہترین گھڑی اپنے رب کے حضور میں پیشی کی گھڑی ہو۔

۱۰۱ یہی معنی ہیں قرآن مجید کی اس آیت کے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین۔ عمر بھر کی ریاضتیں اور مجاہدے اسی لئے ہوتے ہیں کہ خاتمہ توحید و رسالت کی گواہی پر ہو۔

۱۰۲ (جس سے کہ میں کسی کا محتاج و دست نگر رہوں اور نہ میرے متعلقین)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ
وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَاَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ وَ
مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ
وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ
وَمِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا
لَمْ اَعْمَلْ وَمِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ
وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ زَوَالِ
نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ
فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ
وَمِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ
بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ
شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ
وَمِنَ الْفَاقَةِ وَمِنْ اَنْ اَظْلِمَ
اَوْ اُظْلَمَ وَمِنَ الْهَدْمِ وَمِنَ
التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ
وَاَنْ يَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّيْطَانُ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُری عمر
سے اور دل کے فتنہ سے اور تیری پناہ
مانگتا ہوں بواسطہ تیری عزت کے کہ کوئی معبود
نہیں بجز تیرے اس سے کہ تو مجھے گمراہ کر دے
اور بلا کی سختیوں سے اور بدقسمتی کے حصول سے
اور بُری تقدیر سے اور دشمنوں کے طعن سے
اور اُس کام کی بُرائی سے جو میں نے کیا اور اُس کام
کی بُرائی سے جسے میں نے نہیں کیا اور اُس چیز کی
بُرائی سے جو مجھے معلوم ہے اور اُس چیز کی بُرائی سے
جو مجھے معلوم نہیں اور تیری نعمت کے جاتے رہنے سے
اور تیرے امن کے پلٹ جانے سے اور تیرے عذاب کے
ناگہاں آ جانے سے اور تیری ناخوشی سے اور اپنی
شنوائی کی خرابی سے اور اپنی بینائی کی خرابی سے
اور اپنی زبان کی خرابی سے اور اپنے دل کی خرابی سے
اور اپنی منی کی خرابی سے اور فاقہ سے اور اس سے کہ
میں کسی پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ پر زیادتی کرے
اور کسی چیز کے میرے اوپر گر جانے سے اور میرے

عِنْدَ الْمَوْتِ وَعَنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۝

(ملاحظہ ہو منزل اوّل کے خاتمہ کا حوالہ)

کسی چیز پر گر پڑنے سے اور ڈوب جانے سے اور جل جانے سے اور اس سے کہ شیطان مجھے موت کے وقت گڑبڑ میں ڈال دے اور اس سے کہ میں جہاد سے بھاگتا ہوا مروں اور اس سے کہ میں جانور کے ڈسنے سے مروں۔[۱۰۳]

---

[۱۰۳] غرض یہ کہ تکوینی و تشریعی، مادی و روحانی، طبعی و اخلاقی جتنی حیثیتوں سے جتنے بھی خطرے ممکن ہیں بندۂ مومن سب سے اپنی حفاظت، محافظِ حقیقی کی پناہ میں آجانے سے چاہتا ہے، اور اسی کیلئے الحاح و تضرع کیساتھ التجا کر رہا ہے۔

من شر ما عملت۔ یعنی ان گناہوں کے وبال سے جو میں کر چکا ہوں۔

من شر ما لم اعمل۔ یعنی ان فرائض و واجبات کے ترک کے وبال سے جو میں ترک کر چکا ہوں۔

من زوال نعمتك۔ اس نعمت کے عموم میں دنیوی و اخروی و مادی و روحانی ساری نعمتیں آگئیں۔

من شر سمعی۔ یعنی بری باتوں کے سننے سے۔

من شر بصری۔ یعنی بری باتوں کے دیکھنے سے۔

من شر لسانی۔ یعنی بری باتوں کے کہنے اور بولنے سے۔

من شر قلبی۔ یعنی بری باتوں کے ذہن میں جمانے سے۔

ومن شر منیی۔ یعنی بیجا اور ناجائز شہوت رانی سے۔

محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و رسالت پر تنہا یہی دعائیں دلیل قوی کا حکم رکھتی ہیں اُمت کے کمزور سے کمزور فرد کے دل کی گہرائیوں تک ایسی ہمہ گیر رسائی بجز رسول صادق کے اور کسی سے ممکن ہی نہیں

ان یضلنی۔ ایسے اضلال کی نسبت حق تعالیٰ کی جانب تکوینی حیثیت سے بطور علت العلل یا مسبب الاسباب کے ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی بارہا آیا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ حق تعالیٰ ازخود کسی بندہ کو گمراہ کرتے ہیں۔

ان یتخبطنی الشیطان عند الموت۔ مومن کی عمر بھر کی کمائی کو حق تعالیٰ یوں ہی ضائع ہونے سے بہرحال بچائے گا۔ پھر بھی اپنی طرف سے تقاضائے عبدیت و عبودیت یہی ہے کہ اس مالک سے اس نازک ترین اور اہم ترین موقع کیلئے التجا ہی جاری رہے۔

المنزل الثالث — تیسری منزل

یوم الاثنین — روز دوشنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا ؕ

(کنز العمال۔ عن بریدۃؓ)

اے اللہ مجھے بڑا صبر والا بنادے اور مجھے بڑا شکر والا بنادے[۱۰۴] اور مجھے میری نظر میں چھوٹا بنا دے اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دے[۱۰۵]۔

اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَةَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ ؕ

(کنز العمال۔ عن عمرۃؓ)

اے اللہ ہمارے ملک میں برکت اور شادابی اور امن رکھ دے اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس کی برکت سے مجھے محروم نہ رکھ اور جس چیز سے تو نے مجھے محروم رکھا ہے اُس کے باب میں مجھے فتنہ میں نہ ڈال[۱۰۶]۔

---

[۱۰۴] (کہ ہر مصیبت کے وقت صبر کا، اور ہر نعمت کے موقع پر شکر گزاری کا ثبوت دیتا رہوں)

[۱۰۵] جب بندہ خود اپنی نظر میں چھوٹا بن جائے گا تو دوسروں کی نظر میں بڑا بن جانے سے جن نقصانات کا احتمال رہتا ہے، وہ از خود دفع ہو گئے۔ اور جو فوائد ہو سکتے ہیں وہ باقی رہ گئے۔

[۱۰۶] یعنی جو چیزیں تو نے اپنی کسی مصلحت تکوینی سے میرے لئے مناسب نہیں سمجھیں، اُنکی طلب میرے دل میں ایسی ہرگز نہ پیدا ہونے دے کہ میں نافرمانی کے قریب بھی پہونچوں۔

اللّٰھم ضع فی ارضنا الخ اپنے ملک و وطن کے حق میں ترقی و برکت کی دعا کرتے رہنا ممنوع نہیں، بلکہ ماثور ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَ اَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا۔

(مسند احمد۔ عن ام سلمہ)

اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت بھی اچھی کر دے، اور میرے دل کی کھولن دور کر دے، اور گمراہ کرنیوالے فتنوں سے مجھے بچائے رکھ جبتک تو ہمیں زندہ رکھے۔ [۱]

اَللّٰهُمَّ لَقِّنِيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ۔ (الطبرانی۔ عن عائشہؓ)

اے اللہ مجھے موت کے وقت حجت ایمان تلقین کر دے۔ [۲]

رَبِّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ۔

(مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ عن ابن مسعودؓ)

اے میرے پروردگار میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو آج کے دن میں ہو اور اس چیز کی بھی بھلائی جو اسکے بعد ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ۔ (ابو داؤد۔ عن ابی مالکؓ)

اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں آج کے دن کی اور اسکی فتح اور اسکی ظفر اور اس کا نور اور اسکی برکت اور اسکی ہدایت۔

---

[۱] یعنی ساری زندگی مرضیات الٰہی میں گزرے اور موت بھی اسی پر آئے۔

غیظ قلب۔ یہ کہ طبیعت میں ہر وقت کی الجھن و تحیپی، دنیا کی ہر چیز سے بے اطمینانی، خالق و مخلوق سب کی طرف سے ناگواری رہے۔

[۲] حجۃ الایمان۔ یعنی ایمان پر صریح و روشن و مضبوط دلیل، جس پر قدم میں ڈگمگاہٹ کا احتمال بھی نہ رہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ	اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں معافی
وَالْعَافِیَةَ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَدُنْیَایَ	اور امن اپنے دین میں اور اپنی دنیا
وَاَهْلِیۡ وَمَالِیۡ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ	میں، اور اپنے اہل و مال میں۔ اے اللہ
عَوْرَتِیۡ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیۡ	میرا عیب ڈھانپ دے، اور خوف کو
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیۡ مِنْ بَیْنِ	امن سے بدل دے۔ اے اللہ میری
یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیۡ وَعَنْ	حفاظت کر میرے آگے سے اور پیچھے سے
یَمِیۡنِیۡ وَعَنْ شِمَالِیۡ وَمِنْ	اور میرے داہنے سے اور میرے بائیں سے
فَوْقِیۡ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ	اور میرے اوپر سے[109] اور میں تیری عظمت کے
اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیۡ[12]	واسطہ سے پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ
(ابوداؤد۔ عن عمرؓ۔ ابن ماجہ۔ نسائی)	ناگہاں اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں[110]۔

---

[109] یعنی ہر ممکن جہت سے۔

انی اسألك العفوا .... آخرتی۔ حق تعالیٰ سے امن وعافیت اور معافی طلب کرنے کیلئے محل دنیا اور آخرت دونوں ہیں۔ دنیا پرستوں کی نادانی یہ ہے کہ وہ راحت و آسائش، سہولت و آسانی تمام تر اسی دنیا کی چاہتے ہیں، اور اس مستقل اور پائدار عالم کو یکسر سے بھلائے رکھتے ہیں۔ عالی دینداروں کا غلو اس کے مقابلہ میں یہ ہے کہ واسطہ اور تعلق تمام تر اسی دنیا سے رکھا جائے اور اس عالم کی راحت اور آسائشوں کو یکسر سے نظرانداز رکھا جائے ——— شریعت حق کی صحیح، معتدل، متوازن، آسان اور ہر ایک کیلئے قابلِ عمل تعلیم عاجل و آجل، فوری اور مستقل کی جامع کی ہے۔

فی اھلی ومالی۔ اہل اور مال تیرے سے تیرے دیندار کیلئے بھی ناقابلِ اعتنا نہیں جیسے خیر و برکت طلب کئے جانے کے قابل ہیں۔

[110] یعنی پناہ اس سے کہ دنیا یا آخرت کسی میں بھی کسی قسم کی سزا میں یکبارگی مبتلا کر دیا جاؤں۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَىٰ نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ [۹۳]

(ترمذی - عن انسؓ - نسائی)

اے حی اے قیوم میں تیری رحمت کے واسطہ سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے سارے حال کو درست کردے اور مجھے میرے نفس کی طرف ایک لمحہ کیلئے بھی نہ سونپ۔[۱۱۱]

أَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيْلَنِيْ وَأَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ [۹۴]

(الطبرانی - عن ابی امامہؓ)

تیرے اس نور ذات کے واسطہ سے جس سے آسمان و زمین روشن ہیں اور ہر اس حق کے واسطہ سے جو تیرا ہے، اور اس حق کے واسطے سے جو مانگنے والے کا تجھ پر ہے، میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ سے درگزر کرے اور یہ کہ اپنی قدرت سے مجھے دوزخ سے پناہ دے۔[۱۱۲]

---

۱۱۱ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کیلئے لائق صرف بڑے بڑے اہم معاملات ہی نہیں، دنیا کا ہر چھوٹے سے چھوٹا معاملہ بھی ہے۔ نفس بشری کا کچھ اعتبار کسی چھوٹی سی چھوٹی مدت کیلئے بھی نہیں ہے۔ اسکی طرف سے بدگماں اور خائف ہر وقت رہنا چاہئے۔ عارفین اسی لئے اس دعا کا ورد دل سے اور زبان سے ہر وقت رکھتے ہیں۔ اور یہاں تو براہ راست سرور عالمؐ کی زبان سے بھی ہدایت و تعلیم اسی کی مل رہی ہے۔

۱۱۲ بندہ مضطر و مضطرب ہو کر حاکم حقیقی سے رحم و کرم کی درخواست ہر ہر پہلو سے کرتا ہے، اور ایک ایک حق اور ایک ایک واسطہ کو اپنا شفیع بنا کر پیش کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ	اے اللہ آج کے دن کے اوّل حصّہ کو
صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَ فَلَاحًا وَّ	میرے حق میں بہتر بنا دے
اٰخِرَہٗ نَجَاحًا اَسْأَلُکَ	درمیانی حصّہ کو فلاح اور اسکے آخری
خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ	حصّہ کو کامیابی۔ میں تجھ سے دنیا اور
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؁۹۵	آخرت (دونوں کی) بھلائی چاہتا ہوں
(ابن ابی شیبہ۔ عن عبدالرحمٰن ابن ابی اوفیٰ)	اے سب سے بڑے مہربان [۱۱۳]
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسِئْ	اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے
شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِھَانِیْ وَثَقِّلْ	شیطان کو دور کر دے اور میرا بند کھول دے
مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی ؁۹۶	اور میرا پلہ بھاری کر دے، اور مجھے
(ابوداؤد۔ عن زبیر الانماری۔ مستدرک)	طبقۂ اعلیٰ میں (شمار) کر دے [۱۱۴]

---

[۱۱۳] اس سے بڑھ کر جامع دعا اور کیا ہو سکتی ہے؟ سارا دن شاعر ہی میں گزرے یعنی شروع حصہ میں صلاح کیساتھ، درمیانی میں فلاح کیساتھ اور آخر میں نجاح کیساتھ اور ساری عمر اسی میں گزرے اور پھر تصریح کہ خیر دخیر بیچ دونوں ہی عالموں کی مقصود ہے۔ اور پھر درخواست کس سے؟ ارحم الراحمین سے اس سے جو وری رحم وکرم کے بہانے ڈھونڈھتا رہتا ہے۔

[۱۱۴] یعنی اللہ کے مقبولوں میں۔

وفك رهاني یعنی جو چیزیں مجھے گناہوں میں جکڑے ہوئے ہیں اُن سے مجھے آزاد کر دے۔

واخسئ شیطانی۔ جب شیطان ہی کے تصرفات دور ہو گئے، تو پھر انسان کے سنورنے اور رشد میں کیا کسر رہ سکتی ہے۔

وثقل میزانی۔ میزان سے مراد میزانِ عمل ہے۔ اُس میزان میں وزن صرف اعمالِ صالح ہی کا ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ؕ (ابوداؤد عن حفصہؓ۔ ترمذی عن البراءؓ)

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی عَزَّ جَارُکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ ؕ

(الطبرانی وابن ابی شیبہ عن خالد بن الولیدؓ)

اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا دینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائیو۔[۱۱۵]

اے اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور ہر اُس چیز کے جس پر اُن کا سایہ ہے، اور اے پروردگار زمینوں کے اور ہر اُس چیز کے جسے وہ اٹھائے ہوئے ہیں اور اے پروردگار شیطانوں کے اور ہر اُس چیز کے جس کو انھوں نے گمراہ کیا ہی، میرے نگہبان رہیو تمام مخلوق کی برائی سے، اس سے کہ کوئی ان میں سے مجھ پر ظلم یا تعدی کرے۔ محفوظ تیرا ہی پناہ دیا ہوا ہی اور با برکت تیرا نام ہے۔[۱۱۶]

---

۱۱۵ (کہ اُسی دن کی محفوظیت اصل محفوظیت ہی)

۱۱۶ برکت کا ظہور جہاں کہیں بھی ہی، تیرے ہی اسماء و صفات کا ہی۔

السمٰوات السبع اور الارضین کہنے میں جمیع کائنات اور اُسکے تمام ممکن احوال آگئے۔

رب الشیاطین وما اضلت۔ اس مختصر دو لفظی فقرہ میں یہ کلامی حقیقت آگئی کہ ایک طرف تو ہر ضلالت کی علت قریب شیطان ہی ہے اور دوسری طرف تکوینی حیثیت سے سارے اسباب کا سرا آخر میں جا کر حق تعالیٰ ہی پر ختم ہوتا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ ؁٩٩	کوئی معبود نہیں ہے سوا تیرے، کوئی تیرا شریک نہیں ہے، پاک ہے تو[۱۱۷]۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے (ہر) گناہ کی معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے طلب تیری رحمت کی کرتا ہوں۔
(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ عن عائشہؓ)	
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ؁١٠٠	اے اللہ مجھے میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے گھر میں وسعت دے اور مجھے میرے رزق میں برکت دے[۱۱۸]۔
(نسائی۔ عن ابوموسی الاشعری)	
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ؁١٠١	اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں کر دے، اور اے اللہ مجھے بہت پاک صاف لوگوں میں کر دے۔
(ترمذی۔ عن عمرؓ)	

---

[۱۱۷] یعنی تیری ذات اس سے پاک اور برتر ہے کہ کسی قسم کی شرکت کو قبول کرے۔

[۱۱۸] بندہ، خاک اور خون والا بندہ، گوشت اور پوست والا بندہ، جس طرح گناہوں سے بچائے جانے کا محتاج ہے، اسی طرح رزق کا اور گھر بار کی ساری مادی ضروریات کا بھی محتاج ہے۔ رسول صلعم کی تعلیم اور دعاؤں میں یہ گہری حقیقت ہر جگہ نمایاں رکھی گئی ہے۔

اکبر الہ آبادی کا شعر کتنی عارفانہ حقیقت کا ترجماں ہے۔ ؎

اُٹھا تو تھا ولولہ یہ دل میں کہ صرف یادِ خدا کریں گے

مگر یہ خیال آیا ملی نہ روٹی تو کیا کریں گے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ
وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ
فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ [۱۲]
(مسلم۔ ترمذی۔ عن عائشہؓ)

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے
اور مجھے رزق دے اور جس چیز کے حق
ہونے میں اختلاف ہو اس میں مجھے
اپنے حکم سے راہِ صواب دکھا دے[۱۱۹]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ
بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا
وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا
وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا
وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّفِيْ عَصَبِيْ
نُوْرًا وَّفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ
نُوْرًا وَّفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ
نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ
فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ
نُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ

اے اللہ نور کر دے میرے دل میں اور نور
کر دے میری بینائی میں اور نور کر دے
میری شنوائی میں اور نور کر دے میری
داہنی طرف، اور نور کر دے میرے بائیں طرف
اور نور کر دے میرے پیچھے اور نور کر دے میرے
سامنے اور میرے لئے ایک خاص نور کر دے
اور نور کر دے میرے پٹھوں میں اور نور کر دے
میرے گوشت میں اور نور کر دے میرے
خون میں اور نور کر دے میرے بالوں میں اور
نور کر دے میری جلد میں اور نور کر دے

---

[۱۱۹] جن حقائق کا حق ہونا کھلا ہوا ہے، اُن میں تو انسان توفیق الٰہی کا محتاج ہے ہی۔ لیکن جن مسائل کی حقیقت اتنی واضح نہیں، بلکہ زد رجھی ہے، اُن میں بھی توفیق حق وصواب کی دعا برابر حق تعالےٰ سے کرتے رہنا چاہئے۔

مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا ۱۲۰

(بخاری مسلم عن ابن عباسؓ)

میری زبان میں اور نور کردے میری جان میں اور مجھے نورِ عظیم دے اور میرے اوپر نور کردے اور میرے نیچے نور کردے، اے اللہ مجھے نور عطا کر ۱۲۰

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَھِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ ۱۲۱

(ابن ماجہ۔ عن ابی حمیدؓ)

اے اللہ ہم پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور اپنے رزق کے دروازے ہمارے لئے آسان کردے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ ۱۲۱

(نسائی۔ ابن ماجہ۔ عن ابی ہریرۃؓ)

اے اللہ مجھے شیطان سے محفوظ رکھ۔ ۱۲۱

---

۱۲۰ مثنوی معنوی کی زبان میں سے

نور او در یُمن و یُسر و تحت و فوق بر سر و بر گردنم مانندِ طوق

حکیم الامت تھانویؒ کے ایک وعظ موسومہ "الشریعۃ" سے۔

"یہ نور لالٹین کی روشنی نہیں، بلکہ ایک کیفیت خاصہ ہے۔ کیونکہ حقیقت نور کی یہ ہے ظاہرٌ لنفسہٖ ومظہرٌ لغیرہٖ یعنی خود بھی ظاہر ہو اور دوسرے کو بھی ظاہر کردے۔ اللہ نور السمٰوات والارض میں بھی نور کے یہی معنی ہیں۔ نور کے معنی چمک دمک نہیں، تو یہ ہوئی نور کی حقیقت کہ خود بیّن ہوتا ہے اور دوسرے حقائق کو بیّن کردیتا ہے، اور قلب کے اندر اسی نور کے پیدا ہونے سے ظلمت دور ہوتی ہے۔ کون سی ظلمت؟ ظلمت کسل کی، ظلمت کینہ کی، ظلمت حسد کی، ظلمت کبر کی، ظلمت غصہ کی، ظلمت معصیت کی، وغیرہ وغیرہ، اور اس کے اندر نشاط، تازگی اور شگفتگی پیدا کردیتا ہے"۔

۱۲۱ اس مختصر میں منفی اور سلبی حیثیت سے سب کچھ آگیا ــــــ ترک منکرات کے باب میں جامع ترین دعا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ؕ
(مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ عن ابی حمید رض)

اے اللہ میں تجھ سے تیرے (فضل و کرم) کی طلب کرتا ہوں[۱۲۲]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِیْ وَاَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ؕ
(مستدرک عن ابی ایوب رض۔ الطبرانی)

اے اللہ میری کُل خطائیں اور قصور بخش دے، اے اللہ مجھے رفعت دے، اور مجھے زندہ رکھ اور مجھے رزق دے اور مجھے اچھے اعمال و اخلاق کی طرف ہدایت دے، بیشک نہ خوش اعمالیوں کی طرف کوئی رہبری کرتا اور نہ بداعمالیوں سے کوئی بچاتا ہے بجز تیرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ؕ
(الطبرانی۔ عن ام سلمۃ)

اے اللہ میں تجھ سے رزق پاکیزہ طلب کرتا ہوں اور علم کارآمد اور عمل مقبول[۱۲۳]

---

[۱۲۲] اس مختصر میں ایجابی اور اثباتی حیثیت سے سب کچھ آگیا ـــــــ ادائے واجبات کے باب میں جامع ترین دعا۔

[۱۲۳] ہر فطرت سلیم والا انسان بس انھیں تین کلیدی مطلوبات کو کافی سمجھے گا۔
ایک رزق طیب۔
دوسرے علم نافع۔
تیسرے عمل مقبول۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآءُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ ؁۱۰۹

(الطبرانی ۔ عن ابن مسعودؓ ۔ مستدرک)

اے اللہ میں بندہ ہوں تیرا، اور بیٹا ہوں تیرے بندہ کا، اور بیٹا ہوں تیری بندی کا۔ ہمہ تن تیرے قبضہ میں ہوں۔ نافذ ہی میرے بارہ میں تیرا حکم، عین عدل ہی میرے باب میں تیرا فیصلہ ہیں تجھ سے ہر اسم کے واسطہ سے جس سے تو نے اپنی ذات کو موصوف کیا ہی یا اُس کو اپنی کتاب میں اُتارا ہی یا اُسے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتایا ہی یا اپنے پاس اُسے غیب ہی میں رہنے دیا ہی درخواست کرتا ہوں کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنادے اور میری آنکھ کا نور اور میرے غم کی کشائش، اور میری تشویش کا دفعیہ ؁۱۲۴

؁۱۲۴ یعنی قرآن کو میرے دل میں بسادے، اس کی محبت میری رُوح میں رچادے، اس کو میرا اوّلیں اور آخری سہارا بنادے۔

اِنِّیْ ۔۔۔ اَمَتِكَ ۔ حاکم پر اثر ڈالنے اور اُسکے رحم و کرم کو طلب کرنے کا یہ کتنا مؤثر عنوان ہی کہ

اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَ لَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَّا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ ؕ

(ابن ابی شیبہ)

اے اللہ جبرئیل کے اور میکائیل کے اور اسرافیل کے معبود، ابراہیم کے اور اسمٰعیل کے اور اسحٰق کے معبود، مجھے عافیت دے اور میرے اوپر اپنی مخلوق میں سے کسی کو ایسی چیز کے ساتھ مسلط نہ کر دے جس کی برداشت مجھ میں نہ ہو۔ ۱۲۵

اے اللہ میں تیرا بندہ، میرا باپ تیرا بندہ، میری ماں تیری بندی! ـــــ میرے گوشت پوست کے ہر ہر جزء پر تیری بندگی کی مہر ثبت!۔

ناصیتی بیدک۔ محاورہ میں اس کے معنی تمامتر اختیار و تصرف کے ہوتے ہیں۔

او استأثرت بہ فی علم الغیب عندک۔ اس سے ظاہر ہے کہ کچھ اسماء و صفاتِ الٰہی ایسے بھی ہیں جن کا علم نہ کسی مخلوق کو دیا گیا ہے نہ وہ کسی کتابِ الٰہی میں مذکور ہیں، بلکہ حق تعالیٰ نے انھیں سب سے غیب ہی میں رکھا ہے۔

بکل اسم ہو لک سمیت بہ نفسک۔ اسم کے معنی "نام" کے ہونا ظاہر ہی ہیں لیکن محاورۂ قرآنی میں اسماء کا اطلاق صفات و خواص پر بھی ہوا ہے۔

نیز ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۹۳

۱۲۵ قرآن مجید میں تو بہ کثرت، اور حدیث میں بھی جا بجا اس کا التزام سا معلوم ہوتا ہے کہ جن جن مخلوقات پر عوام کو معبود یا نیم معبود ہونے کا شبہ ہو سکتا ہے، عین انھیں کی عبدیت کی تصریح کر دی گئی ہے ـــــ کتنی ہی گمراہ قومیں اسی سے تباہ ہوئی ہیں کہ انبیاء مقبول یا ملائکہ مقرب کو انھوں نے مقام معبودیت پر پہونچا دیا ہے۔ مضمون دعا سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اپنی عافیت کی اور کسی ظالم کے تسلط سے محفوظیت کی دعا مانگتے رہنا کمالات ولایت کے منافی نہیں، بلکہ عین تقاضائے عبدیت اور سنتِ انبیاء ہے۔

ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۶۹

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ؕ

(ترمذی۔ عن علیؓ)

اے اللہ مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام روزی سے بچالے اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے[126]

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ وَدُعَاءَ

اے اللہ تو میری بات کو سنتا ہے اور میری جگہ کو دیکھتا ہے اور میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے۔ تجھ سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی میں مصیبت زدہ ہوں محتاج ہوں، فریادی ہوں، پناہ جو ہوں ترساں ہوں، ہراساں ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں، اعتراف کرنے والا ہوں، تیرے آگے سوال کرتا ہوں جیسے بیکس سوال کرتے ہیں۔ تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں جیسے گنہگار ذلیل و خوار

---

[126] دل میں اتنی قناعت آجائے کہ حلال وطیّب روزی کے علاوہ ناجائز آمدنیوں کی طرف نیت ڈانواڈول نہ ہوا کرے، تو واللہ کہ دنیا میں بہت ہی بڑی دولت و نعمت ہاتھ آجائے ——— اور پھر جب اپنے تمام مقاصد و مطالب میں نظرِ اعتماد و توکل مخلوق کو چھوڑ کر خالق پر جم جائے، تو اس اکسیرِ اعظم کا تو کہنا ہی کیا!۔

مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ
وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ
وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ
لَكَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ
بِدُعَآئِكَ شَقِيًّا وَّكُنْ لِّیْ
رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَّا خَيْرَ
الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ
قُوَّتِیْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِیْ وَهَوَانِیْ
عَلَى النَّاسِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اِلٰى مَنْ تَكِلُنِیْ اِلٰى عَدُوٍّ يَّتَجَهَّمُنِیْ
اَمْ اِلٰى قَرِيْبٍ مَلَّكْتَهٗ اَمْرِیْ
اِنْ لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَیَّ
فَلَا اُبَالِیْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ
اَوْسَعُ لِیْ ؕ

(کنز العمال عن ابن عباسؓ و عبد اللہ بن جعفرؓ)

گڑگڑاتا ہے، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں
جیسے خوف زدہ آفت رسیدہ طلب کرتا ہے
اور جیسے وہ شخص طلب کرتا ہے جس کی گردن
تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو، اور اُسکے
آنسو بہہ رہے ہوں اور تن بدن سے
وہ تیرے آگے فروتنی کئے ہوئے ہو اور
اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہو، اے اللہ
تو مجھے اپنے سے دُعا مانگنے میں ناکام نہ رکھ
اور میرے حق میں بڑا مہربان نہایت
رحیم ہو جا! اے سب مانگے جانے والوں سے
بہتر، اے سب دینے والوں سے بہتر، اے اللہ
میں تجھی سے شکوہ کرتا ہوں اپنے ضعف قوت کا
اور اپنی کم سامانی کا اور لوگوں کی نظر میں
اپنی کم وقعتی کا، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالے
تو مجھے کس کے سپرد کرتا ہے؟ آیا کسی دشمن کے
جو مجھے دبائے؟ یا کسی دوست کے جسکے قبضہ میں میرے
سب کام دے رہا ہے؟ تو اگر مجھ سے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً مُّنِيْبَةً فِيْ سَبِيْلِكَ [۱۲۷]

(کنز العمال ۔ عن ابن مسعودؓ)

ناخوش نہ ہو تو مجھے ان (میں سے کسی چیز) کی پروا نہیں ہے پھر بھی تیرا دیا ہوا امن ہی میرے لئے زیادہ گنجائش رکھتا ہے [۱۲۶]

اے اللہ ہم تجھ سے ایسے دل مانگتے ہیں جو بہت تاثر قبول کرنے والے ہوں، بہت عاجزی کرنے والے ہوں بہت رجوع کرنے والے ہوں تیری راہ میں۔ [۱۲۸]

---

۱۲۷ خوب غور کر لیا جائے، یہ الفاظ پیمبرؐ بلکہ سید الانبیاء و سرتاج رسل کے ہیں۔ اور پیمبر کے الفاظ تمام تر مبالغہ سے پاک ہوتے ہیں ـــــ الحاح و تذلل کے الفاظ اس سے بڑھ کر تو کسی اور کے کلام میں بھی ۔ مل سکے

رسولؐ کا اسوہ صرف صدیقین و اولیاء کاملین ہی کیلئے نہیں، حقیر سے حقیر اور ادنیٰ سے ادنیٰ امتی کیلئے بھی ہے ـــــ اور یہی ایک دلیل صداقت رسولؐ کیلئے کافی ہے

دعا کی آخری سطروں کا مطلب یہ ہے کہ جبتک تو مجھ سے راضی ہے، تو مجھے اس بات کیا کہ میں سارا دن کسی دشمن کے قبضہ میں ہوں یا دست کے، میں تیری رضا کے بعد اس سب سے مستغنی ہوں لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ عافیت ہی بندہ کے حسب حال زیادہ ہے۔

۱۲۸ مانگنے والوں ہی کے صیغۂ جمع کی مناسبت سے قلوب بھی صیغۂ جمع میں ہے۔

خوب خیال کر کے دیکھ لیا جائے درخواست کس چیز کی ہو رہی ہے۔ انابت، خشوع، رجوع و خشیت والے دل کی "ترقی کرنے والے"، "آگے بڑھنے والے" دماغ کی نہیں!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًى مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ [۱۲۹]

(کنز العمال۔ عن ابن عمرؓ)

اے اللہ میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں پیوست ہو جائے اور وہ پختہ یقین جس سے میں سمجھ لوں کہ مجھ تک کوئی چیز نہیں پہونچ سکتی، مگر وہی جو تو میرے لئے لکھ چکا ہے اور اس چیز پر رضامندی جو تو نے معاش میں سے میرے حصہ میں کر دی ہے۔ [۱۲۹]

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ [۱۲۹ الف]

(کتاب الاذکار للنووی۔ عن علیؓ)

اے اللہ تیرے واسطے کل تعریف ہے جیسی کہ تو فرماتا ہے، اور اس سے بڑھ کر جو ہم کہتے ہیں۔ [۱۲۹ الف]

۱۲۹ھ رضا بالقضا یعنی تکوینیات کے ہر حال میں صبر و شکر اسی بڑی نعمت ہے جسکی تمنا خود سرور کائنات کر رہے ہیں۔ یقیناً۔ قسمت لی۔ یقین صادق کے درجہ مطلوب کا معیار بھی یہی ہے کہ ہر حکم قضا کی پذیرائی صبر و شکر کے ساتھ ہونے لگے۔ رضی من المعیشۃ بما قسمت لی۔ تقسیم معاش کی تصریح اس لئے کہ خلقت کو بے صبری اور ناشکری کا ابتلا سب سے زیادہ اسی بارے میں پیش آتا رہتا ہے۔

۱۲۹ھ (الف) حق تعالیٰ کی حمد و توصیف کا حق سارے بندے مل کر بھی چاہیں تو ادا نہیں کر سکتے۔ حق تعالیٰ کے شایانِ شان تو بس وہی الفاظ ہو سکتے ہیں جو خود اس نے اپنے لئے استعمال کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۶۷

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ
وَالْاَهْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ
نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ
مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ جَارِ
السُّوْٓءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ
فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ
وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ
الْاَعْدَآءِ وَمِنَ الْجُوْعِ
فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَ
مِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ
وَاَنْ نَّرْجِعَ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا
اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا وَ
مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَمَا بَطَنَ وَمِنْ يَوْمِ السُّوْٓءِ

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں
ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال اور
نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے
اور ہم تیری پناہ میں آتے ہیں
ہر اُس چیز سے جس سے تیرے
نبی محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے
پناہ مانگی ہے اور مستقل قیامگاہ
میں بُرے پڑوسی سے (اسلئے کہ
سفر کا ساتھی تو چل ہی دیتا ہے)
اور دشمن کے غلبہ سے، اور
دشمنوں کے طعنہ سے، اور بھُوک سے
کہ وہ بُری ہمخواب ہے، اور
خیانت سے کہ وہ بُری ہمراز ہے
اور اس سے کہ ہم پچھلے پیروں
لوٹ جائیں یا فتنہ میں پڑ کر
دین سے الگ ہو جائیں اور

وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ [۱۳۱] (ترمذی۔ عن قطبہ بن مالکؓ ترمذی۔ عن ابی امامۃؓ وغیرہ)	سارے فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی، اور بُرے دن سے اور بُری رات سے اور بُری گھڑی سے اور بُرے ساتھی سے۔[۱۳۱]

---

[۱۳۱] یعنی تکوینی اور تشریعی ہر قسم اور ہر درجہ کی بُرائی سے ہر حال میں۔

ومن الجوع فانہ بئس الضجیع۔ شدید بھوک کی حالت میں نیند کہاں آسکتی ہے؟ انسان کروٹیں بدل بدل کر رات گذار دیتا ——— عربی میں بھوک کو ہمخواب یا شریک بستر سمجھنے کا محاورہ یہیں سے پیدا ہوا۔

ان نرجع علیٰ اعقابنا۔ یعنی خدانخواستہ دینِ حق سے مرتد ہو جائیں۔

المنزل الرابع — چوتھی منزل

یوم الثلاثاء — روز سہ شنبہ
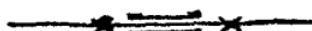
بسم الله الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ لَكَ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ ؕ	اے اللہ تیرے ہی لئے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اور تیری ہی طرف ہے میرا رجوع اور تیرا ہی ہے جو کچھ میں چھوڑ جاؤں گا۔[۱۳۱]
(ترمذی۔ عن علیؓ)	

---

[۱۳۱] مقتضیات اخلاص وعبدیت کیلئے عجیب جامع دعا ہے۔

لك صلوٰتی ونسکی۔ نماز بلکہ ہر عبادت کو اللہ ہی کیلئے تو ہونا ہی چاہئے اور یہ ظاہر ہوتی بھی ہے لیکن عملاً ایسی نمازیں اور عبادتیں کمتر ہی ہوتی ہیں۔ اکثر میں دو سرے دوسرے پہلوؤں کی آمیزش ہو جاتی ہے۔ یہاں دعا یہ کی ہے کہ ہر نماز اور ہر عبادت پورے شعور نفس کی بیداری کیساتھ خالصۃً حق تعالیٰ ہی کیلئے ہو۔

ومحیای ومماتی۔ تاکید اور تصریح اس آرزو کی ہے کہ عبادتیں ہی نہیں بلکہ ساری عادتیں اور اعمال تکوینی بھی رضائے مولیٰ ہی کی نیت سے ہوں ـــ حد یہ کہ جینا مرنا، چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، بولنا چالنا، ہنسنا رونا، دیکھنا سننا، یہ سب اگر رضائے الٰہی ہی کو پیش نظر رکھ کر ادا ہوں، تو ایسے شخص کے کمال مقبولیت کا کیا کہنا!

الیك مابی ولك رب تراثی۔ انسان کو جو لینے اور اپنے مآل کے اس انجام کا استحضار اگر ہر وقت رہے، تو نہ عام طاعتوں ہی میں فرق آسکے اور نہ مال کو تباہیاں ہی سر زد ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّیَاحُ ف۱۳۲ (ترمذی عن علیؓ)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِیَنَا وَجَوَارِحَنَا بِیَدِكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَیْئًا فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَكُنْ اَنْتَ وَلِیَّنَا وَاهْدِنَا اِلٰی سَوَاءِ السَّبِیْلِ ف۱۱۹

(ترمذی عن ابی ہریرۃؓ۔ کنز العمال عن جابرؓ)

اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اُن چیزوں کی جنھیں ہوائیں لاتی ہیں۔ ف۱۳۲

اے اللہ مجھے ایسا کر دے کہ تیرا بڑا شکر کروں اور تیرا ذکر بہت کرتا رہوں اور تیری نصیحتوں کو مانتا رہوں اور تیری ہدایتوں کو یاد رکھوں۔ اے اللہ ہمارے دل اور ہم خود سرتاپا اور ہمارے اعضا تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ تو نے ہمیں اُن میں سے کسی چیز پر بھی اختیار (کامل) نہیں دیا ہے۔ پس جب تو نے یہ کیا ہے تو تو ہی ہمارا مددگار رہیو، اور ہمیں سیدھی راہ دکھائے رہیو۔ ف۱۳۳

ف۱۳۲ کنایہ ہے اُن کل چیزوں سے جو اس دنیا میں موجود ہیں۔

ف۱۳۳ اللہ کی رحمت و کرم کو جذب و جلب کرنے کیلئے اُسکے رسول مقبولؐ نے بھی کیسے کیسے طریقے ایجاد کر رکھے ہیں!

اس دعا کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح ہم تکوینیات میں تمام تر تیرے بس میں ہیں، تو ایسا کر دے کہ احکام تشریعی میں بھی تمام تر تیرا ہی پابند ہو کر رہ جاؤں، اور نافرمانی کر ہی نہ سکوں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَاءِ اِلَيَّ وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَاءِ عِنْدِيْ وَاقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلٰى لِقَآئِكَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ [۱۳۴]

(کنز العمال۔ عن ابی بن مالکؓ)

اے اللہ اپنی محبت کو میرے لئے تمام چیزوں سے محبوب تر اور اپنے ڈر کو میرے لئے تمام چیزوں سے خوفناک تر بنا دے، اور مجھے اپنی ملاقات کا شوق دے کر دنیا کی حاجتیں مجھ سے قطع کر دے، اور جہاں تو نے دنیا والوں کی آنکھیں اُن کی دنیا سے ٹھنڈی کر رکھی ہیں، میری آنکھ اپنی عبادت سے ٹھنڈی رکھ[۱۳۴]

---

[۱۳۴] یعنی جس طرح دنیا جہاں والوں کو تسکین و مسرت دنیوی نعمتوں اور مادی لذتوں سے ہوتی رہتی ہے، اور یہ ایک امر طبعی ہے تو میرے لئے لذت و راحت طاعتوں اور عبادتوں ہی میں رکھ دے، اور اسی کو میرے لئے امر طبعی بنا دے۔

واجعل حبك ... الیّ۔ یعنی تیری ہی محبت دنیا کی ساری رغبت و شوق کی چیزوں پر غالب رہے۔

واجعل ۔ ۔ عندی۔ یعنی تیرا ہی ڈر مخلوق کے ہر ڈر پر غالب رہے۔

ڈر ایک تو ہوتا ہے جیسے وحشی جانوروں اور درندوں سے، یہ آپ ہی آپ اور بلا وجہ انساں پر حملہ کر بیٹھتے ہیں۔ اور ایک ڈر ہوتا ہے کسی کے کمال قدرت و عظمت اور ہر طرح کے صاحب اختیار ہونے کی بنا پر، جو باوجود ہر طرح شفیق و کریم و رحیم ہونے کے بہر حال نافرمانی پر عتاب اور سزا کی بھی قدرت رکھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۤ اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدَرِ [۱۱]

(کنز العمال۔ عن ابن عمرؓ)

اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں تندرستی کی اور پاکبازی کی اور امانت کی اور حسن خلق کی اور تقدیر پر راضی رہنے کی۔[۱۳۵]

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْرًا وَّ لَكَ الْمَنُّ فَضْلًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیۤ اَسْاَلُكَ التَّوْفِيْقَ لِمَحَابِّكَ مِنَ الْاَعْمَالِ وَصِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ [۱۲]

(کنز العمال عن کعب بن عجرہؓ وعن ابی ہریرہؓ)

اے اللہ تیرے ہی لئے ہر تعریف ہے شکر کیساتھ اور تیرا ہی حصہ ہے فضل و کرم کیساتھ ہر طرح احسان کرنا[۱۳۶] اے اللہ میں تجھ سے توفیق طلب کرتا ہوں اعمال کی جو تجھے پسند ہوں اور تجھ پر سچے توکل کی اور تیرے ساتھ نیک گمان رکھنے کی۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِیْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ [۱۳] (کنز العمال عن علیؓ)

اے اللہ میرے دل کے کان اپنے ذکر کیلئے کھول دے اور مجھے نصیب کر فرمانبرداری اپنی اور فرمانبرداری اپنے رسولؐ کی اور عمل تیری کتاب پر۔

---

[۱۳۵] دعا میں اخلاقی و روحانی خوبیوں کے ساتھ ساتھ تندرستی کی بھی دعا کا شمول ہو گیا نہ مذہب کے منافی ہے اور ایک بڑی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے۔

[۱۳۶] یعنی تو ہر ایک پر احسان و کرم بلا طلب و بلا استحقاق از خود کرتا رہتا ہے۔

لک الحمد شکرًا۔ یعنی تیری ہر تعریف شکر گذاری کے ساتھ ہم سب پر واجب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشَاكَ كَاَنِّیْ اَرَاكَ اَبَدًا حَتّٰی اَلْقَاكَ وَاَسْعِدْنِیْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ [۱۲۴]

(کنز العمال - عن ابی ہریرۃؓ)

اے اللہ مجھے ایسا کر دے کہ میں تجھ سے اس طرح ڈرا کروں کہ گویا میں ہر وقت تجھے دیکھتا رہتا ہوں[۱۳۷] یہاں تک کہ تجھ سے آملوں، اور مجھے تقویٰ سے سعادت دے[۱۳۸] اور مجھے شقی نہ بنا معصیت سے اغدا نہ بنا۔

اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِیْ فِیْ تَیْسِیْرِ كُلِّ عَسِیْرٍ فَاِنَّ تَیْسِیْرَ كُلِّ عَسِیْرٍ عَلَیْكَ یَسِیْرٌ وَّ اَسْأَلُكَ الْیُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِیْمٌ [۱۲۵]

(کنز العمال - عن ابی ہریرۃؓ و عن ابی سعیدؓ)

اے اللہ ہر دشوار کو آسان کر کے مجھ پر فضل و کرم کر دے، تیرے لئے ہر دشواری کو آسان کر دینا آسان ہی ہے[۱۳۹]۔ اور میں تجھ سے دنیا و آخرت (دونوں) میں سہولت اور معافی کی درخواست کرتا ہوں[۱۴۰]۔ اے اللہ مجھ سے درگزر کر۔ تو تو بڑا معاف کرنے والا، بڑا کرم کرنے والا ہے۔

---

[۱۳۷] ظاہر ہے کہ جب بندہ کو ہر وقت اس کا استحضار رہے گا کہ ایسی عظیم الشان قدرت والی ہستی ہمہ وقت اسکی نگراں ہے تو کوئی معصیت اس سے سرزد ہو ہی نہیں سکتی۔ ساری معصیتوں کا سرچشمہ اسی حقیقت عظمیٰ کیطرف سے ذہول و غفلت ہی تو ہے۔

[۱۳۸] سعادت یا خوش نصیبی کا راز تقویٰ میں ہے اور شقاوت یا بدنصیبی کا معصیت میں۔

[۱۳۹] (تو اسلئے تیرا میری اس درخواست کو قبول کر لینا کوئی بات ہی نہیں)

اکبر الہ آبادیؒ نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

اک مرے دل کے وہ خوش رکھنے پہ کیا قادر نہیں

ایک کُن سے دو جہاں کو جس نے پیدا کر دیا؟

[۱۴۰] بیشک بشر اپنی ساری کمزوریوں کیساتھ، آخرت تو کجا، دنیا کی بھی سختیوں کی تاب لا ہی نہیں سکتا۔

اَللّٰھُمَّ طَہِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ	اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کردے
مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکِذْبِ	اور میرے عمل کو ریا سے، اور میری زبان کو
وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ	جھوٹ سے، اور میری آنکھ کو خیانت سے،
خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ [۱۴۱]	تجھ پر تو روشن ہیں آنکھوں کی چوریاں بھی،
(کنز العمال ـ عن ام سعیدؓ)	اور دل جو کچھ چھپائے رکھتے ہیں وہ بھی۔[۱۴۱ف]
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ھَطَّالَتَیْنِ	اے اللہ مجھے برسنے والی آنکھیں نصیب کر
تَسْقِیَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ	جو دل کو تیری خشیت کی بنا پر بہتے ہوئے
مِنْ خَشْیَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَکُوْنَ الدُّمُوْعُ	آنسوؤں سے سیراب کردیں بغیر اس کے
دَمًا وَّالْاَضْرَاسُ جَمْرًا [۱۴۲]	کہ آنسو خون ہو جائیں اور کچلیاں
(کنز العمال ـ عن ابن عمرؓ)	انگارے بن جائیں۔[۱۴۲ف]

[۱۴۱ف] تجھ پر علانیہ و پوشیدہ سب ہی کچھ روشن ہے، اور تیرے لئے ہر جلی اور خفی یکساں ہے۔ تجھ سے کسی گہری چوری کا چھپانا عبث ہے۔ درخواست صرف تیرے رحم و کرم کی ہے۔ تو ظاہری اور باطنی، خارجی اور قلبی، ہر کدورت سے مجھے پاک ہی کردے۔

[۱۴۲ف] مطلوب رقتی ہوئی اور اشک بہاتی ہوئی آنکھیں ہیں، غفلت کے قہقہے جو دل کو کارگاہِ "تہذیب و تمدن" ہیں مطلوب کسی درجہ میں بھی نہیں۔

قبل.. جمرا۔ قبل یہاں 'بغیر' کے معنی میں ہے۔ یہ مراد نہیں کہ "پہلے" ۔ واقعہ ہولے پھر وہ ہو۔
مراد یہ ہے کہ اگر خشیت اس درجہ میں پیدا ہوگئی، تو ان نتائج کی نوبت ہی نہ آئیگی جو بغیر اس خشیت کے پیدا ہونے لازمی تھے۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ قُدْرَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَانْقَضِ اَجَلِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرِ عَمَلِيْ وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ [۱۲۸] (کنز العمال۔ عن ابن عمرؓ)

اے اللہ مجھے اپنی قدرت سے امن چین دے اور مجھے اپنی رحمت میں داخل کرلے اور میری عمر اپنی طاعت میں گزار دے اور میرا خاتمہ میرے بہترین عمل پر کر اور اسکی جزا جنت دے۔[۱۴۳]

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ [۱۲۹]

(مستدرک۔ عن عائشہؓ)

اے اللہ فکر کے دور کرنے والے، غم کے زائل کرنے والے، بیقراروں کی دعا کے قبول کرنے والے، دنیا کے رحمٰن و رحیم، مجھ پر تو ہی رحم کرے گا، تو میرے اوپر ایسی رحمت کر کہ تو اسکی بنا پر مجھے اپنے سوا اور ہر ایک کی رحمت سے مستغنی کردے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَيْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ [۱۳۰]

(کتاب الاذکار للنودی۔ عن انسؓ)

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی غیر متوقع اور ناگہانی برائی سے تیری پناہ۔[۱۴۴]

---

[۱۴۳] جنت تو نام ہی رضائے الٰہی کے محل کا ہے۔ کاش ہمارے جاہل صوفیہ و مشائخ اور جاہل شعرا اسے سمجھتے!

[۱۴۴] کوئی نعمت جب یک بیک نصیب ہو جاتی ہے تو دل کو کیسی غیر معمولی خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح کوئی مصیبت جب ناگہانی آپڑتی ہے تو قلب کو صدمہ بھی کس درجہ کا ہوتا ہے! ـــــ رسولِ برحق نے فطرت بشری کے ان تقاضوں کو پڑھ کر کتنے صحیح طریق پر اول الذکر کی طلب کی ہے، اور ثانی الذکر سے پناہ مانگی ہے!

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ اَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ [۱۴۱]

(کتاب الاذکار للنووی۔ عن ابی سعید الخدریؓ)

اے اللہ تیرا ہی نام سلام ہے اور تجھی سے سلامتی کی ابتدا ہے اور تیری ہی طرف ہر سلامتی لوٹتی ہے۔ اے صاحبِ عزت و اجلال میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو ہمارے حق میں ہماری دُعا قبول کر لے اور تو ہماری خواہشیں پوری کر دے اور تو نے اپنی مخلوق میں سے جن کو ہم سے غنی کر دیا ہے، اُن سے ہم کو بھی غنی کر دے۔ [۱۴۵ف]

اَللّٰھُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ [۱۴۲]

(ترمذی۔ عن ابی بکر الصدیقؓ)

اے اللہ تو ہی میرے لئے (چیزوں کو) چھانٹ لے اور پسند کر لے۔ [۱۴۶ف]

[۱۴۵ف] (کہ مخلوق سے واسطہ ٹھہرے میں نفس کی ذلت تو بہرحال ہوتی ہے)

ان تعطینا رغبتنا۔ ملاحظہ ہو حاشیہ [۱۲۹ع]

[۱۴۶ف] (اور ظاہر ہے کہ جب تو خود انتخاب کرے گا، تو اس میں کسی غلطی کا امکان و احتمال بھی نہیں رہ جاتا)

اَللّٰھُمَّ اَرْضِنِیْ بِقَضَآئِكَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ مَا قُدِّرَ لِیْ حَتّٰی لَآ اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَآ اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ ۱۴۳

(کتاب الاذکار للنووی - عن ابن عمرؓ)

اے اللہ مجھے اپنی مشیت پر راضی رکھ، اور جو کچھ میرے لئے مقدر کر دیا گیا ہے اُس میں مجھے برکت دے تاکہ جو چیز تو نے دیر میں رکھی ہو اُس کیلئے میں جلدی نہ چاہوں اور جو چیز تو نے جلد رکھی ہے، اُس میں میں دیر نہ چاہوں۔ [ف۱۴۷]

اَللّٰھُمَّ لَاعَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ ۱۴۴

(کتاب الاذکار للنووی عن ابن عمرؓ)

اے اللہ عیش تو بس عیش آخرت ہی ہے اور (اسکے سوا) کوئی نہیں۔ [ف۱۴۸]

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ ۱۴۵

(کتاب الاذکار للنووی - عن ابن عمرؓ)

اے اللہ مجھے خاکسار بنا کر زندہ رکھ اور خاکساری ہی کی حالت میں موت دے اور خاکساروں ہی میں مجھے اُٹھا۔

ف۱۴۷ کتنی عاقلانہ وحکیمانہ دعا ہے۔ انجام قریب و انجام بعید کے سارے پہلوؤں کی رعایت ملحوظ رکھے ہوئے۔

ف۱۴۸ سو دنیا کا عیش بھی کوئی عیش ہے، کہ بالفرض ساری دنیا کا عیش اکٹھا ہو کر بھی کسی کو مل جائے تو کے دن کا؟ — بندہ میں صبر، شکر، قناعت، رضا پیدا کرنے کا کیسا حکیمانہ نسخہ ہے!

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا	اے اللہ مجھے اُن لوگوں میں سے کر دے جو
اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا	جب کوئی نیک کام کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں
اسْتَغْفَرُوْا[۱۲۹]	اور جب کوئی برائی کرتے ہیں، تو مغفرت
(ابن ماجہ۔ عن عائشہؓ)	چاہنے لگتے ہیں[۱۲۹]
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ	اے اللہ میں تجھ سے تیری خاص رحمت کی
عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ	درخواست کرتا ہوں، جس سے تو میرے
وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِهَا	دل کو ہدایت کر دے اور اس سے میرے کاموں کو
شَعَثِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا دِیْنِیْ وَتَقْضِیْ	جمعیت دے اور اس سے میری ابتری کو درست کر دے
بِهَا دَیْنِیْ وَتَحْفَظُ بِهَا غَائِبِیْ	اور اس سے میرے دین کو سنوار دے، اور اس سے

---

۱۲۹ اہلِ سعادت کی پہچان یہ ہے کہ جب ان سے کوئی نیکی بن پڑتی ہے تو دل میں خوش ہو لیتے ہیں، اور جب کوئی لغزش سرزد ہو جاتی ہے تو اُس پر ملول و نادم ہو کر اُس کی تلافی کی فکر میں لگ جاتے ہیں ——— بہ خلاف اہلِ شقاوت کے کہ اُنھیں عین فسق و معصیت ہی میں لطف آنے لگتا ہے اور جب شرما شرمی کوئی کام طاعت و عبادت کے بہ ظاہر کرتے بھی ہیں، تو اُس میں کوئی حلاوت قطعاً نہیں محسوس کرتے۔

اللھم احینی ... المساکین۔ خوب خیال کر کے دیکھ لیا جائے۔ رسولِ انامؐ کو تمنا کس گروہ میں شامل رہنے کی ہے؟ ملوک و سلاطین، اُمراء و اغنیاء، زمینداروں اور ساہوکاروں کے کسی طبقہ میں نہیں، مسکین بننے اور مسکینوں کے گروہ میں شامل رہنے کی! صحیح سوشلزم کے معنی یہ ہیں، نہ یہ کہ دوسرے زرداروں کا چھین جھپٹنا کر اپنے کو زر بنا جائے۔ دوسرے نادار ہو جائیں، اور ہم خود زردار بن جائیں۔

وَ تَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِيْ وَ تُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَ تُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَ تَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ [١٣٧]

(کنز العمال - عن ابن عباس رض)

میرے قرضہ کو ادا کر دے، اور اس سے میری نظر سے غائب چیزوں کی نگہبانی کر، اور اس سے میری پیش نظر چیزوں کو بلندی عطا کر، اور اس سے میرا چہرہ نورانی کر دے اور اس سے میرا عمل پاکیزہ کر دے، اور اس سے رُشد میرے دل میں ڈال دے اور اس سے میرے حالِ مالوف کو لوٹا دے اور اس کے واسطہ سے مجھے ہر بُرائی سے بچائے رکھ۔ [١٥٠]

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَ يَقِيْنًا لَّيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّ رَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ [١٣٨] (کنز العمال عن ابن عباس)

اے اللہ مجھے ایسا ایمان دے جو پھر نہ پھرے اور ایسا یقین کہ اسکے بعد کفر نہ ہو، اور ایسی رحمت کہ اسکے ذریعہ سے میں دنیا اور آخرت میں تیرے ہاں کی عزت کا شرف پالوں۔ [١٥١]

---

١٥٠ شروع میں درخواست رحمت خاص کی کی ہے، اور آگے سب اُسی کی تشریح و توضیح ہے۔

تہدی بہا قلبی ۔ وہ رحمت ایسی ہو جس سے قلب پوری طرح ہدایت پا جائے۔

تجمع بہا امری ۔ وہ رحمت ایسی ہو جس سے میرے سارے کام بن جائیں۔

تلم بہا شعثی ۔ وہ رحمت ایسی ہو جس سے میری پریشانیاں سُلجھ جائیں۔

ترد بہا الفتی ۔ اسکے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ رحمت ایسی ہو جس سے میرے فطری جذبات اُلفت جو ہر بندہ کے حق تعالیٰ کے ساتھ ہوتے ہیں، از سر نو پیدا ہو جائیں۔

تعصمنی بہا من کل سوء ۔ جامع درخواست ہے کہ وہ رحمت مجھے ہر بُرائی سے، خرابی سے، بچا دے۔

١٥١ دنیا اور آخرت کی ہر عزت اور مرتبہ کے لئے جامع دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَمُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ[٢٩]

(کنز العمال۔ عن ابن عباسؓ)

اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں امورِ تکوینی میں کامیابی، اور شہیدوں کی سی مہمانی اور سعیدوں کا سا عیش اور انبیاء کی رفاقت اور دشمنوں پر فتح، بیشک تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے۔[١٥٢]

اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مُنْيَتِي وَمَسْأَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَ

اے اللہ جو بھلائی بھی ایسی ہو کہ اس تک پہونچنے سے میری سمجھ قاصر رہ گئی ہو اور میرا عمل وہاں تک نہ ساتھ دے سکا ہو اور اس تک میری آرزو اور میرے سوال کی رسائی نہ ہو، اور تو نے اس بھلائی کا وعدہ اپنی مخلوق میں سے کسی سے بھی کیا ہو یا جو ایسی بھلائی ہو کہ تو اپنے بندوں میں سے کسی کو بھی وہ دینے والا ہو تو میں تجھ سے اس کی خواہش اور

---

١٥٢ (اور اسی لئے تو تیری خدمت میں یہ سب معروضات پیش کئے جا رہے ہیں)۔

نزل الشہداء یعنی ایسی اعلیٰ قسم کی میزبانی جیسی کہ شہیدوں کی جنت میں ہوگی۔

الفوز فی القضاء۔ امورِ تکوینی میں کامیابی و کامرانی کوئی حقیر شے نہیں، بلکہ ایسی ہے کہ ان درخواستوں میں سب سے مقدم وہی رکھی گئی ہے۔

بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۴۰

(کنز العمال۔عن ابن عباسؓ)

تجھ سے تیری رحمت کے واسطہ سے طلب کرتا ہوں، اے عالموں کے پروردگار! [۱۵۳]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَأْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ اِفْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَاَسْأَلُكَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ ۱۴۱

(کنز العمال۔عن ابن عباسؓ)

اے اللہ میں اپنی خواہش تیرے ہی حوالہ کرتا ہوں گو میری سمجھ کوتاہی کرے اور میرا عمل ضعیف ہے، میں محتاج ہوں تیری رحمت کا، تو اے سب کاموں کے پورا کرنے والے، اور اے دلوں کے شفا دینے والے میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے سمندروں کے درمیان فاصلہ رکھا ہے، تو مجھے بھی دوزخ کے عذاب سے اور جزع فزع سے اور فتنۂ قبور سے (ایسے ہی) فاصلہ پر رکھیو۔ [۱۵۴]

---

[۱۵۳] اس میں تعلیم آگئی کہ بندہ کو ہر ممکن بھلائی کی طلب میں کس درجہ حریص ہونا چاہئے!

بندہ عرض کررہا ہے کہ کوئی بھلائی کیسی ہی ہو، اُس تک میں اپنی ذہن کی نارسائی سے نہ پہونچ سکا خواہ ضعفِ عمل سے، بلکہ میرے علم سے بھی باہر رہی ہو، لیکن مخلوق میں سے کسی کے حصّہ میں بھی اُس کا آنا ممکن ہو، تو مجھے بھی اُس کا آرزومند سمجھ لے۔ تو تو اعلیٰ و ادنیٰ، مستحق و غیر مستحق سب ہی کا پروردگار ہے۔

[۱۵۴] (تیرے لئے اس کا پورا کردینا کیا دشوار ہے)

افتقرت الی رحمتك۔ ساری دعاؤں، درخواستوں، عرضداشتوں کی کلید بس یہی ہے —— بندہ کی نیازمندی اور رحمتِ الٰہی کی طرف محتاجی۔

اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ
وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ
اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ
وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ
مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ
الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ
بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ
وَدُوْدٌ وَاِنَّكَ تَفْعَلُ
مَا تُرِيْدُ[۱۴۲]

(کنز العمال ۔ عن ابن عباسؓ)

اے اللہ مضبوط ڈور والے اور درست
حکم والے، میں تجھ سے حشر میں امن کی
طلب کرتا ہوں اور آخرت میں
جنّت کی، اُن لوگوں کے ساتھ جو
مقرب ہیں، حاضر باش ہیں، بڑے
رکوع کرنے والے ہیں، بڑے سجدہ
کرنے والے ہیں، اور اپنے اقراروں کو
پورا کرنے والے ہیں ۔ بیشک تو بڑا
مہربان ہے، بڑا شفیق ہے، اور تو جو
چاہے کر سکتا ہے۔[۱۵۵]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ
غَيْرَ ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ

اے اللہ ہمیں بنادے راہنما راہ یاب
(نہ کہ بے راہ اور بھٹکانے والے) اور اپنے

---

۱۵۵ قبول درخواست سے مانع دو ہی امر ہو سکتے ہیں ۔ یا حاکم میں اتنی شفقت ہی نہ ہو، اور یا شفقت تو ہو لیکن پوری قدرت نہ ہو ۔ تو تیرے لئے یہ دونوں شقیں مرتفع ہیں۔

یا ذا الحبل الشدید ۔ وہ ڈوری جو کبھی ٹوٹ نہ سکے ۔ وہ سہارا جو کبھی دھوکا نہ دے ۔ ملاحظہ ہو آیۂ کریمہ
فقد استمسك بالعروة الوثقیٰ لا انفصام لها۔
الرکع، السجود، الموفین بالعهود ۔ کہ یہ سب بڑے مرتبہ پانے والے لوگ ہیں ۔

سِلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ وَحَرْبًا لِاَعْدَائِكَ	دوستوں کا دوست اور اپنے دشمنوں کا دشمن۔
نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِي	ہم تیری مخلوق میں سے اُسی کو دوست رکھیں
بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ	جو تجھے دوست رکھتا ہو، اور دشمن رکھیں
مِنْ خَلْقِكَ [۱۴۳] (کنز العمال عن ابن عباسؓ)	اُسے جو تیرا نا فرمان ہو۔ [۱۵۶]
اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَ	اے اللہ دعا تو یہ ہے اور قبول کرنا تیرا
عَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ	کام ہے۔ کوشش یہ ہے اور بھروسہ
وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ	تیرے ہی اوپر ہے۔ اے اللہ مجھے میرے
لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ	نفس کے حوالہ ایک پلک بھر کے لئے
عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ مِنِّيْ	بھی نہ کر اور جو بھی اچھی چیزیں تو نے
صَالِحَ مَا اَعْطَيْتَنِيْ [۱۴۴]	مجھے دی ہیں، وہ مجھ سے واپس
(کنز العمال عن ابن عباسؓ وعن ابن عمرؓ)	نہ لے۔ [۱۵۷]

---

۱۵۶ یہی معنی ہیں حب فی اللہ اور بغض للہ رکھنے کے۔

سلماً لاولیائک وحرباً لاعدائک ۔ یہاں صاف تعلیم اسکی مل رہی ہے کہ غیر اللہ سے دوستی و دشمنی دونوں کے علاقے رکھے جاسکتے ہیں۔ البتہ یہ علاقے تمامتر دوستی حق و دشمنی حق کے ماتحت ہونا چاہئیں۔

۱۵۷ کتنی عبدیت آموز دعا ہے اکاملین نے اپنے نفس پر بھروسہ ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں کیا ہے۔

اللّٰھم التکلان ۔ بندہ اور خدا، عبد اور معبود، مخلوق اور خالق کے الگ الگ دائرۂ عمل یہاں کیسے کھول کر بیان کر دیئے گئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اسْتَحْدَثْنَاہُ وَلَا بِرَبٍّ یَبِیْدُ ذِکْرُہٗ ابْتَدَعْنَاہُ وَلَا عَلَیْكَ شُرَکَآءُ یَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا کَانَ لَنَا قَبْلَكَ مِنْ اِلٰہٍ نَلْجَأُ اِلَیْہِ وَنَذَرُكَ وَلَا اَعَانَكَ عَلٰی خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِکُہٗ فِیْكَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ فَنَسْأَلُكَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِیْ[۱۴۵]

(کنز العمال۔ عن صہیبؓ)

اے اللہ تو ایسا خدا تو نہیں جسے ہم نے گڑھ لیا ہو اور نہ ایسا پروردگار جس کا ذکر ناپائدار ہو کہ ہم نے اُسے اختراع کر لیا ہو اور نہ تیرے اور ساتھی ہیں جو حکم میں تیرے شریک ہیں، اور نہ تجھ سے پہلے ہی ہمارا کوئی خدا تھا، جس سے ہم پناہ حاصل کرتے رہے ہوں اور تجھ کو چھوڑ دیتے ہوں اور نہ کسی نے ہمارے پیدا کرنے میں تیری مدد کی ہو کہ ہم اُس کو تیرے ساتھ شریک سمجھیں تو بابرکت ہے اور تو برتر ہے پس ہم تجھ سے اے وہ کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں، درخواست کرتے ہیں کہ تو مجھے بخش دے۔[۱۵۸]

---

۱۵۸ عجیب و غریب پُر اثر دعا ہے۔
بندہ کس اخلاص و الحاح سے عرض کر رہا ہے کہ تو تو واقعی اور یقینی خدا ہے۔ کوئی ہمارا دل کا گڑھا ہوا خدا تھوڑے ہی ہے۔ تجھ سے نہ قبل کوئی دوسرا خدا تھا، نہ اب کوئی ہے۔ نہ کوئی تیری خدائی میں کسی حیثیت سے شریک، کہ ہم اُدھر رجوع ہو جائیں۔ مغفرت کی درخواست صرف تجھی سے ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفّٰهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا [۱۷۶]

(مسلم عن عبداللہ بن عمرؓ)

اے اللہ تو ہی نے میری جان کو پیدا کیا ہے، اور تو ہی اُسے موت دے گا۔ تیرے ہی ہاتھ میں اُس کا مرنا اور اُس کا جینا ہے۔ تو اگر اسے زندہ رکھتا ہی تو اُسکی ایسی حفاظت کر جیسی کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور اگر تو اسے موت دیتا ہی، تو تو اسے بخش دینا اور اس پر رحم کرنا۔ [۱۵۹]

اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِالْعِلْمِ وَزَيِّنِّيْ بِالْحِلْمِ وَاَكْرِمْنِيْ بِالتَّقْوٰى وَجَمِّلْنِيْ بِالْعَافِيَةِ [۱۷۷]

(کنز العمال۔ عن ابن عمرؓ)

اے اللہ مجھے مدد دے علم دے کر، اور مجھے آراستہ کر وقار دے کر، اور مجھے بزرگی دے تقویٰ دے کر، اور مجھے جمال دے امن چین دے کر۔ [۱۶۰]

اَللّٰهُمَّ لَا يُدْرِكُنِيْ زَمَانٌ وَّلَا يُدْرِكُوْا زَمَانًا لَا يُتَّبَعُ فِيْهِ الْعَلِيْمُ وَلَا

اے اللہ مجھے وہ زمانہ نہ پائے، اور نہ یہ لوگ اُس زمانہ کو پائیں جس میں نہ صاحبِ علم کی

---

۱۵۹ یعنی جبتک ہمیں زندہ رکھ، تو اپنی حفاظت میں رکھ، اور جب موت دے تو خالص رحمت کے ساتھ۔

۱۶۰ یعنی تیری اعانت یہی ہو کہ مجھے علم و معرفت عطا کیا جائے، اور مجھ میں زینت و شائستگی پیدا ہو تو زیورِ علم سے، اور مجھ میں خوف پیدا ہو تو تقویٰ سے، اور مجھ میں جمال پیدا ہو تو حُسنِ عافیت سے۔

يُسْتَحْيٰى فِيْهِ مِنَ الْحَلِيْمِ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الْاَعَاجِمِ وَاَلْسِنَتُهُمْ اَلْسِنَةُ الْعَرَبِ [۱۶۱] (كنز العمال عن ابى هريرةؓ)

پیروی کی جائے اور نہ صاحب حلم کا لحاظ کیا جائے اور اُنکے دل عجمیوں کے سے ہوجائیں اور اُنکی زبانیں اہلِ عرب کی سی رہ جائیں [۱۶۱]

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ اٰذَيْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَآ اِلَيْكَ [۱۶۲]

(الحزب الاعظم - للقاری)

اے اللہ میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں جسے تو ہرگز نہ توڑیو، کہ میں بھی آخر بشر ہی ہوں سو جس کسی مسلمان کو میں تکلیف دوں، یا اُسے بُرا بھلا کہوں یا اُسے ماروں پیٹوں یا اُسے بددعا دوں تو اس (سب) کو تو اسکے حق میں رحمت اور پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنا دیجیو، جس سے تو اُس کو مقرّب بنا لے [۱۶۲]

---

[۱۶۱] رسول اللہ صلعم اپنے اور اپنے صحابیوں کے لئے اُس زمانہ سے پناہ مانگ رہے ہیں جو دورِ آخر میں دنیا کے ہر طرف شر و فتنہ کا زمانہ ہوگا۔ اور جبکہ نہ علم کی وقعت باقی رہ جائیگی نہ حلم کی۔ نہ معارف و حقائق الٰہیہ کی، نہ سیرت و اخلاق فاضلہ کی۔ دلوں میں اہلِ عجم (عرب سے باہر کے باشندوں) کا سا کھوٹ اور نفاق پیدا ہوجائے گا، اور زبانیں اہلِ عرب کی سی نرم اور مطیع باقی رہیں گی۔

[۱۶۲] اللہ اکبر ایک عارسول معصوم نے اپنے لئے ضروری سمجھی، جن سے بڑھ کر کسی کا کریم النفس ہونا، اور حلیم اور بے آزار ہونا ممکن نہیں، تو ظاہر ہے کہ ہم افراد امت کیلئے اس دعا کا زبان و قلب دونوں پر جاری رکھنا کس درجہ اہم اور مقدم ہے!

یوں تو ساری ہی حدیثی دعائیں اپنی اپنی جگہ فرد ہیں، لیکن بعض دعائیں تو اتنی لطیف و حکیمانہ ہیں کہ دل اُن پر بے ساختہ لوٹ جاتا ہے، اور انھیں بہترین دعاؤں میں سے ایک یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ
وَمِنَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ
وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَمِنْ شَرِّ مَا
تَعْلَمُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ
اَهْلِ النَّارِ وَمِنَ النَّارِ وَمَا
قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ
وَّمِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِیَتِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ
وَمِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَشَرِّ الشَّیْطٰنِ
وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَقْتَرِفَ عَلٰۤی
اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰی
مُسْلِمٍ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِیْئَةً
اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ وَمِنْ
ضِیْقِ الْمُقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۱۵!
(نسائی، ابوداؤد، ومستدرک وکنز العمال وغیرہ)

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں، برص سے
اور ضد اضدی سے اور نفاق سے اور بُرے
اخلاق سے اور ہر اُس چیز کی بُرائی سے جو
تیرے علم میں ہے میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں
اہلِ دوزخ کے حال سے اور (خود) دوزخ سے
اور ہر اُس چیز سے خواہ وہ قول ہو یا عمل جو
اُس سے قریب کرے اور ہر اُس چیز کی بُرائی سے
جو تیرے قبضہ میں ہے، اور تیری پناہ میں
آتا ہوں ہر اُس بُرائی سے جو آج کے دن
میں ہے اور ہر اُس بُرائی سے جو اس کے بعد ہے
اور اپنے نفس کی بُرائی سے اور شیطان کی
بُرائی سے اور شیطان کے شرک سے اور اس سے
کہ ہم کسی شر کو اپنے اوپر لگائیں یا اُسے کسی
مسلمان تک پہونچائیں یا میں کوئی ایسی
خطا یا گناہ کروں جسے تو نہ بخشے اور قیامت
کے دن تنگی سے [۱۶۳]

---

۱۶۳ استعاذہ کے کلمات یہاں بھی حسب معمول ایسے ہی جامع اور دنیا و آخرت کی ایک ایک چیز پر حاوی ہیں۔

المنزل الخامس — پانچویں منزل

یوم الاربعاء — روز چہار شنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۱۶۴ (الحزب الاعظم للقاری)

اے اللہ میری شرمگاہ کو محفوظ کر دے اور مجھ پر میرے کام آسان کر دے۔ ۱۶۴

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوۃِ وَتَمَامَ رِضْوَانِکَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِکَ

(الحزب الاعظم۔ للقاری)

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال اور نماز کا کمال اور تیری خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال۔ ۱۶۵

---

۱۶۴ کوئی کلمہ گو مرد یا عورت اگر خدانخواستہ حرامکاری میں اپنے شوق سے یا بطور پیشہ کے مبتلا ہو، اور اس سے نکل آنے کی آرزو دل میں ہو، تو اس دعا کا ورد صدق دل سے کچھ عرصہ تک رکھے، ان شاء اللہ ضرور کوئی صورت نکاح یا جائز آمدنی کی پیدا ہو جائے گی۔

ویسر لی امری۔ یعنی جو عملی دقتیں اور دشواریاں اس حرام شوق یا پیشہ کے ترک کرنے میں پیش آ رہی ہیں انھیں دور کر کے کوئی اس کا جائز بدل مہیا کر دے۔

۱۶۵ کتنی حکیمانہ و عارفانہ ترتیب قائم فرمائی گئی ہے جب عبادات مقصودہ اور عبادات الیہ دونوں میں درجۂ کمال حاصل ہو جائیگا تو قدرۃً انکے نتائج و ثمرات یعنی رضوان الٰہی و مغفرت الٰہی بھی درجۂ کمال ہی میں ظاہر ہوں گے۔ مومن کا کام کسی طرح گرتے پڑتے عبادتوں کو کر ڈالنا نہیں، بلکہ ہر طاعت اور عبادت کو اسکے مرتبۂ کمال تک پہونچانا ہے اور اس کا اجر و صلہ بھی اسی درجۂ کامل میں حاصل کرنا ہے —— امتحان میں کسی نہ کسی طرح لشتم پشتم نکل جانا نہیں، بلکہ درجۂ اوّل کے نمبروں میں اعزاز و ناموری کے ساتھ کامیابی حاصل کرنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ [۱۵۲]	اے اللہ میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دیجیو۔[۱۶۶]
(کتاب الاذکار للنووی)	
اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنِیْ عَذَابَكَ [۱۵۳]	اے اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔[۱۶۷]
(الحزب الاعظم للقاری)	
اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْاَقْدَامُ [۱۵۴]	اے اللہ میرے قدم ثابت رکھنا جس دن کہ قدم ڈگنے لگیں گے۔[۱۶۸]
(کتاب الاذکار للنووی)	
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ [۱۵۵]	اے اللہ ہمیں فلاح یاب بنائیو۔[۱۶۹]
(الحزب الاعظم للقاری)	

---

[۱۶۶] (جو عین علامت ہے مقبولیت کی، اور اسی کے لائق مجھ سے دنیا میں کام کرانا)

[۱۶۷] جس بے جبر صورت سے عذاب الٰہی کیطرف سے اپنی بے پروائی ظاہر کی ہے وہ اِن حدیثوں سے اپنی بے خبری کا علاج کرائیں۔
غشنی برحمتک ـ مومن کا کام ایسی ہی رحمت الٰہی کی طلب ہے، جو اسے ہر طرف سے ڈھانپ لے ـ وہ اس پر پوری طرح چھا جائے، کوئی حصہ اُسکے جسم و رُوح کا بے ڈھکا ماتی نہ رہنے دے۔

[۱۶۸] ظاہر ہے کہ یوم قیامت مراد ہے۔

[۱۶۹] (دنیا اور آخرت میں سب کہیں)

فلاح کا لفظ عربی میں ایک وسیع ترین و جامع ترین لفظ ہے ـ دنیوی و اُخروی، مادّی و رُوحانی، بڑی اور چھوٹی، ہر قسم کی کامیابی پر حاوی۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِكْرِكَ وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ وَاَسْبِغْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ[۱۵۶]

اے اللہ اپنے ذکر سے ہمارے دلوں کے قفل کھول دے اور ہم پر اپنی نعمت کو پورا کر، اپنے فضل کو پورا کر، اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے کر لے[۱۷۰]

اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ[۱۵۸]

اے اللہ مجھے وہ سب سے بڑھ کر دے جو تو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہو[۱۷۱]

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مُسْلِمًا وَّاَمِتْنِيْ مُسْلِمًا[۱۵۹] (کنز العمال - عن سمرۃ)

اے اللہ مجھے مسلمان ہی زندہ رکھ، اور مسلمان ہی (رکھ کر) مجھے وفات دے[۱۷۲]

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ

اے اللہ کافروں کو عذاب دے، اور اُنکے دلوں میں ہیبت بٹھا دے اور اُن کی بات میں اختلاف پیدا کر دے، اور اُن پر اپنا قہر و عذاب نازل کر۔

---

[۱۷۰] مطلوب محض حصول نعمت و فضل نہیں، بلکہ اتمام نعمت و تکمیل فضل ہے۔
حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا، کہ دلوں پر جو غفلت کے قفل لگ جاتے ہیں، اُنکی کلید ذکرِ الٰہی ہی ہے۔

[۱۷۱] اللہ سے نعمت مانگنے میں دل پست ہمتی کو نہ ہو، طلب و درخواست ہمیشہ بڑے ہی سے بڑے انعام کی کرتے رہنا چاہئے۔

[۱۷۲] سب ہی کچھ ان دو لفظوں کے اندر آ گیا۔ اور اور کچھ باقی ہی نہ رہا۔ سبحان اللہ کتنی جامع دعا ہے۔

اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ الْکَفَرَۃَ اَھْلَ الْکِتَابِ وَالْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ یَجْحَدُوْنَ اٰیَاتِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَکَ وَیَدْعُوْنَ مَعَکَ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ تَبَارَکْتَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ؁۱۶۰

(کنز العمال ۔ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ)

اے اللہ کافروں کو عذاب دے، چاہے وہ اہل کتاب ہوں یا مشرک، بہرحال جو بھی تیری آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیری راہ سے (دوسروں کو) روکتے ہیں اور تیری (مقرر کی ہوئی) حدوں سے تجاوز کرتے ہیں، اور تیرے ساتھ کسی اور معبود کو بھی پکارتے ہیں، حالانکہ کوئی بھی معبود نہیں ہے بجز تیرے۔ بابرکت ہی تو اور ہر طرح نہایت درجہ برتر ہے تو اس سے کہ جو یہ ظالم کہتے ہیں [۱۷۳]

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَصْلِحْھُمْ وَاَصْلِحْ

اے اللہ تو مجھے بخش دے اور تمام ایمان والوں اور ایمان والیوں کو اور تمام اسلام والوں اور اسلام والیوں کو اور انھیں سنوار دے

---

۱۷۳ معاذ اللہ، یہ مشرک اور کافر جیسی جیسی گندہ صفات تیری جانب منسوب کرتے رہتے ہیں۔ تیری ذات اقدس کو ان سے نسبت ہی کیا!

اللھم عذب الکفرۃ الخ اللہ کے نافرمانوں، سرکشوں کے حق میں دعائے بد کرنا ناجائز نہیں، بلکہ بعض حالات میں تو مندوب و مستحب بھی ہے۔

الکفرۃ اہل الکتاب والمشرکین۔ کافروں کی دو عمومی قسمیں بیان کردی ہیں بعض ان میں سے اہل کتاب ہیں جنھوں نے عقائد کفریہ اختیار کرلئے ہیں اور بعض توسرے سے توحید ہی کے منکر ہیں۔

ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِكَ وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ یَّشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ وَاَنْ یُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِیْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَیْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ غَیْرُكَ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ عَمَلِیْ اِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِیْ یَا تَوَّابُ تُبْ عَلَیَّ یَا رَحْمٰنُ ارْحَمْنِیْ

اور اُنکے آپس میں صلح کردے اور اُنکے دلوں میں اُلفت دیدے اور اُن کے دلوں میں حکمت اور ایمان رکھ دے اور انھیں اپنے رسول کے دین پر ثابت رکھ اور انھیں توفیق دے کہ جو نعمت تو نے انھیں نصیب کی ہے اس کا وہ شکر کرتے رہیں[۱۷۴] اور جو عہد تو نے اُنسے لیا ہی اُسے وہ پورا کرتے رہیں اور انھیں اپنے اور اُنکے دشمنوں پر غالب رکھ[۱۷۵] اے معبودِ برحق تو پاک ہی کوئی معبود سوا تیرے نہیں ہی۔ میرے گناہ بخش دے اور میرے عمل درست کر دے۔ بیشک تو ہی گناہ بخش دیتا ہی جسکے چاہتا ہی اور تو ہی

۱۷۴؎ مومن اپنے ساتھ تمام اہلِ ملت کے حق میں دعائے خیر کرتا رہے، یہ رسول اسلامؐ کی تعلیمات کا خاص اور اہم جزو ہی۔

۱۷۵؎ جو اللہ کے دشمن ہیں، وہ لازمی طور پر اللہ کے لشکر کے بھی دشمن ہونگے، اور ہر کلمہ گو اللہ کے لشکر کا سپاہی ہی۔

عہدک الذی عاہدتہم علیہ۔ وہ عہد یہی اقرار و توحید و طاعت کا ہی جو ہر کلمہ گو سے لیا گیا ہی۔

يَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّيْ يَا رَءُوْفُ	مغفرت کرنے والا ہی، رحم کرنے والا ہی۔
ارْءُفْ بِيْ يَا رَبِّ اَوْزِعْنِيْ	اے بخشنے والے مجھے بخش دے۔ اے توبہ
اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ	قبول کرنے والے میری توبہ قبول کر۔ اے
اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَطَوِّقْنِيْ حُسْنَ	معاف کرنے والے مجھے معاف کر۔ اے مہربان
عِبَادَتِكَ يَا رَبِّ اَسْأَلُكَ	مجھ پر مہربانی کر۔ اے پروردگار مجھے توفیق دے
مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ	کہ تونے جو نعمت مجھے دی ہی اُس کا شکر
يَا رَبِّ افْتَحْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّا	ادا کروں اور مجھے طاقت دے کہ تیری
خْتِمْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّقِنِيْ	عبادت اچھی طرح کروں۔ اے پروردگار
السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ	میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں سب کی سب۔
يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط	اے پروردگار میرا آغاز خیر کے ساتھ کر اور
وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ[۱۶۱]	میرا خاتمہ خیر کے ساتھ کر، اور مجھے برائیوں سے
(الحزب الاعظم للقاری - وغیرہ)	بچالے، اور جسے تونے برائیوں سے اُس دن بچالیا
	بیشک تونے اُس پر رحم ہی کیا، اور یہی تو
	بڑی کامیابی ہی۔ [۱۷۶]

---

[۱۷۶] اِس دعا کی ہمہ گیری اور ہمہ جہتی سے الگ اور مستثنیٰ کون سا شعبہ دنیا یا آخرت کا رہ جاتا ہی۔

یومئذٍ۔ یعنی روزِ حساب کو۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ
وَلَکَ الشُّکْرُ کُلُّہٗ
وَلَکَ الْمُلْکُ کُلُّہٗ
وَلَکَ الْخَلْقُ کُلُّہٗ
بِیَدِکَ الْخَیْرُ کُلُّہٗ
اِلَیْکَ یَرْجِعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ
اَسْأَلُکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ [۱۶۲]
(الحزب الاعظم للقاری وکنز العمال)

اے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے سب کی سب
اور تیرے ہی لئے شکر ہے سب کا سب
اور تیرے ہی لئے حکومت ہے سب کی سب
اور تیرے ہی لئے ہے مخلوق سب کی سب
تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے سب کی سب
اور تیری ہی طرف امور رجوع ہوتے ہیں
سب کے سب میں مانگتا ہوں تجھ سے
بھلائی سب کی سب، اور میں تیری
پناہ میں آتا ہوں ساری کی ساری
بُرائیوں سے [۱۶۲]

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ
اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ
وَالْحُزْنَ اَللّٰھُمَّ
بِحَمْدِکَ انْصَرَفْتُ

اُس اللہ کے نام (کی برکت) سے جس کے
سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ مجھ سے
فکر اور غم دور فرما دے، اے اللہ
میں تیری ہی حمد کے ساتھ چلتا پھرتا ہوں

۱۶۲؎ کلّہ کی تکرار قابل لحاظ ہے مقصودات اور مطلوبات جتنے بھی ہیں، اُن میں سے حقیر یا ناقابل اعتناء کوئی بھی نہیں۔ سب کے سب تمام و کمال ہی بلا کسی ادنیٰ جزو کو مستثنیٰ کیے ہوئے حاصل کرنے اور طلب کرنے کے قابل ہیں ——— بندہ کا کمال و عروج عین اسکی عبدیت، حاجتمندی و منقادی میں ہے، نہ کہ انکے برعکس میں۔

وَبِذَنْبِیْ اِعْتَرَفْتُ[۱۶۳]
(الحزب الاعظم للقاری وکنز العمال)

اور اپنے گناہوں کا اعتراف
کرتا ہوں[۱۶۸]

اَللّٰھُمَّ اِلٰہِیْ وَ اِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ
وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ اِلٰہَ
جِبْرَئِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ
وَ اِسْرَافِیْلَ اَسْأَلُكَ
اَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ
فَاِنِّیْ مُضْطَرٌّ وَّ تَعْصِمُنِیْ
فِیْ دِیْنِیْ فَاِنِّیْ مُبْتَلًی وَّ
تَنَالُنِیْ بِرَحْمَتِكَ
فَاِنِّیْ مُذْنِبٌ وَّ تَنْفِیْ

اے اللہ، میرے معبود اور ابراہیم و
اسحٰق ویعقوب کے معبود اور جبرئیل
اور میکائیل اور اسرافیل کے معبود[۱۶۹]
میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں
کہ میری عرض قبول کرلے کہ میں
بیقرار ہوں۔ اور تو مجھے میرے
دین کے باب میں محفوظ رکھ کہ
میں بلا میں پڑا ہوا ہوں۔ اور
اپنی رحمت میرے شاملِ حال رکھنا

---

۱۶۸ یہ اعتراف ذنب۔ رسول معصوم کر رہے ہیں (گو ظاہر ہے اُن کا ذنب، صرف انہیں کے مرتبہ و معیار سے ہوگا، اور صرف صورۃً ہوگا نہ کہ معنیً وحقیقۃً) تو ظاہر ہے کہ ہم اُمتیوں کا تو لمحہ لمحہ اسی اعتراف تقصیر میں بسر ہوتے رہنا چاہئے۔
بسم اللہ الذی لا الہ غیرہ۔ کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ میں اُس اللہ کا نام لیتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں۔
۱۶۹ ملائکہ مقربین ہوں یا انبیائے مرسلین، حق تعالیٰ کا رشتہ سب کے ساتھ معبودیت مطلق ہی کا ہے۔ اور اسکے حق میں سب عبد محض ہی ہیں۔
زمانۂ قیام مدینۂ منورہ میں جہاں ذی اثر و صاحب علم و صاحب جاہ یہود کے اثر سے طرح طرح کی گمراہیاں اور بد دینیاں پھیل رہی تھیں دعاؤں اور تعلیمات کے ذریعہ سے ایسی اصلاحیں بہت ضروری تھیں۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۲۵

عَنِّی الْفَقْرَ فَاِنِّیْ مُمْسَکِیْنٌ[۱۶۴]
(کنز العمال وغیرہ)

کہ میں گناہگار ہوں، اور مجھ سے محتاجی دور رکھنا، کہ میں بے کس ہوں[۱۸۰]۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْكَ فَاِنَّ لِلسَّآئِلِ عَلَیْكَ حَقًّا اَیُّمَا عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ دَعْوَتَهُمْ وَاسْتَجَبْتَ دُعَآءَهُمْ اَنْ تُشْرِكَنَا فِیْ صَالِحِ مَا یَدْعُوْنَكَ فِیْهِ وَاَنْ تُشْرِكَهُمْ فِیْ صَالِحِ

اے اللہ میں تجھ سے ہر اُس حق سے مانگتا ہوں جو سائلوں کا تجھ پر ہے[۱۸۱]۔ کہ خشکی اور تری کے جس کسی بھی غلام یا باندی کی دعا تو نے قبول کی ہو، تو ہمیں اُن اچھی دعاؤں میں شریک کردے جو وہ تجھ سے مانگیں اور تو اُنھیں اُن اچھی دعاؤں میں شریک کردے جو ہم تجھ سے مانگیں۔ اور یہ کہ تو ہمیں اور انھیں چین دے، اور تو ہماری اور

۱۸۰؎ یہاں چار دعائیں بیان ہوئی ہیں اور چاروں میں ترتیب باہمی اور تناسب بہت خوب ہے۔ پہلی دُعا قبول دعا کی ہے اور اس کا تقفیع اپنے اضطرار کو بنایا ہے۔ پھر معًا دعا عصمت دینی کی ہے، اور اس پر تقفیع اپنے ابتلاء کو بنایا ہے، تیسری دعا شمول رحمت کی ہے اور اس پر دلیل اپنی مذنبیت سے لائی گئی ہے۔ آخری دعا رفع فقر کی ہے، اور اس پر حجت اپنی مسکینیت سے لائی گئی ہے۔

۱۸۱؎ یعنی تو نے اپنے فضل وکرم سے اُن کا حق اپنے اوپر قائم کرلیا ہے ــــــ ورنہ حقیقۃً ظاہر ہے کہ کسی مخلوق کا کوئی حق اللہ تعالےٰ کے ذمہ واجب نہیں ہوسکتا۔

مَا نَدْعُوكَ فِيهِ وَاَنْ تُعَافِيَنَا وَاِيَّاهُمْ وَاَنْ تَقَبَّلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنَّا وَعَنْهُمْ فَاِنَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ [۱۶۵]

(کنز العمال عن ابی سعید الخدریؓ)

اُن کی دُعائیں قبول کر اور یہ کہ تو ہم سے اور اُن سے درگزر کر[۱۸۲] بیشک ہم ایمان لائے اُس پر جو تونے اُتارا ہے اور ہم نے رسُول کی پیروی کی بس ہمیں بھی شہادت دینے والوں میں لکھ لے[۱۸۳]

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهُ [۱۶۶]

(کنز العمال - عن ابی امامہؓ)

اے اللہ محمد (صلّے اللہ علیہ وسلّم) کو مقام وسیلہ عنایت کر، اور آپ کی محبوبیت برگزیدہ لوگوں میں کردے اور آپ کا مرتبہ عالی لوگوں میں، اور آپ کا ذکر اہلِ تقرب میں[۱۸۴]

---

۱۸۲ یعنی اپنے تمام مقبول اور مستجاب الدعا بندوں کی دعاؤں میں ہمیں شریک کر، اور اُنھیں ہماری دعاؤں میں شریک کردے - اور عافیت اور مقبولیت اور معافی ہم میں اُن میں مشترک رکھ ا

۱۸۳ بندہ کی سعادت کی معراج یہ ہے کہ اس کا نام حق کے مبطلوں اور منکروں میں نہیں، بلکہ مُصدّقوں اور شاہدوں میں لکھ لیا جائے - اور اسی کی تمنا بندہ بڑے ذوق وشوق سے کرتا ہے -

۱۸۴ الوسیلۃ - جنت کا وہ مرتبہ اعلیٰ ہے جس کا وعدہ رسول اکرمؐ سے ہو چکا ہے، اور اس مرتبہ پر فائز ہو کر آپؐ اہلِ امت کی شفاعت کا اذن بھی حاصل کرلیں -

دعا میں تعلیم اسکی مل رہی ہے کہ جو مراتب و فضائل رسولؐ کے واسطے موعود ہیں، اور جنکے باب میں وعدۂ الٰہی کے بعد شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں، اُن تک کیلئے بھی دعا خود کرنا، اور اہل امت سے کرانا عین تقاضائے عبدیت ہے -

اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِی مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَ اَسْبِغْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِكَ [۱۶۷]	اے اللہ مجھے اپنے ہاں سے ہدایت نصیب کر [۱۸۵] اور مجھے اپنے فضل و کرم سے مستفید کر اور مجھ پر اپنی رحمت کامل کر، اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل کر۔
(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی عن ابن عباسؓ)	
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ [۱۶۸]	اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر، اور میری توبہ قبول کر، تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے [۱۸۶]۔
(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی عن ابن عمرؓ)	
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَ	اے اللہ میں تجھ سے توفیق مانگتا ہوں اہل ہدایت کی سی اور عمل اہل یقین کے سے اور اخلاص اہل توبہ کا سا اور ہمت اہل صبر کی سی اور کوشش اہل خوف کی سی اور طلب اہل شوق کی سی

---

۱۸۵ ہدایت وہی ہے جس کا صدور حق تعالیٰ کے پاس سے ہوتا ہے۔

۱۸۶ تیرا تو کام ہی توبہ قبول کرتے رہنا، اور فضل و کرم بے حساب کرتے رہنا ہے۔

أَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اور عبادت اہل تقویٰ کی سی اور
أَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ معرفت اہل علم کی سی تا آنکہ میں
أَهْلِ الْعِلْمِ حَتَّىٰ أَلْقَاكَ تجھ سے مل جاؤں [۱۸۷]

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَخَافَةً اے اللہ میں تجھ سے وہ خوف مانگتا ہوں
تَحْجُزُنِي عَنْ مَعَاصِيكَ حَتَّىٰ جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روک دے۔
أَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا تاکہ میں تیری طاعت کے ایسے عمل کروں
أَسْتَحِقُّ بِهِ رِضَاكَ وَحَتَّىٰ جن سے میں تیری خوشنودی کا مستحق
أُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ ہو جاؤں اور تاکہ میں تجھ سے ڈر کر

---

۱۸۷ یعنی وقت موت تک ان میں سے کسی چیز میں خلل نہ پڑے ——— ہر ہر طبقہ کی وہ چیز مانگی ہے جو اس طبقہ میں درجۂ کمال میں موجود ہے۔

توفیق اہل الہدیٰ۔ انھیں پوری توفیق مل گئی ہوتی تو یہ اہلِ ہدیٰ ہوتے ہی کیوں۔
اعمال اہل الیقین۔ عمل بہترین جبھی صادر ہوتے ہیں، جب یقین پختہ ترین ہو چکتا ہے۔
مناصحۃ اہل التوبۃ۔ اہل توبہ کا اخلاص اگر کامل نہ ہوتا تو انھیں توبہ کی توفیق ہی کیوں ہوتی۔
عزم اہل الصبر۔ ہمت ہی تو وہ چیز ہے جو اہل صبر سے سب کچھ برداشت کرا لیتی ہے۔
جدّ اہل الخشیۃ۔ خشیت جب پوری طرح طاری ہو گی تو انسان ہر ممکن جدوجہد کر ڈالے گا۔
طلب اہل الرغبۃ۔ اہل شوق و طلب کی طلب اور تڑپ کا کیا کہنا۔
تعبّد اہل الورع۔ جو تقویٰ میں کمال رکھتے ہیں وہی عبادت کا بھی حق ادا کر سکتے ہیں۔
عرفان اہل العلم۔ جو علوم شرعیہ میں جتنا زیادہ مستغرق ہو گا، اُسی نسبت سے اسکی معرفت بھی کامل ہو گی۔

وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ	تیرے سامنے خالص توبہ کروں - اور تاکہ
حَيَاءً مِّنْكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلُ	تجھ سے شرما کر تیرے روبرو خلوص کو
عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا	صاف کروں اور تاکہ کل کاموں میں تجھ پر
وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ	بھروسہ کروں [۱۸۸] اور تیرے ساتھ گمان نیک کو
خَالِقِ النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا	طلب کرتا ہوں۔ پاک ہے اے نور کے
فُجَاءَةً وَّلَا تَاْخُذْنَا بَغْتَةً	پیدا کرنے والے [۱۸۹] اے اللہ ہم کو ناگہاں
وَّلَا تُغْفِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا	ہلاک نہ کرنا اور نہ ہم کو اچانک پکڑنا
وَصِيَّةٍ ؕ	اور نہ ہمیں کسی حق و وصیت کی طرف سے
	غفلت میں رکھنا [۱۹۰]۔

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ	اے اللہ میری قبر میں وحشت کی جگہ
قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ	اُنس پیدا کر دینا [۱۹۱]۔ اے اللہ مجھ پر

---

[۱۸۸] اللہ سے اتنا خوف جتنا اُس کا حق ہے کون بندہ بیچارہ رکھ سکتا اور برداشت کر سکتا ہے؟ خوف کا درجہ کافی اس کیلئے صرف اتنا ہے کہ بس گناہوں سے روک ہو جائے، اور طاعت کی جانب رغبت پیدا ہو جائے۔ باقی تمام مطلوبات اسی کے ثمرات ہوں گے۔

[۱۸۹] حق تعالیٰ خالق نور ہے، جس طرح اور ہر چیز کا بھی خالق ہے۔ بذات خود نہ جوہر ہے نہ عرض، نہ اس معنی میں نور جس میں مجوس وغیرہ گمراہ قوموں نے سمجھ رکھا ہے)

[۱۹۰] (کسی کے حق یا وصیت کا اتلاف اسلام میں ایک شدید معصیت ہے)

[۱۹۱] قبر ایسا مقام ہے، جس سے انسان کو اس عالم ناسوت میں وحشت ہونا امر طبعی ہے، یہاں بندہ کی زبان سے دعا اس کی کرائی جا رہی ہے کہ وہ وحشت اُنس میں تبدیل ہو جائے۔

بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ
اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّهُدًى وَّ رَحْمَةً
اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَانَسِيْتُ
وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ
وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ
وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ
حُجَّةً يَّارَبَّ الْعَالَمِيْنَ [۱۹۲]

قرآن عظیم کے طفیل میں رحم کرنا اور اسے
میرے حق میں رہبر اور نور اور ہدایت اور
رحمت بنا دینا۔ اے اللہ میں اس میں سے
جو کچھ بھول گیا ہوں وہ مجھے یاد کرادے اور
اس میں سے جو کچھ میں نہ جانتا ہوں وہ مجھے
سکھادے، اور مجھے اسکی تلاوت دن اور رات کے
اوقات میں نصیب کرا اور اُسے میرے لئے
حجت بنادے، اے پروردگار عالم [۱۹۲]!۔

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ
نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ اَتَقَلَّبُ
فِيْ قَبْضَتِكَ وَاُصَدِّقُ

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور بیٹا ہوں
تیرے بندہ اور بندی کا، ہمہ تن تیری ہی
مٹھی میں ہوں [۱۹۳]، تیرے قبضہ میں چلتا پھرتا
ہوں، تیرے ہی ملنے کی تصدیق کرتا ہوں

۱۹۲؎ قرآن کے درجات فضائل و برکات سب اِن دعاؤں سے بالکل ظاہر ہیں۔
واجعلہ لی حجۃ۔ یعنی دنیا و آخرت میں میری دلیل، میرا سہارا — یعنی اسی کی بنا پر میں یہاں بھی قائم رہوں اور وہاں بھی۔

۱۹۳؎ لفظی معنی یعنی "میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے" مراد نہیں۔ بلکہ عربی محاورہ میں اس سے مراد تمامتر کسی کے اختیار و قبضہ میں ہونا ہوتا ہے۔
انی ... امتک۔ کمال عجز و تذلل و افتقار کے اظہار کیلئے ہے، کہ میں خود تو کیا، جنھوں نے بظاہر اسباب مجھے پیدا کیا ہے، وہ تک تیرے ہی بندے ہیں۔ ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۲۴

بِلِقَائِكَ وَاُومِنُ بِوَعْدِكَ اَمَرْتَنِي فَعَصَيْتُ وَنَهَيْتَنِي فَاَتَيْتُ هٰذَا مَكَانُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ [۱۹۴]

اور تیرے وعدہ پر یقین رکھتا ہوں۔ تو نے مجھے حکم دیا، لیکن میں نے نافرمانی کی، اور تو نے مجھے روکا تو میں نے اس کا ارتکاب کیا یہ جگہ دوزخ سے پناہ لینے کی تیرے ذریعہ سے ہی کوئی معبود نہیں ہی سوا تیرے۔ تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تو ہمیں بخش دے۔ بیشک کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا بجز تیرے [۱۹۴]

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ

اے اللہ تجھی کو ہر تعریف سزاوار ہی، اور تجھی سے شکایت چاہئے اور تجھی سے فریاد چاہئے اور مدد تجھی سے طلب کئے جانے کے قابل ہی [۱۹۵] اور نہ کوئی بچاؤ

---

[۱۹۴] حضرت آدمؑ کی دعائے قرآنی بھی اس موقع پر یاد کرلی جائے۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخٰسرین۔
نتیجہ یہ نکلا کہ از حضرت آدمؑ تا ایندم، بڑے بڑے کاملین ومقربین کیلئے بھی کھلی ہوئی راہ یہی اعتراف ذنوب اور استغفار کی ہی۔

[۱۹۵] یعنی ہر مدح و وصف کا سزاوار بھی تو ہی ہی۔ اور ہر قسم کی شکایت وفریاد کا مخاطب صحیح بھی تو، اور ہر مدد مانگے جانے کا اہل بھی تو ہی اکیلا۔

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

(گناہ سے) ہے، اور نہ کوئی قوت (عبادت کی) ہے، بجز اللہ کے ہاتھ میں [196]

(الحزب الأعظم للقاری)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ
مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً
عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ
عَلٰی نَفْسِكَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ
اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ
اَوْ يُظْلَمَ عَلَيْنَا اَوْ نَجْهَلَ
اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَوْ اُضِلَّ

اے اللہ میں تیری رضا کی پناہ میں
آتا ہوں تیری ناخوشی سے اور تیری
عفو کی پناہ میں تیرے عذاب سے
اور تیری پناہ میں آتا ہوں خود تجھ سے۔
میں تیری تعریف پوری طرح کر ہی نہیں
سکتا ہوں تو اسی تعریف کے لائق ہے
جو تو نے خود اپنی ذات کی کی ہے [197]۔
اے اللہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں
اس سے کہ ہم کہیں ڈگ جائیں، یا
کسی کو ڈگائیں۔ یا ہم کسی کو گمراہ کریں

---

۱۹۶ گناہوں سے بچانا اور طاعت کی طرف لانا صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

۱۹۷ بڑے بڑے عارفین نے بھی آخر میں تھک کر اور ہار کر یہی کہا ہے کہ جو تیری حمد و ثنا کا حق ہے وہ ہم نہیں ادا کر سکتے، وہ تو بس تو ہی اپنے کلام سے کر سکتا ہے۔

اے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من ا

ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۲۷

اَوْ اُضِلَّ اَعُوْذُ بِنُوْرِ
وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ
اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ
وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ
وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ
عَلَيَّ غَضَبَكَ وَ تُنْزِلَ
عَلَيَّ سَخَطَكَ وَ لَكَ
الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِكَ اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً
كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ الْاَعْمَيَيْنِ السَّيْلِ

یا ہم کسی پر ظلم کریں یا کوئی ہم پر
ظلم کرے، یا ہم جہالت کریں یا
کوئی ہم سے جہالت کرے یا میں
گمراہ ہوں یا کوئی مجھے گمراہ کرے۔
میں تیری ذاتِ گرامی کے نور کی
پناہ میں آتا ہوں جس نے
آسمانوں کو روشن کر رکھا ہے،
اور اس سے ظلمتیں چمک اٹھی ہیں،
اور اس سے دنیا اور آخرت کے
کام درست ہیں[۱۹۸] (پناہ) اس
امر سے کہ تو مجھ پر اپنا غصہ اتارے
اور تو مجھ پر اپنی ناخوشی نازل کرے
اور حق ہے کہ تو ہی منایا جائے یہاں تک
کہ تو راضی ہو جائے، اور نہ کوئی بچاؤ

---

۱۹۸ یعنی تیرا نورِ ذات ہی دنیا اور آخرت کے سارے امور کو سنبھالے ہوئے ہے۔

اشرقت له الظلمات۔ یعنی اگر وہ نور نہ ہوتا تو آج جو روشنیاں نظر آ رہی ہیں، یہ سب تاریکیاں ہی رہتیں۔

وَالبَعِيرِ الصَّئُولِ ۱۹۷	(گناہ سے) ہے، اور نہ کوئی طاقت
(کنز العمال - عن عبداللہ بن مرحسن رض	(عبادت کی) ہے، مگر تیری ہی مدد سے۔
د	اے اللہ میں نگہبانی چاہتا ہوں۔ بچہ
ابن عمر رض	کی سی نگہبانی۔ نشہ ۱۹۹ اے اللہ میں تیری
د	پناہ میں آتا ہوں دو اندھی بُرائیوں
عائشہ رض)	یعنی سیلاب اور حملہ آور اونٹ سے نشہ ۲۰۰

نشہ ۱۹۹ یعنی جس طرح شفیق ماں بچہ کو اپنی آنکھ سے ایک لمحہ کیلئے نہیں اوجھل ہونے دیتی اور ہمہ وقت اس کی نگہبانی اور نگرانی میں لگی رہتی ہے، یہ بندہ حق تعالی سے ایسی ہی نگہبانی ہر ہر جزئیہ میں چاہتا ہے۔

نشہ ۲۰۰ عرب میں ناگہانی مصیبت کیلئے بطور مثال کے ان دو چیزوں کا نام لیا جاتا تھا۔

المنزل السادس — چھٹی منزل

یوم الخمیس — روزِ جمعرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِمُحَمَّدٍ	اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں
نَبِیِّکَ وَاِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ	بہ طفیل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جو
وَمُوْسٰی نَجِیِّکَ وَعِیْسٰی رُوْحِکَ	تیرے نبی ہیں اور بہ طفیل ابراہیم (علیہ السلام)
وَکَلِمَتِکَ وَبِکَلَامِ مُوْسٰی	کے جو تیرے خلیل ہیں اور بہ طفیل موسیٰ (〃)
وَاِنْجِیْلِ عِیْسٰی وَزَبُوْرِ دَاوٗدَ	کے جو تیرے کلیم ہیں اور بہ طفیل عیسیٰ (〃)
وَفُرْقَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ	کے جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور بہ طفیل
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِکُلِّ وَحْیٍ	کلام حضرت موسیٰ کے اور انجیل حضرت
اَوْحَیْتَہٗ اَوْ قَضَاءٍ قَضَیْتَہٗ	عیسیٰ کے اور زبور حضرت داؤد کے اور
اَوْ سَائِلٍ اَعْطَیْتَہٗ اَوْ فَقِیْرٍ	فرقان حضرت محمد صلعم کے اور بہ طفیل ہر وحی
اَغْنَیْتَہٗ اَوْ غَنِیٍّ اَفْقَرْتَہٗ	کے جسے تو نے بھیجا ہو یا ہر حکم (تکوینی) کے
اَوْ ضَالٍّ ھَدَیْتَہٗ وَاَسْأَلُکَ	جسے تو نے جاری کیا ہو اور بہ طفیل ہر سائل کے
بِاسْمِکَ الَّذِیْ وَضَعْتَہٗ	جس کو تو نے دیا ہو، اور بہ طفیل ہر محتاج کے

عَلَى الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ
وَعَلَى السَّمٰوٰتِ فَاسْتَقَلَّتْ
وَعَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَ
اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ
اسْتَقَرَّ بِهٖ عَرْشُكَ وَ
اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ
الْمُطَهَّرِ الْمُنَزَّلِ فِيْ كِتَابِكَ
مِنْ لَّدُنْكَ وَبِاسْمِكَ
الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ
فَاسْتَنَارَ وَعَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ
وَبِعَظَمَتِكَ وَكِبْرِيَآئِكَ
وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ
الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ وَتُخَلِّطَهٗ
بِلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ
وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِيْ بِحَوْلِكَ

جس کو تو نے تونگر کیا ہو اور بہ طفیل ہر تونگر
کے جسے تو نے محتاج کر دیا ہو اور ہر گمراہ
کے جسے تو نے ہدایت دیدی ہو۔ اور
میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بہ طفیل
تیرے اُس نام کے جس کو تو نے زمین پر
رکھا اور وہ ٹھہر گئی، اور آسمانوں پر رکھا
تو وہ قرار پکڑ گئے اور پہاڑوں پر رکھا تو
وہ جم گئے اور درخواست کرتا ہوں میں
تجھ سے بہ طفیل اس نام کے جس سے تیرا
عرش ٹھہرا ہوا ہے[۲۰۱]۔ اور درخواست
کرتا ہوں میں تجھ سے بہ طفیل اُس نام کے
کہ وہ پاک ہے اور ستھرا ہے اور تیری
کتاب میں تیرے پاس سے نازل ہوا ہے
اور بہ طفیل تیرے اُس نام کے جسے تو نے
دن پر رکھا تو وہ روشن ہو گیا اور

---

[۲۰۱] اسم سے مراد جیسا کہ اوپر کسی حاشیہ میں گذر چکا ہے صفت ہوتی ہے۔ اور یہ صفات الٰہی ہی کے ظہور و تجلی کا نتیجہ ہے کہ عالم تدبیر میں یہ سارا انتظام پیدا ہو گیا ہے۔ اور عرش و سماء، زمین اور پہاڑ، سب اپنے اپنے کام میں لگ گئے ہیں۔

وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنَّا مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَكَ وَلَا تَهْتِكْ عَنَّا سِتْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ [۲۰۵]

(جمع الفوائد۔ عن ابی بکرؓ)

رات پر رکھا تو وہ اندھیری ہوگئی [۲۰۲] اور بہ طفیل تیری عظمت اور تیری بڑائی کے اور بہ طفیل تیرے نور ذات کے کہ تو مجھے قرآن عظیم نصیب کرے [۲۰۳] اور اُسے میرے گوشت میں اور میرے خون میں اور میری شنوائی میں اور میری بینائی میں پیوست کردے، اور اس پر میرے جسم کو عامل بنادے اپنی قدرت اور قوت سے۔ بیشک نہ کوئی بچاؤ (معصیت سے) ہے اور نہ کوئی قوت (طاعت) ہی کی ہے مگر تیرے ذریعہ سے [۲۰۴] اے اللہ تو ہمیں اپنی خفیہ گرفت کی طرف سے بے فکر نہ کردے، اور نہ ہمیں اپنی یاد سے غافل ہونے دے اور نہ ہماری پردہ دری کر، اور نہ ہمیں

---

۲۰۲ یعنی صفات ہی کی شانِ ظہور ہے، جس نے دن کو دن اور رات کو رات بنا رکھا ہے۔

۲۰۳ یعنی قرآن مجید کی عظمت اور اُسکے احکام میری روح اور رگ و پوست سب میں حلول کر جائیں۔ میں دیکھوں تو قرآن ہی کی آنکھ سے، سنوں تو قرآن ہی کے کان سے، سوچوں تو قرآن ہی کے دماغ سے، کوئی عمل کروں تو قرآن ہی کی قوت سے۔ ہر طرح پر اور ہر طرح سے قرآن ہی میری زندگی پر چھا جائے۔

۲۰۴ یعنی بس تو ہی چاہے تو ہمیں گناہوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور تو ہی چاہے تو ہمیں طاعتوں پر آمادہ کر سکتا ہے۔ ایجاب سلب، ترک معصیت و ادائے طاعت کی ساری طاقتیں بس تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔

غافلوں میں سے کر[۲۰۵]

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَعْجِیْلَ	اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں
عَافِیَتِكَ وَدَفْعَ بَلَائِكَ	عافیت عاجل کی، اور دفع بلا کی اور دنیا
وَخُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْیَا	سے تیری رحمت کی جانب منتقل ہونے کی[۲۰۶]
اِلٰی رَحْمَتِكَ یَا مَنْ یَّکْفِیْ	اے وہ کہ کافی ہے وہ سب کے عوض اور
عَنْ کُلِّ اَحَدٍ وَّلَا یَکْفِیْ مِنْهُ	کوئی بھی کافی نہیں ہے اس کے عوض۔
اَحَدٌ یَّا اَحَدَ مَنْ لَّا اَحَدَ	اے کس بیکسوں کے، اے سہارے
لَهٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ	بے سہاروں کے۔ اُمیدیں منقطع ہو چکی
اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْكَ	ہیں مگر تجھ سے۔ مجھے نجات دے اُس حال
نَجِّنِیْ مِمَّا اَنَا فِیْهِ وَاَعِنِّیْ عَلٰی	سے جس میں کہ میں ہوں اور جو بلا کہ نازل
مَا اَنَا عَلَیْهِ مِمَّا نَزَلَ بِیْ بِجَاهِ	ہو چکی ہے اُسکے مقابلہ میں میری مدد کر۔
وَجْهِكَ الْکَرِیْمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ	صدقہ اپنی ذات پاک کا اور محمد صلعم کے

[۲۰۵] یعنی ایسا نہ ہو کہ تیری گرفتیں جو خفیہ ہوا کرتی ہیں اُن کی طرف سے ہمارے دل میں بے پروائی آجائے، تو ہمیں ہمیشہ اُن سے خائف اور اُن کی طرف سے متنبہ رکھ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تیری یاد ہی کو بھلا دیں، تو ہمیشہ ہماری ستاری اور پردہ پوشی کرتا رہ اور ہمیں غفلت کا شکار نہ ہونے دے۔

[۲۰۶] یعنی جب موت کا وقت آئے، تو ہم تمامتر آغوش رحمت ہی میں جائیں۔

اسألك تعجيل عافيتك۔ یعنی دنیا میں جبتک رہوں، تو میرے حق میں عافیت برابر نازل کرتا رہ۔

عَلَيْكَ اٰمِيْنَ ٢٠٦ (مستدرک عن عائشۃؓ۔
کنز العمال۔ عن ابن مسعودؓ)

اس حق کے طفیل میں جو تجھ پر ہے۔
آمین ٢٠٧

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ
لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ
لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ
عَلَيَّ فَلَا اَهْلِكُ وَاَنْتَ
رَجَائِيْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ
اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ
بِهَا شُكْرِيْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ
اِبْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ
بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ
عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ

اے اللہ میری نگہبانی کر اپنی اُس آنکھ سے
جو کبھی سوتی نہیں اور مجھے اپنی اُس قوت
کی آڑ میں لیلے جسکے پاس کوئی نہیں پھٹک سکتا
اور مجھ پر اپنی اس قدرت سے رحم کر جو تجھ کو
مجھ پر حاصل ہے، تاکہ میں ہلاک نہ ہوں۔ اور
تو ہی میری اُمیدگاہ ہے کتنی ہی نعمتیں تو نے
مجھے دیں، اور میرا اُنکے لئے شکر کم ہی رہا
اور کتنی مصیبتیں ہیں جن میں تو نے مجھے مبتلا
کیا، اور میرا صبر اُن پر کم ہی رہا ٢٠٨ ۔ پس
اے وہ کہ اسکی نعمت کے وقت میرا شکر

---

٢٠٧ یامن۔۔ احدٌ۔ جو شخص کسی ابتلاءِ تکوینی (مرض، فقر وغیرہ) میں مبتلا ہو، اُسے جو سہارا اللہ دے سکتا ہے وہ کسی مخلوق سے بھی ممکن نہیں۔

بحق محمدٍ علیک۔ یعنی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو حق تو نے اوپر اپنے وعدہ کے بموجب لازم کرلئے ہیں۔

٢٠٨ یعنی نہ عیش میں میں نے حقِ شکرِ نعمت ادا کیا، اور نہ غم میں میں نے صبر ہی کا ثبوت دیا۔

بعینک التی لاتنام۔ یعنی تیری ہی آنکھ ایسی ہے جس کا جھپک جانا ممکن نہیں ——— مطلب یہ ہوا کہ مجھے ہر لمحہ اور ہر آن اپنی حفاظت میں لئے رہ۔

يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَآنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ ؂۱

(کنز العمال۔ عن علیؓ)

کم رہا، پھر بھی مجھے محروم نہ کیا، اور اے وہ کہ اسکے ابتلا کے وقت میرا صبر کم رہا پھر بھی اس نے میرا ساتھ نہ چھوڑا، اور اے وہ کہ مجھے گناہوں پر دیکھا پھر بھی مجھے فضیحت نہ کیا۔ ۲۰۹؎

يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ اَبَدًا وَّيَا ذَا النَّعْمَاءِ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى اَبَدًا اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَأُ فِيْ نُحُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَالْجَبَابِرَةِ ؂۱

(کنز العمال۔ عن علیؓ)

اے ایسے احسان والے جس کا احسان کبھی ختم نہ ہو، اور اے ایسے نعمتوں والے کہ جسکی نعمتیں کبھی شمار نہ ہو سکیں میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر رحمتِ کامل نازل کر، میں تیرے ہی در پر بھڑ جاتا ہوں دشمنوں اور زور آوروں کے مقابلہ میں ۲۱۰؎

۲۰۹؎ (تو ایسے ہی کے فضل و کرم کی دستگیری سے آئندہ بھی مجھے اُمیدیں ہی ہیں)

۲۱۰؎ اس آخری دعوی کی صحت پر تاریخی مثالیں مطلوب ہوں، تو صحابہ کرامؓ کے مفصل حالات کا مطالعہ کر لیا جائے۔ ان میں سے ایک ایک، بلا کی قوت و شجاعت رکھتا تھا، اور یہ سارا زور اسی توکل و اعتماد علی اللہ نے پیدا کر دیا تھا۔

<u>آلِ محمد</u>۔ آل کی تصریح خود رسول اللہ صلعم کی زبان مبارک سے یہ آچکی ہے کہ جو کوئی میرے طریقہ پر چلے وہ میری آل میں سے ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِالدُّنْيَا وَعَلٰى اٰخِرَتِيْ بِالتَّقْوٰى وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا حَضَرْتُهُ يَا مَنْ لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّالْعَافِيَةَ

اے اللہ میرے دین پر مددگار دنیا کو بنادے اور میری آخرت پر مددگار تقویٰ کو کردے[211] اور تو ہی محافظ رہ میری اُن چیزوں کا جو آنکھوں سے دور ہیں اور اُن چیزوں میں جو میرے پیش نظر ہیں تو مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کرے وہ کہ نہ اُسے گناہ نقصان پہونچا سکتے ہیں اور نہ اُسکے ہاں مغفرت کوئی کمی کرتی ہے[212] مجھے وہ چیز دے جو تیرے ہاں کمی نہیں کرتی، معاف کردے مجھے وہ چیز کہ تجھے نقصان نہیں پہونچاتی، تو بیشک تو ہی بڑا دینے والا ہے[213] میں درخواست کرتا ہوں تجھ سے فوری کشائش کی اور صبر جمیل کی[214] اور رزق وسیع کی، اور

---

[211] یعنی میری دنیا دین کے کام آئے، اور آخرت میں میرا تقویٰ میرے آڑے آجائے۔

[212] یعنی اگر ساری دنیا بھی گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق ہو جائے، تو تیرا ذرہ بھر بھی ضرر نہیں، اور اگر تو سب کی مغفرت کردے، تو تیرے خزانہ میں شمہ بھر بھی کمی نہیں ہو سکتی۔

[213] یعنی اپنی مغفرت سے مجھے نواز، اور میرے گناہوں سے خواہ وہ کتنے ہی ہوں، درگزر فرما۔

[214] دونوں لفظوں کے لانے میں نکتہ یہ ہے کہ میں درخواست تو تجھ سے کشائش ہی کی کرتا ہوں، ہر بلا سے بچنے ہی کی کرتا ہوں، لیکن اگر تیری حکمت ابتلا ہی کی مقتضی ہو، تو پھر مجھے صبر پسندیدہ کی توفیق عطا ہو۔

مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَاءِ وَاَسْأَلُكَ
تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ
دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ
الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ
وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۱۷۹

(الحزب الاعظم للقاری)

جملہ بلاؤں سے امن کی۔ اور میں مانگتا ہوں
تجھ سے پورا چین اور مانگتا ہوں تجھ سے
اس چین کا دوام[۲۱۵]۔ اور مانگتا ہوں تجھ سے
اُس چین پر توفیق شکر، اور مانگتا ہوں
تجھ سے مخلوق کی طرف سے بے احتیاجی۔
اور نہ کوئی بچاؤ ہے (گناہوں سے) اور
نہ کوئی قوت ہے (طاعت کی) بجز اللہ
بزرگ و برتر کے ذریعہ کے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا
مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ
صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ
صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ
وَالْاَهْلِ غَيْرَ ضَالٍّ وَّلَا مُضِلٍّ ۱۸۰

(ترمذی۔ عن عمرؓ)

اے اللہ میرے ظاہر کو میرے باطن سے
بہتر کردے اور میرے ظاہر کو صالح بنادے
اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں
اُن اچھی چیزوں کی جو تو لوگوں کو دیتا ہے
مال ہو یا بیوی بچے۔ میں نہ گمراہ ہوں
نہ گمراہ کرنے والا ہوں[۲۱۶]۔

---

۲۱۵ یعنی عافیت کامل بھی ہو اور عافیت دائم بھی ہو۔

۲۱۶ لازمی و متعدی، گمراہی کے ہر شعبہ اور ہر شاخ سے بچا۔

اللھم اجعل۔۔ صالحہ۔ یعنی صالح و صحیح تو میرے تمام اعمال ظاہری بھی ہو جائیں، لیکن سیرت باطنی کا درجہ صالحیت میں ظاہر سے بھی بڑھ چڑھ کر رہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُنْتَخَبِيْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِيْنَ

اے اللہ ہمیں منتخب بندوں میں سے کر لے جن کے چہرے اور اعضاء روشن ہونگے اور جو مقبول مہمان ہونگے،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَآئِكَ وَتَرْضٰی بِقَضَائِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَائِكَ [۲۱۷]

اے اللہ میں تجھ سے ایسا نفس مانگتا ہوں جو تجھ پر اطمینان رکھے اور تیرے ملنے کا یقین رکھے، اور تیری مشیت پر راضی رہے اور تیرے عطیہ پر قناعت رکھے [۲۱۷]

(کنز العمال عن ابی الدرداءؓ وعلیؓ)

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَّعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰی لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ

اے اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے، ایسی حمد کہ تیری ہمیشگی کے ساتھ وہ بھی ہمیشہ رہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی حمد کہ تیرے دوام کے ساتھ وہ بھی دائم رہے، اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی حمد کہ اُسکی انتہا

اللھم انی ... والاھل - مال صالح اور اہل صالح و اولاد صالح کی تمنا ممنوعات و مکروہات میں سے نہیں، اور نہ کسی درجہ مقبولیت کے منافی (جیسا کہ جاہل سالک نے فرض کر رکھا ہے) بلکہ عین مطلوبات میں داخل۔

۲۱۷ یعنی عقائد، اخلاق، سیرت و کردار کے ہر اعتبار سے مومن کامل ہو۔

الغر المحجلین - وہ جن کے چہرے اور اعضاء آخرت میں روشن اور چمکدار ہوں گے۔

الوفد المتقبلین - یعنی وہ جن کی مہمانی جنت میں کی جائیگی، اور جنتیوں کی میزبانی جیسی ہوگی ظاہر ہی ہے۔

حَمْدًا لَا يُرِيْدُ قَائِلُهٗ اِلَّا رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَّ تَنَفُّسِ كُلِّ نَفْسٍ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَلْبِيْ اِلٰى دِيْنِكَ وَاحْفَظْ مِنْ وَّرَائِنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ اَنْ اَزِلَّ وَاهْدِنِيْ اَنْ اَضِلَّ ۱۸۲

(کنز العمال - عن ابی الدرداءؓ و علیؓ)

تیری مشیت کے ادھر نہیں - اور تیرے ہی لئے حمد ہے، ایسی حمد کہ اسکے قائل کا مقصود تمامتر تیری ہی خوشنودی ہے، اور تیرے ہی لئے حمد ہے، ایسی حمد جو ہر پلک جھپکانے اور ہر سانس لینے کے ساتھ ہو۔[۲۱۸] اے اللہ میرے دل کو اپنے دین کیطرف متوجہ کردے اور ہماری حفاظت اِدھر اُدھر سے رکھ اپنی رحمت کے طفیل سے، اے اللہ مجھے ثابت قدم رکھ کہیں ڈگمگا نہ جاؤں اور مجھے ہدایت پر رکھ کہ کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں۔

اَللّٰهُمَّ كَمَا حُلْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَلْبِيْ فَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الشَّيْطَانِ وَعَمَلِهٖ

اے اللہ تو جس طرح حائل ہے مجھ میں اور میرے دل میں، تو حائل رہ مجھ میں اور شیطان اور اُسکے کام میں۔[۲۱۹] اے اللہ ہمیں اپنا

---

[۲۱۸] یعنی تیری حمد ہر جہتی ہو، ہمہ وقتی ہو، بلا شرکت خالصۃً تیرے ہی لئے ہو، بے حد و نہایت ہو۔ لامنتھی لہٗ دون مشیتک - یعنی تیری مشیت ہی اُس کی انتہا کردے تو اور بات ہے، ورنہ میں اپنی طرف سے تو اُس کی کوئی انتہا ہی نہ ہونے دوں۔

[۲۱۹] یعنی جس طرح تو اپنی کسی مصلحت تکوینی سے میرے اور میرے خواہشوں اور ارادوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، تو میری غرض یہ ہے کہ تو میرے اور شیطان کے درمیاں حائل ہو جایا کر، تاکہ میں کوئی معصیت کر ہی نہ سکوں، اور ہمیشہ تیری طاعت و اطاعت میں لگا رہوں۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَاءَنَا فِي اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيمَا عِنْدَكَ [۱۴۳] (الحزب الاعظم للقاری کنز العمال۔ عن ابن عباسؓ)

فضل نصیب کر اور ہمیں اپنے رزق سے محروم نہ رکھ اور جو رزق تو نے ہمیں دیا ہے اس میں برکت دے، اور ہمارے دلوں کو غنی کر دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس کی طرف ہمیں رغبت دیدے۔[۲۲۰]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهُ وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهُ وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهُ [۱۴۴] (کنز العمال۔ عن انسؓ)

اے اللہ مجھے اُن لوگوں میں کر دے جنھوں نے تجھ پر توکل کیا، پس تو اُنکے لئے کافی ہو گیا اور انھوں نے تجھ سے ہدایت چاہی سو تو نے انھیں ہدایت دیدی اور انھوں نے تجھ سے مدد چاہی سو تو نے انھیں مدد دیدی۔[۲۲۱]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِي خَشْيَتَكَ وَذِكْرَكَ وَاجْعَلْ

اے اللہ میرے دل کے وسوسوں کو اپنی خشیت اور اپنی یاد بنا دے،[۲۲۲] اور میرے

---

۲۲۰ یعنی ہم شوق و رغبت کے ساتھ تیرے اجر و ثواب کی طرف لپکیں۔

واجعل غناءنا فی انفسنا۔ یعنی ہمارے دلوں سے ہوس ہی کو مٹا دے ـــــ یہ دعا بڑی کلیدی دعاؤں میں سے ہے۔

۲۲۱ یعنی میرا شمار انھیں توکل کرنے والوں اور ثمرۂ توکل پانے والوں، اور ہدایت چاہنے والوں اور ہدایت پانے والوں اور امداد غیبی مانگنے والوں اور امداد غیبی پا جانے والوں میں کر دے!

۲۲۲ یعنی اپنی ایسی دُھن میرے دل میں جما دے کہ وسوسے تک آئیں، تو وہ بھی تیری ہی یاد اور تیری خشیت کے آئیں۔

هِمَّتِيْ وَهَوَايَ فِيْمَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ وَمَا ابْتَلَيْتَنِيْ
بِهٖ مِنْ رَخَاءٍ وَّشِدَّةٍ
فَمَسِّكْنِيْ بِسُنَّةِ الْحَقِّ وَ
شَرِيْعَةِ الْاِسْلَامِ [۱۸۵]

(الحزب الاعظم للقاری)

شوق اور ہمت کی چیز وہی کر دے جسے
تو اچھا سمجھتا ہو اور پسند کرتا ہو۔ اے اللہ
تو میرا امتحان نرمی یا سختی غرض جس
چیز سے بھی کرے تو مجھے طریق حق
اور شریعت اسلام پر جمائے رکھیے[۲۲۳]

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ
فِي الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا وَالشُّكْرَ
لَكَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَرْضٰى وَ
بَعْدَ الرِّضٰى الْخِيَرَةَ فِيْ
جَمِيْعِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الْخِيَرَةُ
وَلِجَمِيْعِ مَيْسُوْرِ الْاُمُوْرِ
كُلِّهَا لَا بِمَعْسُوْرِهَا
يَا كَرِيْمُ [۱۸۶]

(کنز العمال - عن سعدؓ)

اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں
جملہ اشیاء میں نعمت کے پورے ہونے کی
اور اُن پر تیرے شکر کی توفیق پانے کی
یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے - اور
بعد خوش ہو جانے کے، میرے لئے
انتخاب کر دے تمام ایسی چیزوں میں
جن میں انتخاب ہوتا ہے، اور انتخاب[۲۲۴]
بھی سب ہی آسان کاموں کا، نہ کہ
دشوار کاموں کا، اے کریم !-

---

۲۲۳ اس امتحان گاہِ عالم میں آکر یہ کیونکر ممکن ہے کہ سرے سے کوئی ابتلا ہی کسی درجہ کا نہ پیش آئے - دعا کا مقصود یہ ہے کہ وہ ابتلاء کسی نوعیت کا بھی ہو، بہرحال نتیجہ اس سے استقامت علی الحق ہی کا نکلے۔

۲۲۴ یعنی وہ انتخاب تو ہی ہمارے لئے کر دے - انتخاب کو اندھے بندوں پر نہ چھوڑ۔

اَللّٰهُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ	اے اللہ صبح کے نکالنے والے اور
وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا	رات کو آرام کا وقت بنانے والے
وَّالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا	اور سورج اور چاند کو وقت کا
قَوِّنِىْ عَلَى الْجِهَادِ فِىْ سَبِيْلِكَ[۱۸۷]	مقیاس بنانے والے مجھے اپنی
(الحزب الاعظم للقاری)	راہ میں جہاد کی قوت دے[۲۲۵]
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِىْ بَلَائِكَ	اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہی تیرے
وَصَنِيْعِكَ اِلٰى خَلْقِكَ	ابتلا میں اور تیری مخلوق کے ساتھ
وَلَكَ الْحَمْدُ فِىْ بَلَائِكَ	تیرے برتاؤ میں، اور تیرے ہی لئے
وَصَنِيْعِكَ اِلٰى اَهْلِ بُيُوْتِنَا	حمد ہی تیرے ابتلا میں اور ہمارے
وَلَكَ الْحَمْدُ فِىْ بَلَائِكَ	گھر والوں کے ساتھ تیرے برتاؤ میں،
وَصَنِيْعِكَ اِلٰى اَنْفُسِنَا	اور تیرے ہی لئے حمد ہی تیرے ابتلا میں
خَاصَّةً وَّلَكَ الْحَمْدُ	اور خاص ہماری جانوں کیساتھ تیرے
بِمَا هَدَيْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ	برتاؤ میں[۲۲۶] اور تیرے ہی لئے حمد ہی
بِمَا اَكْرَمْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ	اس پر کہ تو نے ہمیں ہدایت دی، اور

---

[۲۲۵] تیرے ایسے قادر و توانا، اور تجھ جیسے حکیم مطلق کیلئے میری اس درخواست کو قبول کرلینا دشوار ہی کیا ہے۔

[۲۲۶] یعنی تو اپنا جو بھی برتاؤ اپنی تمام مخلوق کے ساتھ یا ہمارے کنبہ والوں کیساتھ یا ہماری ذات خاص کے ساتھ رکھے، خواہ ابتلاء کا ہو یا کچھ اور، بہر حال و بہر صورت تو ہماری طرف سے حمدِ کامل ہی کا مستحق ہے۔

بِمَا سَتَرْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُرْاٰنِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْاَهْلِ وَالْمَالِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْمُعَافَاةِ وَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى وَلَكَ الْحَمْدُ اِذَا رَضِيْتَ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ ۝۱۲۷

(کنز العمال۔ عن انسؓ)

تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے ہمیں عزت دی، اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ تو نے ہماری پردہ پوشی کی، اور تیرے ہی لئے حمد ہے قرآن پر، اور تیرے ہی لئے حمد ہے اہل و مال پر،[۲۲۷] اور تیرے ہی لئے حمد ہے درگذر کرنے پر، اور تیرے ہی لئے حمد ہے یہانتک کہ تو خوش ہو جائے، اور تیرے ہی لئے حمد ہے جبکہ تو خوش ہو جائے، اے وہ کہ جس ذات سے ڈرنا چاہئے، اور اے وہ کہ تو ہی مغفرت کر سکتا ہے۔[۲۲۷ الف]

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْفِعْلِ وَالنِّيَّةِ وَالْهُدٰى

اے اللہ مجھے اس چیز کی توفیق دے جسے تو اچھا سمجھے، خواہ وہ قول ہو یا عمل یا فعل یا نیت یا طریق۔ بیشک

۲۲۷ھ یعنی تیری حمد ہے اس پر کہ تو نے قرآں جیسی نعمتِ عظیم سے ہمیں نوازا، اور سری حمد ہے اس پر کہ تو نے بیوی بچے اور مال و دولت جیسی تکوینی نعمتوں سے ہمیں سرفراز کر کے زندگی کو پُر لطف بنا دیا۔

۲۲۷ھ الف۔ یعنی ڈرنے کے قابل بس تیری ہی ایک ذات ہے، اور معفرت بھی بس تو ہی کر سکتا ہے۔

إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ١٨٩ — تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ [٢٢٨]

(كنز العمال عن ابن عمر)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَلِيْلٍ مَاكِرٍ عَيْنَاهُ تَرَيَانِيْ وَقَلْبُهٗ يَرْعَانِيْ اِنْ رَّاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَّاٰى سَيِّئَةً اَذَاعَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّبَاؤُسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں مکار دوست سے جس کی آنکھیں تو مجھے دیکھتی ہوں اور اس کا قلب مجھے چرے لیتا ہو اگر وہ بھلائی دیکھے تو اسے دبائے اور برائی دیکھے تو اس کا چرچا کرے۔[٢٢٩] اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شدتِ فقر سے اور شدتِ محتاجی سے۔[٢٣٠] اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ابلیس اور اس کے لشکر سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عورتوں کے فتنہ سے۔[٢٣١]

---

٢٢٨ سو قول اور عمل اور فعل اور نسب اور طریق، زندگی کے ہر شعبہ میں توفیقِ خیر تمام تر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

٢٢٩ دنیا ایسے مکار و منافق دوستوں سے بھری پڑی ہے، جو نام کے تو دوست ہیں، لیکن دل سے تمام تر بدخواہ۔ ہر خوبی کو چھپانے والے، چرا ڈالنے والے اور ہر عیب کو خوب جی کھر کر اچھالنے والے، چمکانے والے ایسوں سے پناہ مانگنا بھی دنیوی دعاؤں میں سے ایک اہم دعا ہے۔

٢٣٠ فقر اور مسکنت اور شے ہے اور شدتِ احتیاج و فقر اور، اور اس دوسری چیز سے اللہ کی پناہ طلب کرنا بالکل فطرتی اور بجا ہے۔

٢٣١ فتنۂ نسائی تاریخ کے ہر دور میں اہم رہا ہے اور آج تو اس کا شمار وقت کے اہم ترین فتنوں میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ تَصُدَّ عَنِّیْ وَجْھَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ عَمَلٍ یُّخْزِیْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ صَاحِبٍ یُّؤْذِیْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ اَمَلٍ یُّلْھِیْنِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ فَقْرٍ یُّنْسِیْنِیْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ غِنًی یُّطْغِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْھَمِّ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْغَمِّ۔[۱۹۰]

(کنز العمال وغیرہ)

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے منہ پھیر لے۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر اُس عمل سے جو مجھے رسوا کرے اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے ساتھی سے جو مجھے تکلیف دے، اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے منصوبہ سے جو مجھے غافل کر دے اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے فقر سے جو مجھے ہول میں ڈال دے اور پناہ میں آتا ہوں ہر ایسی دولت سے جو میرا دماغ چلا دے[۲۳۲]۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں فکر کی موت سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں غم کی موت سے[۲۳۳]۔

عورت کو اس کا صحیح مقام و مرتبہ دینے میں جاہلی مذہبوں اور جاہلی تہذیبوں نے ہمیشہ ٹھوکر کھائی ہے۔

۲۳۲ کتنی لطیف اور حکیمانہ حقیقت یہاں بیان کر دی گئی ہے حقیقۃً نہ فقر ہی مذموم ہے نہ دولت۔ مذموم صرف دونوں کی پیدا کی ہوئی غفلتیں ہیں۔ حق تعالیٰ بس انھیں سے اپنے حفظ و امن میں رکھے۔

۲۳۳ موت بطور ایک واقعہ طبعی کے تو اپنے وقت پر بہر حال سب ہی کو پیش آتی ہے۔ پناہ مانگنے کے قابل ایسی موتیں ہوتی ہیں جو عذاب بن کر نازل ہوں، اور انھیں میں سے یہ فکر و غم والی موتیں ہیں۔

المنزل السابع — ساتویں منزل

یوم الجمعة — روز جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ	اے میرے پروردگار، اے میرے
اَللّٰھُمَّ یَا کَبِیْرُ یَا سَمِیْعُ یَا	پروردگار، اے میرے پروردگار[۲۳۴]
بَصِیْرُ یَا مَنْ لَّاشَرِیْکَ لَہٗ	اے اللہ، اے بڑائی والے، اے
وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَیَا خَالِقَ	سننے والے، اے دیکھنے والے،
الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِیْرِ	اے وہ کہ جس کا نہ کوئی شریک ہے
وَیَا عِصْمَۃَ الْبَآئِسِ الْخَآئِفِ	اور نہ مشیر، اے آفتاب و ماہتاب
الْمُسْتَجِیْرِ وَیَا رَازِقَ	روشن کے پیدا کرنے والے، اور
الطِّفْلِ الصَّغِیْرِ وَیَا	اے مصیبت زدہ، ترساں و پناہ جو
جَابِرَ الْعَظْمِ الْکَسِیْرِ	کے پناہ، اور اے ننھے بچہ کی روزی

---

۲۳۴ عنوانات تو سب ہی دعاؤں کے اپنی اپنی جگہ پر مؤثر ہیں لیکن اس دعا کا عنوان اِس باب میں اور سب سے بڑھا ہوا ہے ـــــ دعا مانگنے والا بندہ گویا اِس وقت تمام تر مضطر اور مضطرب ہے اور بیخودی میں اُس کی زباں سے کچھ ادا ہی نہیں ہو رہا ہے بجز "اے میرے پروردگار!" "یا" "اے میرے مالک!" کی تکرار کے۔

أَدْعُوكَ دُعَاءَ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ وَدُعَاءَ الْمُضْطَرِّ الضَّرِيرِ أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمَفَاتِيحِ الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِالْأَسْمَاءِ الثَّمَانِيَةِ الْمَكْتُوبَةِ عَلَى قَرْنِ الشَّمْسِ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَجَلَاءَ حُزْنِي ١٩١

(الحزب الاعظم للقاری)

پہونچانے والے[235]، اور اے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جوڑنے والے[236] میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں مصیبت زدہ محتاج کی سی درخواست، بیقرار آفت زدہ کی سی درخواست، تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے عرش کے بندہائے عزت کے واسطہ سے اور تیری کتاب کی کلیدہائے رحمت کے واسطہ سے اور اُن آٹھ ناموں کے واسطہ سے جو رُخِ آفتاب پر لکھے ہوئے ہیں، یہ کہ قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے غم کی کشائش بنا دے[237]

---

[235] یعنی وہ بچہ جو ابھی کسبِ معیشت کی ادنیٰ قابلیت بھی نہیں رکھتا، لیکن باوجود اسکے محض تیری رزاقی کے طفیل ہر طرح روزی حاصل کر رہا ہے۔

[236] (اور اس طرح گویا ہر بگڑی کے بنانے والے)

[237] ہر مومن کو قرآن مجید سے جو گہرا تعلق ہونا چاہیے اور قرآن کی محبت جس طرح اسکی رگ رگ میں بس جانا چاہیے، اس دعا کے الفاظ سے بالکل ظاہر ہے۔

بالاسماء ـــ الشمس۔ اللہ اور اُسکے رسول ہی کو بہتر علم ہے کہ ان آٹھ اسماءِ الٰہی کے رُخِ شمس پر لکھے ہوئے ہونے سے کیا مراد ہے ـــــ اس شرح میں یہ ٹرا خلا شارح کی کم علمی سے رہا جا رہا ہے۔ کاش بعد کے کوئی شارح صاحب اسے پورا کر دیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا	اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں
كَذَا وَكَذَا يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ وَّ	فلاں فلاں چیز عطا کر[۲۳۸] اے غمگسار ہر
يَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيْدٍ وَّ	اکیلے کے، اور اے رفیق ہر تنہا کے اور
يَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ وَّيَا	اے ایسے قریب جو بعید نہیں، اور اے
شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ وَّيَا	ایسے حاضر جو غائب نہیں، اور اے
غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ يَا حَيُّ	ایسے غالب جو مغلوب نہیں[۲۳۹]۔ اور اے
يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	حیّ اور اے قیوم، اے بزرگی اور عظمت والے
يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اور اے آسمانوں اور زمین کے نور، اور
وَيَا زَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	آسمانوں اور زمین کی زینت، اور اے
يَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	آسمانوں اور زمین کے تھامنے والے،
يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اور اے آسمانوں اور زمین کے موجد،
وَيَا قَيَّامَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اور اے آسمانوں اور زمین کے قائم
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	رکھنے والے، اور اے بزرگی اور عظمت والے،

---

۲۳۸ یہاں دعا کا پڑھنے والا بجائے "فلاں فلاں چیز" کے کسی جائز خواہش کا تصور کرے۔ صحت، عافیت، اُمت کی فلاح و بہبود، دشمنوں سے مخلصی، بیوی بچوں کی خیریت، اضافۂ آمدنی، وغیرہا۔ بہرحال کوئی سا مباح دنیوی مقصود۔

۲۳۹ بہ خلاف ساری مخلوقات کے، جو غایتِ قرب کے باوجود بعید، اور غایتِ حضور کے باوجود غائب، اور غایتِ غلبہ کے باوجود مغلوب، حالاً نہ سہی مآلاً، اور فعلاً نہ سہی امکاناً تو بہرحال ہوتے ہی ہیں۔

يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَ	اے فریادیوں کے دادرس اور پناہ
مُنْتَهَى الْعَائِذِيْنَ وَالْمُفَرِّجَ	مانگنے والوں کی آخری دوڑ، اور
عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ وَالْمُرَوِّحَ	بےچینوں کے کشائش دینے والے، اور
عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ وَمُجِيْبَ	غمزدوں کے راحت دینے والے، اور
دُعَاءِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَيَا كَاشِفَ	بیقراروں کی دعا کے قبول کرنے والے،
الْمَكْرُوْبِ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ	اور اے صاحب کرب کو شفا
وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ	دینے والے، اے الٰہ العالمین، اور
مَنْزُوْلٌ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ[۱۹۲]	اے ارحم الراحمین تیرے ہی سامنے
(کنز العمال۔ عن انس رض)	ہر حاجت پیش ہے[۲۴۰]۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَّاقٌ عَظِيْمٌ	اے اللہ تو خالق اعظم ہے۔ تو سب کچھ
اِنَّكَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اِنَّكَ	سنتا، سب کچھ جانتا ہے، تو غفور ہے،
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اِنَّكَ	تو رحیم ہے۔ تو ہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ	اے اللہ تو محسن ہے، صاحبِ جود ہے،
اِنَّكَ الْبَرُّ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ اغْفِرْ لِيْ	صاحبِ کرم ہے، تو مجھے بخش دے اور

---

[۲۴۰] (اور تو ہی چھوٹی بڑی ہر حاجت کا حاجت روا ہے)
دعاؤں کے یہ سارے عنوانات لاکر گویا بتا دیا کہ بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی زندہ اور قائم ہے، نہ کوئی فریادرس، نہ کوئی غم کا دور کرنے والا، نہ کوئی کشائش کا پیدا کرنے والا، اور نہ کوئی دعاؤں کا سننے اور قبول کرنے والا!۔

وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ
وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ
وَاهْدِنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَاَدْخِلْنِيْ
الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اِلَيْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنِيْ وَفِيْ
نَفْسِيْ اِلَيْكَ فَذَلِّلْنِيْ وَفِيْ
اَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِيْ وَ
مِنْ سَيِّئِ الْاَخْلَاقِ فَجَنِّبْنِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَاَلْتَنَا
مِنْ اَنْفُسِنَا مَا لَا نَمْلِكُهٗ
اِلَّا بِكَ فَاَعْطِنَا مِنْهَا
مَا يُرْضِيْكَ عَنَّا [193]

(کنز العمال۔
عن ابن مسعودؓ و عن ابی ہریرۃؓ)

مجھ پر رحم کر اور مجھے چین دے اور مجھے
روزی دے اور میری پردہ پوشی کر اور
میرے نقصان کو پورا کر دے اور مجھے
بلندی دے اور مجھے ہدایت دے اور
مجھے گمراہ نہ کر اور مجھے جنت میں اپنی رحمت سے
داخل کر دے، اے ارحم الراحمین! اے میرے
پروردگار، مجھے اپنا بنا لے، اور میرے
دل میں اپنے مقابلہ میں فرمانبرداری ڈال دے
اور لوگوں کی نظر میں مجھے معزز کر دے،
اور بُرے اخلاق سے مجھے بچا دے۔ اے اللہ
تو نے ہماری ذات سے اُن اعمال کو طلب
کیا ہے جن پر ہم کوئی اختیار بغیر تیری
توفیق کے نہیں رکھتے تو تو ہمیں اُن میں سے
اس عمل کی توفیق دیدے، جو تجھے ہم سے
رضامند کر دے۔ [241]

---

[241] گویا ہر ابتدا اور ہر انتہا میں تکیہ اور اعتماد تمام تر تیری ہی ذات و صفات پر ہے۔ اور تیرے سوا ہر آسرے ہر سہارے سے تبرّی و بے تعلقی ہے ــــــ یہ دعا بھی اپنے عنوانات کی جامعیت کے لحاظ سے بس اپنی نظیر آپ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا دَائِمًا وَّ اَسْأَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ اَسْأَلُكَ يَقِيْنًا صَادِقًا وَّ اَسْأَلُكَ دِيْنًا قَيِّمًا وَّ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّ اَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَ اَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا اَعْطَيْتُكَ

اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ہمیشہ رہنے والا ایمان، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں خشوع والا دل، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں سچا یقین، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں دین مستقیم، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں ہر بلا سے امن، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں امن کا دوام، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں امن پر (توفیق) شکر، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں خلق کی طرف سے بے نیازی[۲۴۲]۔ اے اللہ تجھ سے معافی چاہتا ہوں اُس گناہ کی جس سے میں نے توبہ کی ہو اور پھر لوٹ کر اُس کو کیا ہو، اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اُس عہد کی جو میں نے اپنی جانب سے دیا ہو اور پھر اس کو وفا نہ کیا ہو[۲۴۳]۔

---

۲۴۲ یعنی یہ طلب کہ ہر طلب تجھی سے رکھوں نہ کہ خلق سے، یہ بھی تجھی سے رکھتا ہوں۔
دعا کا اتنا حصہ تکوینی و تشریعی دونوں قسم کے مطلوبات و مقصودات کا جامع ہے۔
والشکر علی العافیۃ۔ بڑی ضروری دعا ہے۔ ورنہ کثرت سے یہی ہوتا ہے کہ نعمت عافیت مل جانے کے بعد قلب میں غفلت و قساوت پیدا ہو جاتی ہے، اور انسان ادائے حقوق خالق و مخلوق کی طرف سے بے اعتنائی برتنے لگتا ہے۔

۲۴۳ کتنی سچی اور بشریت کے حسب حال دعائیں ہیں! بشر کتنی ہی بار توبہ کرتا ہے، اور پھر وقتی کمزوریوں سے مغلوب ہو کر اُلٹ اُلٹ کر انھیں گناہوں کا ارتکاب کرتا رہتا ہے کتنی بار ایک عہد کرتا ہے، اور پھر اس کو فوراً ہی توڑتا بھی رہتا ہے۔

مِنْ نَّفْسِىْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ	اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اُن نعمتوں کے
وَاَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِىْ	بارہ میں جن سے میں نے قوت حاصل کر کر کے
تَقَوَّيْتُ بِهَا عَلٰى مَعْصِيَتِكَ	اُسے تیری نافرمانی میں لگایا اور تجھ سے معافی
وَاَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ خَيْرٍ	چاہتا ہوں اُس نیکی کے بارہ میں کہ میں نے
اَرَدْتُّ بِهٖ وَجْهَكَ فَخَالَطَنِىْ	اُس کو خالصتہً تیرے لئے کرنا چاہا پھر اُس میں
فِيْهِ مَا لَيْسَ لَكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِىْ	اُن چیزوں کی آمیزش کر لی جو صرف تیرے لیے
فَاِنَّكَ بِىْ عَالِمٌ وَّلَا تُعَذِّبْنِىْ	نہ تھیں[۲۴۴]۔ اے اللہ مجھے رُسوا نہ کرنا، بیشک تو
فَاِنَّكَ عَلَىَّ قَادِرٌ[۱۹۴]	مجھے خوب جانتا ہے۔ اور مجھ پر عذاب نہ کرنا،
(کنز العمال عن علیؓ وعن ابن عمرؓ)	بیشک تو مجھ پر ہر طرح قدرت رکھتا ہے[۲۴۵]۔

[۲۴۴] کتنا حکیمانہ اور دقیق وصحیح تجزیہ نفس بشری کا ہے! ــــــ بشر اللہ ہی کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اُٹھا کر اسی کی عطا کی ہوئی غذائیں کھا کھا کر اُسی کا بخشا ہوا آرام اٹھا اٹھا کر جسم اور نفس میں قوتیں حاصل کر کے، اُنھیں تمام تر وقف طاعت رکھنے کے بجائے، معصیت و نافرمانی میں ہی صرف کرتا رہتا ہے۔ اور پھر جب ہوش آتا ہے تو پچھتاتا ہے، ندامت و تاسف محسوس کرتا ہے، اپنے اوپر نفرین کرتا ہے۔

اسی طرح زندگی میں یہ کتنی بار ہوتا ہے کہ ابتداءً پورے اخلاص کیساتھ رضائے الٰہی ہی کے لئے کوئی کام ہاتھ میں لیتا ہے لیکن مابعد یا تو اُس کام کی داد پا کر یا اُس میں لذتِ نفسانی محسوس کر کے یا اُسکی مخالفت دیکھ کر اب التفاتِ خلق کی جانب ہو جاتا ہے۔ اور اخلاص میں آمیزش اچھی خاصی حُبِّ جاہ یا نفسانیت یا لذت اور ضد کی ہو جاتی ہے، یہ روزمرہ کے تجربے ہیں ــــ ایسے ایسے دل کے چور، کیسے ممکن تھا کہ رسولِ کریمؐ کی دقیقہ رس نگاہوں کی گرفت سے باہر رہ جاتے!۔

[۲۴۵] تیرے علم کامل ومحیط سے میرا کون سا عیب پوشیدہ رہ ہی سکتا ہے، پھر جو تو ستاری سے کام لے اور رسوا نہ کرے تو مالک و مولیٰ عین تیرا کرم ہی ہے!

تجھے قدرت تو ہر طرح کے عذاب پر حاصل ہے، پھر بھی جو تو چھوڑے رکھے، تو عین تیرا فضل و احسان ہے!۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ	اے اللہ ساتوں آسمانوں کے مالک
وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	اور عرش عظیم کے مالک۔
اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ كُلَّ مُهِمٍّ مِنْ	اے اللہ تو میرے لئے ہر مہم میں کافی
حَيْثُ شِئْتَ وَمِنْ اَيْنَ شِئْتَ	ہو جا جس طرح تو چاہے اور جس جگہ سے
حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ	تو چاہے۔[۲۴۶] کافی ہی مجھے اللہ میرے دین
لِدُنْيَايَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا	کیلئے۔ کافی ہی مجھے اللہ میری دنیا کیلئے۔
اَهَمَّنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى	کافی ہی مجھے اللہ میری فکروں کیلئے۔
عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ	کافی ہی مجھے اللہ اُس شخص کے مقابلہ
حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ	کیلئے جو مجھ پر زیادتی کرے۔ کافی ہی
حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ	مجھے اللہ اُس شخص کیلئے جو مجھ سے
حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ	حسد کرتا ہو۔ کافی ہی مجھے اللہ اُس شخص
فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ	کیلئے جو مجھے بُرائی کیساتھ دھوکا دیتا ہی۔[۲۴۷]
عِنْدَ الْمِيْزَانِ	کافی ہی مجھے اللہ موت کے وقت،
حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ	کافی ہی مجھے اللہ سوالِ قبر کے وقت
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	کافی ہی مجھے اللہ میزان (حشر) کے پاس،

---

[۲۴۶] (میں اپنے کو تمامتر تیری مشیت کے حوالہ کئے ہوئے ہوں)۔

[۲۴۷] یعنی تمام تمامت دنیوی و اُخروی میں، سارے مقاصد تکوینی و تشریعی میں ایک اللہ کی مدد و نصرت بالکل کافی ہی۔

عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ[۱۹۵]

(کنز العمال عن علیؓ عن ابی ہریرہؓ)

کافی ہی مجھے اللہ صراط (محشر) کے پاس[۲۴۸]۔ کافی ہی مجھے وہ اللہ کہ کوئی معبود نہیں ہے سوا اُسکے۔ اُسی پر میں نے بھروسہ کیا ہی اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہی[۲۴۹]۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡأَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِيۡنَ وَنُزُلَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّيۡنَ وَيَقِيۡنَ الصِّدِّيۡقِيۡنَ وَذِلَّةَ الۡمُتَّقِيۡنَ وَاِخۡبَاتَ الۡمُوۡقِنِيۡنَ حَتّٰى تَوَفَّانِيۡ عَلٰى ذٰلِكَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ[۱۹۶]

(الحزب الاعظم ۔ للقاری)

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اجر شکر گزاروں کا سا اور مہمانداری مقربین کی سی اور رفاقت انبیاء (علیہم السلام) کی اور اعتقاد صدیقوں کا سا، اور خاکساری اہلِ تقویٰ کی سی، اور خشوع اہلِ یقین کا سا، یہانتک کہ تو اسی حال پر مجھے اُٹھالے ۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحیم[۲۵۰]!۔

---

[۲۴۸] موت، سوال قبر، میزان، صراط، عالم برزخ و آخرت کے یہ چار موقعے نازک ترین و اہم ترین ہیں، اسی لئے ان کا ذکر صراحت کیساتھ کردیا گیا۔ اللہ کی مدد جب ان چاروں وقتوں پر آڑے آگئی، تو بس پھر کسی قسم کا اندیشہ و خطرہ نہیں۔

[۲۴۹] عرشِ عظیم کے ذکر کی تخصیص اسلئے کہ وہ مخلوقات میں اعظم ترین ہستی ہی۔

[۲۵۰] یعنی زندگی بھر اعتقاد پختہ اولیاء و صدیقین کا سا، اور تواضع و خاکساری اہلِ تقویٰ کی سی، اور طبیعت میں خشوع اہلِ یقین کا سا نصیب رہے۔ اور بعد موت اجر شکر گزار بندوں کا سا نصیب ہو اور جنت میں خاطرداریاں وہ ہوں جو اللہ کے مہمانوں کی کی جاتی ہیں اور جنت میں رفاقت و معیت حضرات انبیاء کی ہاتھ آئے!۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِقَةِ عَلَیَّ وَبَلَائِكَ الْحَسَنِ الَّذِیْ ابْتَلَیْتَنِیْ بِهٖ وَفَضْلِكَ الَّذِیْ فَضَّلْتَ عَلَیَّ اَنْ تُدْخِلَنِیَ الْجَنَّةَ بِمَنِّكَ وَفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ [۱۹۷] (کنز العمال۔ عن ابن مسعودؓ)

اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بہ واسطہ اس انعام کے جو سابق میں مجھ پر رہا ہے، [۲۵۱] اور بہ واسطہ اُس اچھے امتحان کے جو تونے لیا ہے، [۲۵۲] اور بہ واسطہ اُس فضل کے جو تونے مجھ پر کیا ہے، اسکی کہ تو مجھے اپنے احسان اور فضل و رحمت سے جنت میں داخل کرے۔ [۲۵۲ الف]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِیْمَانًا دَائِمًا وَّهُدًی قَیِّمًا وَّعِلْمًا نَافِعًا [۱۹۸] (کنز العمال۔ عن انسؓ)

اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ایمان دائم اور ہدایت محکم اور علم نفع بخش۔ [۲۵۳]

---

۲۵۱ (جس کی گواہی ہر زندہ لشر کا روباں رویاں عمر کے ہر ہر لمحہ دیتا رہتا ہے)

۲۵۲ بندہ پر جب کوئی ظاہری مصیبت تکوینی طور پر آتی ہے تو اس سے مقصود بندہ کی جانچ اور آزمائش ہی ہوتی ہے۔ اور یہ آزمائش ہمیشہ (حَسَن) اچھی ہی ہوتی ہے۔

۲۵۲ الف۔ یہ غایت عبدیت و عبودیت ہے کہ بندہ جنت میں اپنے داخلہ کی درخواست کا مدار تمام تر اپنے مالک و مولیٰ کے فضل و کرم کو ٹھہرا رہا ہے، اور اپنے کسی عمل کی جانب اشارہ تک نہیں کرتا

۲۵۳ علم مطلوب حدیث میں جہاں جہاں وارد ہوا ہے، اسی قسم کی قید لگی ہوئی ہے۔ "علم" علی الاطلاق، یعنی ہر قسم کے "علوم" و "فنون" کا مُرادِف، اس کی مطلوبیت کی قطعاً کوئی سند نہ کتاب الٰہی سے ملے گی نہ سنّتِ رسولؐ سے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عِنْدِیْ نِعْمَةً اُکَافِیْهِ بِهَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۱۹۹؎

(کنز العمال - عن معاذ رضؓ)

اے اللہ کسی بدکار کا مجھ پر احسان نہ ہونے دے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس کا معاوضہ کرنا پڑے۔ ۲۵۴؎

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ خُلُقِیْ وَطَیِّبْ لِیْ کَسْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تُذْهِبْ طَلَبِیْ اِلٰی شَیْءٍ صَرَفْتَهٗ عَنِّیْ ۲۰۰؎

(کنز العمال - عن علی رضؓ)

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے اخلاق کو وسیع کر دے اور میری آمدنی کو حلال رکھ، اور جو کچھ تو نے مجھے دے رکھا ہے، بس اس پر مجھے قانع کر دے، اور اُس چیز کی طرف میری طلب ہی کو نہ لے جا جو تو نے مجھ سے ہٹا لی ہو۔ ۲۵۵؎

۲۵۴؎ یہ بھی مذاقِ سلیم رکھنے والے کیلئے بڑی غیرت کی بات، کہ انسان کسی سرکش و نافرمان بندہ کا زیرِ بارِ احسان ہو۔

۲۵۵؎ یعنی جو شے میرے مقسوم ہی میں نہیں (اور یہ مقسوم میں نہ ہونا بھی یقیناً کسی حکمت و مصلحت ہی سے ہی) اُس کی طلب و تمنا بھی میرے دل سے جاتی رہے، ورنہ ایک تشویش قلب اور ہر وقت کی کشمکش تو بہرحال باقی رہے گی۔

وطب لی کسبی۔ جیسی اور جتنی بھی میری آمدنی ہو، بس اُسی کو حلال اور پاکیزہ بنا دے۔

قنعنی بما رزقتنی۔ بڑے گُر کی بات اور کلیدی دعاؤں میں سے ہے ——— جسے دولتِ قناعت حاصل ہو وہ دولتِ ہفت اقلیم سے بے نیاز ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَجِیْرُكَ مِنْ جَمِیْعِ كُلِّ شَیْئٍ خَلَقْتَ وَاَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُنَّ وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ وَلِیْجَةً وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ زُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّخَافُ مَقَامَكَ وَوَعِیْدَكَ وَیَرْجُوْ لِقَآءَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّتُوْبُ اِلَیْكَ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّاَسْاَلُكَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّعِلْمًا نَّجِیْحًا وَّسَعْیًا مَّشْكُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ۔[۲۰۱]

(کنز العمال عن انسؓ، عن ابی ہریرۃؓ)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تمام اُن چیزوں سے جو تو نے پیدا کی ہیں، اور اُن سے تیری حفاظت میں آتا ہوں۔ اور میرے لئے اپنے ہاں دخل پیدا کر دے، اور میرے لئے اپنے ہاں تقرب اور حُسنِ مراجعت پیدا کر دے اور مجھے اُن لوگوں میں سے کر دے جو تیرے سامنے کھڑے ہونے سے اور تیری وعید سے ڈرتے ہیں اور تیرے دیدار کی تمنا رکھتے ہیں۔ اور مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری طرف توجہ خالص کے ساتھ رجوع کرتے ہیں، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں عملِ مقبول کی اور علم کارآمد کی اور سعی مشکور کی اور تجارت کامیاب کی۔[۲۵۶]

---

[۲۵۶] تجارۃً لن تبور۔ یعنی ایسی تجارت جس میں کبھی خسارہ ہو ہی نہ سکے یعنی نفع اُخروی۔
شوق اور خوف دونوں کی جامعیت، جیسی کہ اکثر حدیثی دعاؤں میں ہے، اس دعا کا بھی جوہر ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُكَ فِكَاكَ رَقَبَتِیۡ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیۡ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ۲۰۲ (کتاب الاذکار للنووی۔ عن عائشہؓ۔ کنز العمال۔ عن عائشہؓ)

اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ دوزخ سے میری جاں بخشی کردیجائے اے اللہ میری مدد کر موت کی بیہوشیوں اور سختیوں پر۔ ۲۵۷

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیۡ وَارْحَمْنِیۡ وَاَلْحِقْنِیۡ بِالرَّفِیۡقِ الْاَعْلٰی ۲۰۳ (کنز العمال۔ عن عائشہؓ)

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر، اور مجھے اعلیٰ رفیقوں کے ساتھ جا ملا۔ ۲۵۸

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ اَنۡ اُشۡرِكَ بِكَ شَیۡئًا وَّاَنَا اَعۡلَمُ وَاَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا لَا اَعۡلَمُ بِهٖ وَاَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ یَّدۡعُوَ عَلَیَّ رَحِمٌ قَطَعۡتُهَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ تیرے ساتھ کچھ بھی شریک کردوں درآنحالیکہ اُسے جان رہا ہوں، اور مجھ سے اُس (شرک) کی معافی چاہتا ہوں جسے نہ جانتا ہوں۔ ۲۵۹ اور تیری پناہ میں آتا ہوں

---

۲۵۷ العظمۃ اللہ! یہ دعا رسولِ مقبول و معصومؐ اپنے حق میں کررہے ہیں، جنکے لئے تلبسِ نار کا کوئی ادنیٰ احتمال بھی نہ تھا، تو ہم بندگانِ ناکارہ کا اپنی برائے نام طاعت و عبادت پر نازاں ہوجانا کس درجہ حمق و نادانی ہے!۔

۲۵۸ 'اعلیٰ رفیقوں' میں فرشتے بھی آگئے اور انبیاء سابقین بھی اور ابرار و صالحین بھی۔

۲۵۹ شرک کی ایک قسم تو شرک بالعمد ہے، جو اعظم ترین معصیت ہے، اور اس سے بالکل پناہ مانگی گئی ہے۔ دوسری قسم نادانستگی میں مبتلائے شرک ہوجانے کی ہے جس پر صرف صورۃً ہی شرک کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ معافی اُس سے بھی چاہی گئی ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ
عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ
عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ
مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اِمْرَأَةٍ
تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَّكُوْنُ
عَلَيَّ وَبَالًا وَّاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الشَّكِّ فِي الْحَقِّ
بَعْدَ الْيَقِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اس سے کہ مجھے کوئی رشتہ دار بد دعا دے،
جس کی میں نے حق تلفی کی ہو[260]۔ اے اللہ
میں تیری پناہ میں آتا ہوں اُس حیوان کے
شر سے جو پیٹ کے بھل چلتا ہے، اور اُس
حیوان کے شر سے جو دو پیروں سے چلتا ہے
اور اُس حیوان کے شر سے جو چار پیروں سے
چلتا ہے[261]۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں
آتا ہوں ایسی عورت سے جو مجھے بڑھاپے
سے قبل ہی بوڑھا کر دے۔ اور تیری پناہ
میں آتا ہوں ایسی اولاد سے جو مجھ پر
وبال ہو، اور تیری پناہ میں آتا ہوں
ایسے مال سے جو میرے حق میں عذاب
ہو جائے[262]۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں

---

۲۶۰ عزیزوں کو اُنکے حقوق عزیزداری ادا نہ کرنا اسلام میں ایک سخت جرم اور قبیح معصیت ہے۔
۲۶۱ یعنی رینگنے والے جانوروں، اور دوپائے اور چوپائے ہر قسم کے جانوروں کے شر سے ——
انسان غریب تو بڑے چھوٹے ایک ایک موذی جانور کی اذیت دستر سے پناہ طلب کرنے کا محتاج ہے۔
۲۶۲ بیوی، اولاد، اور مال سے بڑھ کر دل کو عزیز اور انسان کی راحت کی چیزیں اور کون ہو سکتی ہیں۔
لیکن یہ سب کبھی بڑی سی بڑی مصیبت کا سبب بن سکتی ہیں، اور دنیا میں بنتی رہتی ہیں۔ اسلئے یہ دعا بھی بہت
ضروری دعاؤں میں سے ہے۔

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ الْفُجَاءَةِ وَمِنْ لَدْغِ الْحَيَّةِ وَمِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنْ اَنْ اَخِرَّ عَلٰى شَيْءٍ وَّ مِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ ۲۶۳

(عمل الیوم لابن السنی عن ابی بکرؓ۔ کنز العمال۔ عن ابی ہریرۃؓ وابن عمرؓ۔ الحزب الاعظم للقاری)۔

آتا ہوں حق بات میں اعتقاد کے بعد شک لانے سے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے، اور تیری پناہ میں آتا ہوں روزِ جزا کی سختی سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں موت ناگہانی سے اور سانپ کے کاٹنے سے، اور درندے سے، اور ڈوبنے سے اور جل جانے سے اور اور اس سے کہ کسی چیز پر گر پڑوں اور لشکر کے بھاگنے کے وقت مارے جانے سے۔ ۲۶۳

ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْدَ الْخَتْمِ

پھر اِن دعاؤں کے ختم کے بعد کہے

وَتَقَبَّلْ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ فِيْ حَقِّ مُحَمَّدٍ اَشْرَفَ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الْوَاسِعِ وَمُحَمَّدٍ مُصْطَفٰى وَمُحَمَّدٍ عَلِيٍّ

اِن دُعاؤں کو قبول فرما حضرت مولانا محمد اشرف علیؒ (مؤلف کتاب)
اور مولوی عبد الواسع مرحوم (ناظم ترجمہ)
اور مولوی حکیم محمد مصطفٰی مرحوم (مترجم اوّل)
اور محمد علی مرحوم (ساعی ترجمہ)

---

۲۶۳ غرض ہر اُس چیز سے جو تکوینی یا تشریعی کسی حیثیت سے بھی خوفناک ہو، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

وَمُحَمَّدٌ شَفِیْعٌ	اور مولانا محمد شفیع دیوبندی اور
وَعَبْدِ الْمَاجِدُ	عبد الماجد دریابادی (مترجم ثانی)
وَفِیْ حَقِّ اٰبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ	کے حق میں اور اُن کے والدین اور
وَجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	جملہ ایمان والوں اور ایمان والیوں
وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی	کے حق میں۔ اور حق تعالیٰ رحمتِ کامل
سَیِّدِ الْکَائِنَاتِ	نازل فرمائے سرورِ کائنات اور
وَاَکْرَمِ الْمَخْلُوْقَاتِ	بہترین مخلوقات پر، ایسی رحمت کہ
صَلٰوةً تَسْبِقُ الْغَایَاتِ +	جس کی کوئی حد و نہایت نہ ہو۔

تتمہ

دعا از معمولات خاص مولوی حاجی شاہ محمد شفیع صاحب بجنوری لکھنوی مدظلہ العالی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاسْتُرْ عُیُوْبَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَاحْفِظْ قُلُوْبَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَحَصِّلْ مُرَادَنَا وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا۔ اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ۔

اے اللہ ہمارے گناہ بخش دے، اور ہمارے عیوب کو ڈھانپے رہ، اور ہمارے سینوں کو کھول دے اور ہمارے دلوں کی حفاظت رکھ اور ہمارے دلوں کو روشن کر دے اور ہمارے معاملات کو آسان کر دے اور ہمیں ہماری مرادیں عطا کر دے اور ہماری کوتاہیوں کو پورا کر دے۔ اے اللہ ہمیں ہر اُس چیز سے نجات دے جس سے ہمیں ڈر معلوم ہوتا ہے، اے لطف و کرم کی دھن میں لگے رہنے والے۔[۲۶۴]

---

۲۶۴ یہ دعا بھی یقیناً حدیثی دعاؤں میں سے ہو گی۔ ایسی جامعیت، ہمہ گیری بجز رسول کریم صلعم کے اور کس کے کلام میں ہو سکتی ہے؟ لیکن اسکی سند حاجی صاحب موصوف کو یاد نہیں رہی۔

اغفر ذنوبنا۔ اِس درخواست کا تعلق آخرت سے ہے۔

واستر عیوبنا۔ یہ درخواست اسی دنیا سے متعلق ہے۔

واشرح صدورنا۔ اعتقادی، عملی، ساری دشواریاں شرح صدر کے بعد حل ہو جاتی ہیں۔

واحفظ قلوبنا۔ یعنی شیطان اور نفس کے اثر سے ہمارے قلوب کو محفوظ کر دے، اور ہم کو ہر بُرائی سے بچا لے۔

ونوّر قلوبنا۔ قلب میں جلا پیدا ہونے کے معنی ہیں صالحیت کی راہ میں پیش قدمی کے ہیں۔

اللھم نجنا مما نخاف۔ جامعیت مفہوم کے لحاظ سے یہ ذرا سا فقرہ اپنی نظیر آپ ہے! ——— اسکی شرح جتنی بھی چاہیے، اپنے ذہن میں کرتے چلے جائیے۔

ضمیمہ

ہفت احزاب دعائے مثنوی

آنکہ خود فرمود در دعائے مولوی

آں دعائے بیخوداں خود دیگر ست — آں دعا زو نیست گفتِ داور ست
آں دعا حق می کند چوں او فناست — آں دعا ہا را اجابت از خدا است
آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعاست — فانی ست و گفت او گفت خدا ست
چوں خدا از خود سوال و گد کند — پس دعائے خویشتن چوں رد کند

منزلِ اوّل

شنبہ

اے کمینہ بخششت ملکِ جہاں — من چہ گویم چوں تو میدانی نہاں
حال ما و ایں خلائق سر بسر — پیش لطفِ عام تو باشد ہدر
اے ہمیشہ حاجت ما را پناہ — بارِ دیگر ما غلط کردیم راہ
لیک گفتی گرچہ میدانم سرت — زود ہم پیدا کنش برظاہرت

صد ہزاراں دام و دانہ است اے خدا — ما چو مرغانِ حریصِ بے نوا
دمبدم پا بستۂ دامِ تو ایم — ہر یکے گر باز و سیمرغے شویم
می رہانی ہر دمے ما را و باز — سوئے دامے می رویم اے بے نیاز
ما دریں انبار گندم می کنیم — گندم جمع آمدہ گم می کنیم
می نیندیشیم ما جمع و جوش — کیں خلل در گندم ست از مکر موش
موش تا انبار ما حفرہ زدہ است — وز فنش انبار ما خالی شدہ است
چوں عنایاتت شود با ما مقیم — کے بود بیمے از آں دزدِ لئیم
گر ہزاراں دام باشد ہر قدم — چوں تو با مائی نباشد ہیچ غم

نالہ کردم کاے تو علّامُ الغیوب — زیرِ سنگِ مکرِ بد مارا مکوب
یا کریمَ العفو ستّارَ العیوب — انتقام از ما مکش اندر ذنوب
آنچہ در کون ست ز اشیا آنچہ ہست — دانما جان را بہر حالت کہ ہست
گرسنگی کردیم اے شیر آفریں — شیر را مگمار بر ما زیں کمیں
آبِ خوش را صورتِ آتش مدہ — اندر آتش صورتِ آبی منہ
از شرابِ قہر چوں مستی دہی — نیست ہا را صورتِ ہستی دہی

تو بزن یا ربّنا آبِ طہور — تا شود ایں نارِ عالم جملہ نور
کوہ و دریا جملہ در فرمانِ تست — آب و آتش اے خداوند آنِ تست
گر تو خواہی آتش آبِ خوش شود — ور نخواہی آب ہم آتش شود
بے طلب تو ایں طلب مان دادہ — گنجِ احسان بر ہمہ بکشادہ
بے شمار و عد عطا بنہادہ — با آبِ رحمت بر ہمہ بکشادہ
با طلب چوں نہ دہی اے حیِّ ودود — کز تو آمد جملگی جود و وجود
در عدم کے بود مارا خود طلب — بے سبب کردی عطاہائے عجب
جان و نان دادی و عمر جاوداں — سائرِ نعمت کہ ناید در بیاں
ایں طلب در ما ہم از ایجاد تست — رستن از بیداد یارب داد تست
بے طلب ہم میدہی گنجِ نہاں — رائگاں بخشیدہ جانِ جہاں

هٰكَذَا الْعُمْرُ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ ‌ بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى خَيْرِ الْاَنَامِ

اے خدا اے قادرِ بے چند و چوں ‌ واقفی بر حالِ بیرون و درون

اے خدا اے فضل تو حاجت روا ‌ با تو یاد ہیچ کس نبود روا

ایں قدر ارشاد تو بخشیدۂ ‌ تا بدیں بس عیب ما پوشیدۂ

قطرۂ دانش کہ بخشیدی ز پیش ‌ متصل گرداں بدریاہائے خویش

قطرۂ علم ست اندر جان من ‌ وارہانش از ہوا وز خاک تن

پیش ازیں کایں خاکہا خسفش کند ‌ پیش ازاں کایں بادہا نشفش کند

گرچہ چوں نشفش کند تو قادری ‌ کش ازیشاں وا ستانی وا خری

قطرہ کو در ہوا شد یا کہ ریخت ‌ از خزینہ قدرت تو کے گریخت

گر در آید در عدم یا صد عدم ‌ چوں بخوانیش او کند از سر قدم

صد ہزاراں ضد ضد را می کشد ‌ بازشاں فضل تو بیروں می کشد

از عدم ہا سوئے ہستی ہر زماں ‌ ہست یارب کارواں در کارواں

خاصہ ہر شب جملہ افکار و عقول ‌ نیست گردد غرق در بحر نغول

منزل - دوم

یکشنبه

اے خدا اے با عطا و با وفا — رحم کن بر عمر رفتہ بر جفا
دادۂ عمرے کہ ہر روزے ازاں — کس نداند قیمت آں در جہاں
خرچ کردم عمر خود را دمبدم — در دمیدم جملہ را در زیر و بم
اے خدا فریاد از ایں فریاد خواہ — داد خواہم نے ز کس زیں داد خواہ
داد خود چوں من ندادم در جہاں — عمر شد ہفتاد سال از من جہاں
داد خود از کس نیابم جز مگر — زانکہ ہست از من بمن نزدیک تر

ایں چہ غل ست اے خدا بر گردنم — ورنہ غل باشد کہ گوید من منم
زانکہ خاصاں را تو جہرہ کردۂ — ماہ خانم را سیہ رو کردۂ
خواجہ تا شانیم اما تیشہ است — می شگافد شاخ را در بیشہ است
باز شاخے را موصل می کنی — شاخ دیگر را معطل می کنی
شاخ را بر تیشہ دستی ہست نے — ہیچ شاخ از دست تیشہ رست نے
حق آں قدرت کہ آں تیشہ تراست — از کرم کن ایں کژیہا را تو راست

اے خداوند این خم و کوزه مرا | در پذیر از فضل اللہ اشتری
اے خدا بنما تو جاں را آں مقام | کاندرو بے حرف می روید کلام
تا کہ سازد جان پاک از سر قدم | سوئے عرصہ دور پہنائے عدم

اے محبِّ عفو از ما عفو کن | اے طبیب رنج ناصور کہن
پردہ اے ستار از ما وا مگیر | باش اندر امتحاں مارا مجیر

یارب ایں جرأت ز بندہ عفو کن | توبہ کردم من نگیرم زیں سخن
یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اہْدِنَا | لَا افْتِخَارَ بِالْعُلُوْمِ وَالْغِنَا
لَا تُزِغْ قَلْبًا هَدَيْتَ بِالْکَرَم | وَاصْرِفِ السُّوْءَ الَّذِیْ خَطَّ الْقَلَم
بگذراں از جانِ ماسوءِ القضا | وا مبر مارا ز اخوان الصفا
تلخ تر از فرقتِ تو ہیچ نیست | بے پناہت غیر پیچا پیچ نیست
رخت ما ہم رخت ما را راہزن | جسمِ ما مر جانِ ما را جامہ کن
دست ما چوں پائے ما را میخورد | بے اماں تو کسے جاں کے برد
در برد جاں زیں خطرہائے عظیم | بردہ باشد مایۂ ادبار و بیم
چوں تو ندہی راہ جاں خود بردہ گیر | جاں کہ بے تو زندہ باشد مردہ گیر
گر تو طعنہ میزنی بر بندگاں | مر ترا آں میرسد اے کامراں
در تو ماہ و مہر را گوئی خفا | در تو قد سرو را گوئی دوتا

ور تو چرخ و عرش را گوئی حقیر — ور تو کان و بحر را گوئی فقیر
آں بہ نسبت با کمال تو رواست — ملک و اقبال و غناہا مر تراست
کہ تو پاکی ز خطر و ز نیستی — نیستاں را موجد و مغنیستی
ما چو مصنوعیم و صانع نیستم — جز زبوں و جز کہ قانع نیستم
ما ہمہ نفسی و نفسی می زنیم — گر نخواہی ما ہمہ اہرمنیم
زاں ز اہرمن رہیدستیم ما — کہ خریدی جان ما را از عمی
تو عصاکش ہر کرا کہ زندگی ست — بے عصا و بے عصاکش کور چیست
غیر تو ہر چہ خوش ست و ناخوش ست — آدمی سوز ست و عین آتش ست
ہر کرا آتش پناہ و پشت شد — ہم مجوسی گشت و ہم زردشت شد
كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهِ بَاطِلٌ — اِنَّ فَضْلَ اللهِ غَيْمٌ هَاطِلٌ

اے خدائے پاک بے انباز و یار — دستگیر و جرم ما را در گزار
یاد دہ ما را سخن ہائے رقیق — کہ ترا رحم آورد آں اے رفیق
ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو — ایمنی از تو مہابت ہم ز تو
گر خطا گفتیم اصلاحش تو کن — مصلحی تو اے تو سلطان سخن!
کیمیا داری کہ تبدیلش کنی — گرچہ جوئے خوں بود نیلش کنی
ایں چنیں میناگریہا کار تست — ایں چنیں اکسیرہا ز اسرار تست

منزل ۔ سوم

دوشنبہ

یارب این بخشش نہ حد کار ماست　　لطف تو لطف خفی را خود سزاست

دستگیر از دست ما ما را بخر　　پردہ را بر دار و پردہ ما مدر

باز خر ما را ازیں نفس پلید　　کارد ش تا استخوانِ ما رسید

ز چو ما بیچارگاں ایں بند سخت　　کہ کشاید جز تو اے سلطان بخت

ایں چنیں قفل گراں را اے ودود　　کہ تواند جز کہ فضل تو کشود

ما ز خود سوئے تو گردانیم سر　　چوں توئی از ما بما نزدیک تر

با چنیں نزدیکی دوریم دور　　در چنیں تاریکیم بفرست نور

ایں دعا ہم بخشش و تعلیم تست　　ورنہ در گلخن گلستاں از چہ رست

درمیانِ خوں دروده فہم و عقل　　جز ز اکرام تو نتواں کرد نقل

عہد ما بشکست صد بار و ہزار　　عہد تو چوں کوہ ثابت بر قرار

عہدِ ما کاہ بہر بادے زبوں　　عہد تو کوہ و ز صد کہ ہم فزوں

حق آں قدرت کہ بر تلوین ما　　رحمتے کن اے تو میر لونہا

خویش را دیدیم و رسوائی خویش　　امتحانِ ما مکن اے شاہ بیش

تا فضیحتہائے دیگر را نہاں　　کردہ باشی اے کریم مستعاں

بے حدی تو در جلال و در کمال / در کثری ما بے حدیم و در ضلال

بے حدی خویش بگمار اے کریم / بر کثری بے حد مشتے لئیم

ہین کہ از تقطیع مایک تار ماند / مصر بودیم و یکے دیوار ماند

البقیہ البقیہ اے خدیو / تا نگردد شاد کلی جان دیو

بہر ما نے بہر آں لطف نخست / کہ تو کردی گمرہاں را باز جست

چوں نمودی قدرتت بنمائے رحم / اے نہادہ رحمہا در لحم و شحم

این دعا گر خشم افزاید ترا / تو دعا تعلیم فرما مہترا

اِتِنَا فِیْ دَارِ دُنْیَا نَا حَسَنْ / اِتِنَا فِیْ دَارِ عُقْبٰا نَا حَسَنْ

راہ را بر ما چو بستاں کن لطیف / مقصد ما باش ہم تو اے شریف

تا چہ دارد این حسود اندر کدو / اے خدا فریاد ما را زیں عدو

گر یکے فصلِ دگر در من دمد / بر وخواہد از من این رہزن نمد

این حدیثش ہمچو دود ست اے الہ / رحم کن ورنہ گلیمم شد سیاہ

من بہ حجت بر نیایم با بلیس / کوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس

یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ / یَا مَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شَہْوَۃٍ

یَا مُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ / یَا مَلَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ مِحْنَۃٍ

اے خداوند اے قدیم احسان تو　　آنکہ دانم دانکہ نے ہم آن تو

ایں[۱] دعا بشنو زبندہ کاے خدا　　ثروتے بے رنج روزی کن مرا

چوں مرا تو آفریدی کاہلے　　زخم خوارے سُست جنبے مُنبلے

کاہلم چوں آفریدی اے ملی　　روزیم دہ ہم ز راہِ کاہلی

کاہلم من سایۂ خُسپم در وجود　　خفتم اندر سایۂ احسان وجود

کاہلان و سایۂ خسپاں را مگر　　روزئے بنہادۂ نوعے دگر

ہر کرا پا ہست جوید روزیئے　　ہر کرا پا نیست کن دلسوزیئے

رزق را میراں بسوئے ایں حزیں　　ابر را باراں بسوئے ہر زمیں

چوں زمیں را پا نباشد جود تو　　ابر را راند بسوئے او دو دو تو

طفل را چوں پا نہ باشد مادرش　　آید و ریزد وظیفہ بر سرش

روزئے خواہم نباگہ بے تعب　　کہ ندارم من زکوشش جز طلب

---

[۱] دعائے شخصے ست بعہد داؤد علیہ السلام کہ بعد دعائے بسیار گاوے در خانہ وے آمد و مالک گاؤ با وے خصومت کرد۔

منزل - چہارم

سہ شنبہ
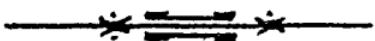
از ہمہ نومید گشتیم اے خدا — اوّل و آخر توئی و منتہا
کردگارا منگر اندر فعل ما — دست ما گیر اے شہ ہر دو سرا
خوش سلامت ما بساحل باز بر — اے رسیدہ دست تو در بحر و بر
اے کریم و اے رحیم سرمدی — در گذار از بد سگالاں ایں بدی
اے بدادہ رائگاں صد چشم و گوش — نے ز رشوت بخش کردہ عقل و ہوش
پیش ز استحقاق بخشیدہ عطا — دیدہ از ما جملہ کفران و خطا
اے عظیم از ما گناہان عظیم — تو توانی عفو کردن در حریم
ما ز حرص و آز خود را سوختیم — ویں دعا را ہم ز تو آموختیم
حرمت آں کہ دُعا آموختی — در چنیں ظلمت چراغ افروختی
دستگیر و رہنما توفیق دہ — جرم بخش و عفو کن بکشا گرہ

اے خدا ایں بندہ را رسوا مکن — گر بدم من سرّ من پیدا مکن

اے خدائے راز دان و خوش سخن — عیب کار بد ز ما پنہاں بکن
عیب کار نیک را منما بما — تا نگردیم از روش سرد رہبا[۱]

---

[۱] یعنی غبار مراد سرگردان و پریشاں خاطر۔

دست من اینجا رسید این را بشست | دستم اندر شستن جان سست شست
ای ز تو کس گشته جانِ ناکسان | دست فضل تست در جانها رسان
حد من این بود کردم من لئیم | زان سوی حد را نقی کن ای کریم
از حدث شستم خدایا پوست را | از حوادث تو بشو این دوست را

سبطی و قبطی همه بنده تواند | عاجز امر تواند و مستمند
جز تو پیش که بر آرد بنده دست | هم دعا و هم اجابت از تو است

هم ز اول تو دهی میل دعا | تو دهی آخر دعاها را جزا
اول و آخر توئی ما در میان | هیچ هیچی که نیاید در بیان

ای خدای بے نظیر ایثار کن | گوش را چون حلقه دادی این سخن
گوش ما گیر و دران مجلس کشان | کز رحیقت مے کشند این سرخوشان
چون بما بوی رسانیدی ازین | سر مبند آن مشک را ای رب دین
از تو نوشند از ذکور و از اناث | بیدریغی در عطا یا مستغاث
ای دعا ناکرده از تو مستجاب | داده دل را هر دمے صد فتح باب
ای قدیمے راز دان ذو المنن | در رہ تو عاجزیم و ممتحن

ہر دل سرگشتہ را تدبیر بخش | ویں کمانہائے دو تو را تیر بخش
اے مبدل کردہ خاکے را بزر | خاک دیگر را نمودہ بوالبشر
کار تو تبدیل اعیان و عطا | کار ما سہوست و نسیان و خطا
سہو و نسیان را مبدل کن بعلم | من ہمہ جہلم مرادہ صبر و حلم
ایکہ خاک شورہ را تو ناں کنی | وے کہ نان مردہ را تو جاں کنی
ایکہ جان خیرہ را رہبر کنی | وے کہ بے رہ را تو پیغمبر کنی
ایکہ خاکِ تیرہ را تو جاں دہی | عقل و حس را روزی و ایماں دہی
شکر از نے میوہ از چوب آوری | از منی مردہ بتِ خوب آوری
گل زگل صفوت ز دل پیدا کنی | پیہ را بخشی ضیاء و روشنی
میکنی جزو زمیں را آسماں | میفزائی در زمیں از اختراں
اے دہندہ قوت و تمکین و ثبات | خلق را زیں بے ثباتی دہ نجات
اندراں کاریکہ ثابت بودنی ست | قائمی دہ نفس را کہ منثنی ست
اندراں کاریکہ دارد آں ثبات | قائمی دہ نفس را بخشش حیات
صبر مان بخش و کنہ میزاں گراں | وارہاں ماں از دہم صورت گراں
وز حسودے باز ماں خر اے کریم | تا نباشیم از حسد دیو رجیم

منزل ۔ پنجم

چہار شنبہ

گویم اے رب بارہا گشتہ ام — توبہ ہا و عذر را بشکستہ ام

کردہ ام آنہا کہ از من می سزید — تا چنیں سیل سیاہی در رسید

در جگر افتادہ ہستم صد شرر — در مناجاتم ببیں خونِ جگر

ایں چنیں اندوہ کافر را مباد — دامن رحمت گرفتم داد داد

کاشکے مادر نزادے مر مرا — یا مرا شیرے نخوردے در چرا

اے خدا آں کن کہ از تو مے سزد — کہ ز ہر سوراخ مارم مے گزد

جان سنگیں دارم و دل آہنین — ورنہ خوں گشتے دریں درد و چنین

وقت تنگ آمد مرا و یک نفس — بادشاہی کن مرا فریاد رس

گر مرا ایں بار ستاری کنی — توبہ کردم من ز ہر ناکردنی

توبہ ام بپذیر ایں بار دگر — تا ببندم بہر توبہ صد کمر

یَا اِلٰہی سَکِرَتْ اَبصَارُنَا — فَاعْفُ عَنَّا اَثقَلَتْ اَوْزَارُنَا

یَا خَفِیًّا قَدْ مَلَأْتَ الخَافِقَین — قَدْ عَلَوْتَ فَوْقَ نُوْرِ المَشرِقَین

اَنْتَ سِرٌّ کَاشِفٌ اَسْرَارِنَا — اَنْتَ فَجْرٌ مُفَجِّرُ اَنْہَارِنَا

یَا خَفِیَّ الذَّاتِ مَحْسُوسَ العَطَا — اَنْتَ کَالْمَاءِ وَ نَحْنُ کَالرَّحَا

اَنْتَ کَالرِّیْحِ وَنَحْنُ کَالْغُبَارِ — یُخْتَفَی الرِّیْحُ وَغُبْرَاهُ جِہَارُ

تو بہاری ما چو باغ سبز و خوش — او نہان و آشکارا بخششش

تو جو جانی ما مثال دست و پا — قبض و بسط دست از جاں شد روا

تو چو عقلی ما مثال ایں زباں — ایں زباں از عقل مے یابد بیاں

تو مثال شادی و ما خندہ ایم — کہ نتیجہ شادی و فرخندہ ایم

مَا اَعِذْنِیْ خَالِقِیْ مِنْ شَرِّہٖ — لَا تُحَرِّمْنِیْ اَنَلْ مِنْ بَرِّہٖ

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ مَا اَرٰی — لَا تُعَقِّبْ حَسْرَۃً لِیْ اِنْ مَضٰی

راہ دہ آلودگاں را العجل — در فرات عفو و عین مُغتسل

تاکہ غسل آرند زاں جرم دراز — در صف پاکاں روند اندر نماز

اندریں صفہا زاندازہ بروں — غرق کانِ نورِ نحن الصادقون

الغیاث اے تو غیاث المستغیث — زیں دو شاخہ اختیارات خبیث

من زدستان و ز مکر دل چناں — مات گشتم کہ بماندم از فغاں

من کہ باشم چرخ با صد کاروبار — زیں کمیں فریاد کرد از اختیار

کاے خداوند کریم بردبار — دہ امانم زیں دو شاخہ اختیار

جذب یکراہہ صراط المستقیم — بہ ز دو راہہ تردد اے کریم

زین دوره گرچه همه مقصد توئی ‌ ‌ لیک خود جانکندن آمد این دوئی

زین دوره گرچه بجز تو عزم نیست ‌ ‌ لیک هرگز رزم همچون بزم نیست

زین تردد عاقبت ما خیر باد ‌ ‌ اے خدا امر جان ما را کن تو شاد

اے کریم ذوالجلال مهربان ‌ ‌ دائم المعروف دار اے جہان

یَا کَرِیْمَ الْعَفْوِ حَیٌّ لَمْ یَزَلْ ‌ ‌ یَا کَثِیْرَ الْخَیْرِ شاہِ بے بدل

اولم این جزر و مد از تو رسید ‌ ‌ ورنہ ساکن بود این بحر اے مجید

ہم ازانجا کاین تردد دادیم ‌ ‌ بے تردد کن مرا ہم از کرم

ابتلایم می کنی آہ الغیاث ‌ ‌ اے ذکور از ابتلایت چون اناث

تا بکے این ابتلا یارب مکن ‌ ‌ مذہبے ام بخش و دہ مذہب مکن

اشترے ام لاغر و ہم پشت ریش ‌ ‌ ز اختیار ہمچو پالان شکل خویش

این کژاوہ گہ شود این سو گران ‌ ‌ آن کژاوہ گہ شود آن سو کشان

بفگن از من حمل ناہموار را ‌ ‌ تا ببینم روضۂ انوار را

ہمچو آن اصحاب کہف از راہ جود ‌ ‌ میچرم زایقاظ نے بَلْ ہُمْ رُقُوْد

خفتہ باشم بر یمین یا بر یسار ‌ ‌ برنگردم جز چو گو بے اختیار

ہم بہ تقلیب تو تا ذات الیمین ‌ ‌ یا سوئے ذات الشمال اے رب دین

منزل ـ ششم

پنجشنبہ

اے دہندہ عقلہا فریادرس | تا نخواہی تو نخواہد ہیچ کس
ہم طلب از تست وہم آں نیکوئی | ما کئیم اوّل توئی آخر توئی
ہم تو گوئی ہم تو بشنو ہم تو باش | ما ہمہ لاشیم با چندیں تراش
زیں حوالت رغبت افزا در سجود | کاہلی و جبر مفرست و خمود

بے ز جہدے آفریدی مر مرا | بے فن من روزیم دہ زیں سرا
پنج گوہر دادیم در درج سر | پنج حس دیگرے ہم مستتر
لا یعد ایں داد و لا یحصے ز تو | من کلیلم از بیانش شرم رو
چونکہ در خلاقیم تنہا توئی | کار رزاقیم ہم کن مستوی

کردگارا توبہ کردم زیں شتاب | چوں تو در بستی تو کن ہم فتحیاب
بر سرِ حرفہ شدم بار دگر | در دعا کردن بدم من بے ہنر
کو ہنر کو من کجا دل مستوی | ایں ہمہ از عکس تست ایں ہم توئی
در عدم ما مستحقاں کے بدیم | کہ بریں جان و بریں دانش زدیم

در عدم ما را چہ استحقاق بود / تا چنیں عقلے و جانے رونمود

اے بکردہ یار ہر اغیار را / اے بدادہ خلعتِ گل خار را

خاک ما را ثانیا پاکیزہ کن / ہیچ نے را بار دیگر چیز کن

ایں دعا تو امر کردی ز ابتدا / ورنہ خاکی را چہ زہرہ ایں ندا

چوں دعا ما امر کردی اے عجاب / ایں دعائے خویش را کن مستجاب

چوں الف چیزے ندارم اے کریم / جز دلے وآں تنگتر از چشم میم

ایں الف ویں میم امّ بود ماست / میم ام تنگست الف زاں نرگداست

ایں الف چیزے ندارد غافلی ست / میم دل تنگ آں زماں عاقلی ست

در زماں بیہشی خود ہیچ من / در زماں ہوش ہیچا ہیچ من

ہیچ دیگر بر چنیں ہیچے منہ / نام دولت بر چنیں ہیچے منہ

خود ندارم ہیچ بہ سازد مرا / چوں ز دہ ہم دارم ست ایں صد عنا

در ندارم ہم تو دارائیم کن / رنج دیدم رحمت افزائیم کن

ہم در آب دیدہ عریاں نیستم / بر در تو چونکہ دیدہ نیستم

ز آب دیدہ بندۂ بے دید را / سبزہ بخش و نباتے زیں چرا

در نماند آب آبم دہ ز عین / ہمچو عینین نبی ہطّالتین

منگر اندر زشتئ و مکر وہیم — کہ ز پُر زہری چو مارِ کوہیم
ایکہ من زشت و خصالم نیز زشت — چوں شوم گل چوں مرا او خار کشت
نوبہارا حسن گل دہ خار را — زینت طاؤس دہ ایں مار را
در کمالِ زشتیم من منتہیٰ — لُطف تو در فضل و در فن منتہیٰ
حاجت ایں منتہیٰ زاں منتہی — تو بر آرائے غیرت سرو سہی
دستگیرم در چنیں بیچارگی — شاد گردانم دریں غمخوارگی

رُوح را تاباں کن از انوار ماہ — زانکہ ز آسیب ذنب شد دل سیاہ
از خیال و وہم و ظن بازش رہاں — از چہ و جور رسن بازش رہاں
تا ز دلداری خوب تو دلے — پر بر آرد بر پرد ز آب و گلے

زاں مثالِ برگ دے پژمردہ ام — کز بہشت وصل گندم خوردہ ام
چوں بدیدم لطف و اکرام ترا — واں سلام و سلم و پیغام ترا
من سپند چشم بد کردم پدید — در سپندم نیز چشم بد رسید
دافع ہر چشم بد از پیش و پس — چشمہائے پر خمار تست و بس
چشم بد را چشم نیکویت مُنتہا — مات و مستاصل کند نعم الدوا
بل ز چشمت کیمیاہا میرسد — چشم بد را چشم نیکو میکند

منزل ـ ہفتم

جمعه

شد صفیرِ بازِ جاں در مرجِ دیں نعرہائے لَا اُحِبُّ الْآفِلِیْن

باز دل را کز پئے تو مے پرید از عطائے بیحدت چشمے رسید

یافت بینی بوئے گوش از تو سماع ہر حسے را قسمتے آمد مشاع

ہر حسے را چوں دہی رہ سوئے غیب نبود آں حس را فتور و مرگ و شیب

مالک الملکی بحس چیزے دہی تاکہ بر حسہا کند آں حس شہی

رَبِّ اَتْمِمْ نُوْرَنَا بِالسَّاهِرَهْ وَاَنْجِنَا مِنْ مُفْضِحَاتِ الْقَاهِرَهْ

یار شب را روز مہجوری مدہ جان قربت دیدہ را دوری مدہ

بُعد تو در دیست از مرگ و نکال خاصہ بعدے کاں بود بعد از وصال

آنکہ دیدستت مکن نادیدہ اش آب زن بر سبزۂ بالیدہ اش

ہیں مراں از روئے خود او را بعید آنکہ او یکبار روئے تو بدید

دید روئے جز تو شد غل کلول کل شیءٍ ما خلا اللہ باطل

باطلند و می نمایندم رشد زانکہ باطل باطلاں را میکشد

زیں کششہائے خدائے رازداں تو بجذب لطف خود ماں دہ اماں

غالبی بر جاذباں اے مشتری شاید ار درماندگاں را وا خری